قانون وانصاف کمیشن

قانون فہمی

(جلد ہشتم)

قانون وانصاف کمیشن، حکومت پاکستان

سپریم کورٹ بلڈنگ

اسلام آباد

فون نمبر 051-9207256

فیکس نمبر 051-9214797

ای میل: ljcp@ljcp.gov.pk

ویب سائٹ: www.ljcp.gov.pk

فہرستِ موضوعات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	پیش لفظ	5
1	حکومت کے خلاف بغاوت اور اس کی سزا	7
2	خیبر پختونخوا میں شادی اور دیگر تقریبات میں دھماکہ خیز مواد اور فائرنگ کی ممانعت کا قانون	8
3	مجموعۂ تعزیرات پاکستان کے تحت کسی پر تیزاب پھینکنے کی سزا	9
4	بھٹوں پر بچوں سے مشقت کی ممانعت کا قانون	11
5	پٹرول اور گیس کی پائپ لائنوں کو نقصان پہنچانے وغیرہ سے متعلق جرائم اور ان کی سزا	13
6	خواتین کے تحفظ کے لیے فوجداری قانون میں کی گئی ترامیم مجریہ 2011ء	15
7	بجلی چوری کے تدارک کے لیے مجموعۂ تعزیرات میں ترمیم کے ذریعے تجویز کردہ سخت سزائیں	17
8	برقی جرائم کے سدِ باب کے قانون مجریہ 2016ء کے تحت جرائم اور اُن کی سزائیں	22
9	برقی جرائم کی تفتیش کے حوالے سے تحقیقی آفیسر اور ادارے کے اختیارات	30
10	غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کے لیے فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم	35
11	بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم مجریہ 2016ء	38
12	خیبر پختونخوا غگ کی رسم کے خاتمے کا قانون مجریہ 2013ء	41
13	ناجائز اسلحہ جمع کرانے کا طریقہ کار	43
14	صوتی نظام کے بے جا استعمال کی ممانعت	45
15	پاکستان میں جنگلی حیوانات و نباتات کی تجارت کو کنٹرول کرنے کا قانون مجریہ 2012ء	48

16	زنا بالجبر سے متعلق جرائم کی بابت فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم	51
17	معذوری کی صورت میں حاصل قانونی مراعات	58
18	پنجاب میں غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کا قانون	60
19	صارف قوانین کے تحت اندارج شکایت اور دادرسی کا طریقہ کار	63
20	ناقص مصنوعات کی تیاری اور صنعت کار کی ذمہ داریاں	68
21	عام بیمہ اور تیسرے فریق کی ذمہ داری	71
22	بیمہ زندگی کے قانونی لوازمات	78
23	تنازعات کے تصفیئے کے متبادل حل کے لیے قوانین	84
24	صوبہ خیبر پختونخوا میں دیوانی گشتی عدالتوں کے قیام کا قانون مجریہ 2015ء	92
25	صوبہ سندھ کا بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود سے متعلق قانون	96
26	پاکستان میں رائج گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے قوانین	100
27	بڑھاپے میں ملازمین کی بہبود کا قانون مجریہ 1976ء	108
28	سندھ میں بچوں کی حفاظت سے متعلق اتھارٹی کے قیام کا قانون مجریہ 2011ء	115
29	بلوچستان میں مادری زبان کی تعلیم کا قانون	118
30	صارف قوانین کے تحت تجارت کی ناجائز صورتوں اور جھوٹی اشتہار بازی پر عائد پابندیاں	119
31	خیبر پختونخوا کا بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کا قانون مجریہ 2014ء	124
32	قانون برائے فضائی نقل و حمل کے تحت فضائی سفر کے دوران مسافروں اور سامان کو پہنچنے والے نقصان کے ازالے کی قانونی صورتیں	126
33	قانون برائے فضائی نقل و حمل کے تحت فضائی سفر کے لوازمات	132
34	خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کے قوانین	137

35	مستحق افراد کو قانونی طور پر با اختیار بنانے کے لیے ضلعی سطح پر کمیٹی کا قیام اور اس کی ذمہ داریاں	140
36	ملازمت پیشہ خواتین کو دورانِ زچگی حاصل شدہ مراعات	142
37	پنجاب کے نجی تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کا قانون مجریہ ۱۹۸۴ء	146
38	صوبۂ سندھ کا ایلوپیتھک نظام کے غیر مجاز استعمال کی روک تھام کا قانون مجریہ 2014ء	149
39	تھیلیسمیا سے بچاؤ اور اس کے سدّ باب کے قوانین	151
40	پنجاب کا محفوظ خون کی منتقلی کا قانون	155
41	فیکٹری ملازمین کی صحت اور فلاح کا قانون	158
42	خیبر پختونخوا میں نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن اور چلانے کا قانون	162
43	صوبۂ پنجاب کا موٹر گاڑیوں کی خرید وفرخت کا اجازت نامہ رکھنے والوں کا قانون مجریہ 2015ء	166
44	صوبۂ سندھ میں خانگی تشدد سے تحفظ اور تدارک کا قانون	169
45	بلوچستان میں گھریلو تشدد کی ممانعت کا قانون	176
46	سندھ میں بچوں پر تشدد کی ممانعت کا قانون مجریہ 2016ء	185
47	پنجاب میں تشدد سے متاثرہ خواتین کے تحفظ کے ادارے کا قیام	188
48	پاکستان میں رائج ہندو عائلی/خانگی قوانین	190
49	قانون فہمی سے متعلق شائع شدہ موضوعات کی فہرست (Annexure-I)	197
50	شائع شدہ رپورٹوں کی فہرست (Annexure-II)	235

پیش لفظ

قانون وانصاف کمیشن پاکستان (Law and Justice Commission of Pakistan) ایک تحقیقاتی ادارہ ہے جسکا قیام 1979ء میں قانون کے تحت عمل میں لایا گیا ہے، کمیشن کے فرائض میں رائج الوقت قوانین کی جدید تقاضوں اور معاشرتی ضروریات کے مطابق اصلاح اور عوام الناس میں قوانین کے متعلق آگاہی پیدا کرنا بھی شامل ہیں۔ اس سلسلے میں کمیشن نے دیگر ذمہ داریوں کے علاوہ کئی ملکی قوانین وضوابط کا جائزہ لینے کے بعد ضروری ترامیم وتجاویز پر مشتمل 138 رپورٹیں حکومتِ پاکستان کو پیش کی ہیں جن میں سے بیشتر کا نفاذ کیا جاچکا ہے۔ شائع شدہ رپورٹیں کمیشن کی ویب سائٹ (www.ljcp.gov.pk) پر بھی دستیاب ہیں۔ شائع شدہ رپورٹوں اور تکمیل طلب موضوعات کی فہرست اس کتابچے کے آخر میں درج ہے۔

قانون وانصاف کمیشن کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ معاشرے میں ملکی قوانین سے متعلق شعور پیدا کرے اور عوام کو ان کے قانونی حقوق ومراعات اور اُن کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے ضروری اقدامات عمل میں لائے۔ لہٰذا اس مقصد کے لیے سیکرٹریٹ قانون وانصاف کمیشن نے قوانین کو عام فہم بنانے کے لیے معلومات رسانی کا ایک منصوبہ شروع کیا ہے جس کے تحت بعض اہم قوانین وضوابط کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے اور عوامی دلچسپی کے مسائل پر مفصل رپورٹیں تیار کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں اب تک جتنا مواد تیار ہوا ہے وہ بعنوان "قانون فہمی" اخبارات میں شائع ہوچکا ہے اور کمیشن کی ویب سائٹ (www.ljcp.gov.pk) پر بھی دستیاب ہے۔ اِس سلسلہ میں سات جلدوں پر مشتمل مرتب مواد پہلے ہی عوام الناس کی عمومی آگاہی کے لیے شائع کیا جاچکا ہے۔ زیرِ نظر جلد ہشتم کی اشاعت بھی عوامی آگاہی کی غرض سے کی جارہی ہے۔ جلد ھذا میں بہت سے اہم قوانین کے چیدہ چیدہ نکات عام فہم انداز میں واضح کیے گئے ہیں تاکہ عوام مذکورہ قوانین کے تحت فراہم کردہ اپنے حقوق وذمہ داریوں کا ادراک کرسکیں اور قوانین پر عمل یقینی بنایا جاسکے۔

کتابچوں میں مواد سے متعلق کسی بھی وضاحت اور مزید معلومات یا مشورے کے لیے سیکرٹریٹ کی طرف سے دیئے ہوئے فون نمبر، ڈاک کے پتے، فیکس یا ای میل کے ذریعے یا ذاتی طور پر رجوع کرنے پر متعلقہ راہنمائی فراہم کی جاسکتی ہے۔

قانون وانصاف کمیشن قانونی اور عدالتی اصلاح سے متعلق مسائل پر تحقیق اور پیشہ ورانہ اداروں اور عوام کے ساتھ تعاون اور رابطے کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اصلاحِ قوانین، ترویجِ انصاف اور قانونی تعلیم کے معیار کی بہتری اور آگاہی عوام سے متعلق تجاویز اور سفارشات سیکرٹریٹ ھٰذا کو ارسال کی جاسکتی ہیں تاکہ قانون و انصاف کمیشن ان کا جائزہ لے کر اپنی سفارشات مرتب کر سکے۔

خیر اندیش

ڈاکٹر محمد رحیم اعوان

سیکرٹری

قانون وانصاف کمیشن پاکستان

اسلام آباد، 28 اگست، 2018ء

حکومت کے خلاف بغاوت اور اس کی سزا

سنگین بغاوت ایک جرم ہے ملکی امن میں خلل ڈالنا حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنا، لوگوں میں بے چینی اور بددلی پھیلانا، حکومت کے نظم ونسق یا انصاف تک رسائی کے نظام کو مفلوج کرنا اور حکومت کے خلاف فساد برپا کرنا بغاوت کے زمرے میں آتے ہیں۔

تعزیراتِ پاکستان مجریہ ۱۸۶۰ء کی دفعہ (الف) 124 کی رُو سے جو کوئی بھی شخص الفاظ خواہ زبانی ہوں، لفظی، یا تحریری یا اشاروں سے یا نقل محسوس العین سے یا کسی دیگر طریقے سے مرکزی یا صوبائی حکومت جو آئینی طور پر قائم ہوں، کے خلاف نفرت یا حقارت پیدا کرے یا پیدا کرنے کا اقدام کرے یا ان کی نسبت بدخواہی پیدا کرے یا پیدا کرنے کا اقدام کرے تو اسے عمر قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی یا تین سال تک قید اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی جبکہ ایسا جرم نا قابل راضی نامہ، اور نا قابل ضمانت ہے۔

قانون کی اس دفعہ کے تحت مذکور توضیحات کی رُو سے؛

بدخواہی سے کیے گئے تبصرہ میں اطاعت سے انحراف اور جملہ خیالات دشمنی شامل ہیں؛

نیک نیتی سے کیا گیا ایسا تبصرہ جس کا مقصد حکومت کے نظم ونسق کی درستگی اور اس کی اصلاح ہو۔ اور اس سے حکومت کے ساتھ تصادم کا خطرہ نہ ہو، اور یہ سب کچھ آئینی حدود کے اندر کیا جائے مذکورہ دفعہ کے تحت قابلِ سزا جرم نہیں ہوگا۔

اسی طرح حکومت کے امور اور اس کی انتظامیہ کے بارے میں ایسا تبصرہ کرنا جس کا مقصد نفرت یا حقارت پیدا کرنا نہ ہو، مذکورہ دفعہ کے تحت جرم نہیں ہوگا۔

استغاثہ دائر کرنا:۔

چونکہ بغاوت یا غداری حکومت کے خلاف جرم ہے لہٰذا مقدمہ دائر کرنے کے لیے حکومت کی اجازت حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ مجاز عدالت سیشن یا سپیشل مجسٹریٹ ہے۔

سنگین غداری:۔

دستور پاکستان مجریہ ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۶ کے تحت، کوئی شخص جو دستور تنسیخ کرے، یا تنسیخ کرنے کی کوشش، یا سازش کرے، طاقت کے استعمال یا کسی دوسرے غیر قانونی طریقے سے دستور کی سعی یا سازش کرے تو وہ شخص سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔ اس فعل میں مدد یا معاونت کرنے والا شخص بھی اسی طرح سنگین غداری کا مجرم ہوگا۔

مزید یہ کہ غداری کے عمل کو کوئی بھی عدالت بشمول سپریم کورٹ جائز یا درست قرار نہیں دے سکتی۔

سنگین غداری (سزا) کے ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کے تحت اس جرم کی سزا پھانسی یا عمر قید ہے۔ اس قانون کی دفعہ ۲ کے تحت وفاقی حکومت کے مجاز شخص کی تحریری درخواست پر استغاثہ دائر ہوگا۔

خیبر پختونخوا میں شادی اور دیگر تقریبات میں دھماکہ خیز مواد کے استعمال اور فائرنگ کی ممانعت کا قانون

خیبر پختونخوا میں شادی اور دیگر تقریبات میں فائرنگ اور دھماکہ خیز مواد کے استعمال سے املاک اور انسانی زندگیوں کو بچانے کے لئے خیبر پختونخوا شادی اور دیگر تقریبات میں دھماکہ خیز مواد کا استعمال اور فائرنگ کی ممانعت کا قانون **Khyber Pakhtunkhwa (Prohibtion of firing and use of explosive substance of Marriages and other Ceremonies Act, 1988** نافذ کیا گیا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

فائرنگ اور دھماکہ خیز مواد کے استعمال کی ممانعت اور سزا:۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کی رُو سے شادی اور دیگر تقریبات بشمول سیاسی ریلی یا جلوس کے دوران فائرنگ کرنے اور دھماکہ خیز مواد کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ دفعہ ۴ کی رُو سے جو کوئی مذکورہ قانون کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کرے گا تو ایسی صورت میں اسے ایک سال قید اور دس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ یہ جرم قابلِ دست اندازی پولیس اور قابلِ ضمانت ہے۔ اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں پولیس کا سب انسپکٹر مجرم کو وارنٹ کے بغیر گرفتار کرسکتا ہے۔ دفعہ ۶ کے تحت مذکورہ قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم قابلِ ضمانت ہیں۔

مگر واضح رہے کہ دفعہ ۷ کے تحت صوبائی حکومت سرکاری تقریبات کے لئے فائرنگ سے متعلق سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے سہولت کے لیے مذکورہ قانون کی دفعات سے استثناء دے سکتی ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار:۔

دفعہ ۸ کے تحت صوبائی حکومت مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے قواعد وضع کرسکتی ہے۔

مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کے تحت کسی پر تیزاب پھینکنے کی سزا

تیزاب پھینکنے کے جرائم میں تیزی سے اضافہ ایک چیلنج ہے۔اس بھیانک جرم کا ہدف نہ صرف خواتین ہیں بلکہ معاشرے کے دیگر غریب اور کمزور طبقات کے لوگ بھی اس کی زد میں آ رہے ہیں بچے، بوڑھے اور مرد بھی شامل ہیں۔ جائیداد کے تنازعات، جنسی و جسمانی طور پر ہراساں کرنے، خاندانی تنازعات، عورتوں کی محکومی اور انہیں قتل کرنے کی آسان کوشش کے لیے تیزاب ایک موثر ہتھیار کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ وسائل کی کمیابی، پولیس کے ہاتھوں استحصال کے ڈر اور کارروائی کے دوران ہونے والی تذلیل اور انصاف کے تھکا دینے والے عمل کی وجہ سے اکثر ایسے واقعات رپورٹ ہی نہیں ہوتے۔اس کے علاوہ بہت سے مقدمات اس لیے بھی رپورٹ نہیں ہو پاتے کہ پولیس انہیں سنجیدگی سے نہیں لیتی اور بعض واقعات میں اس جرم کا شکار ہونے والی خواتین کو اپنی شکایات واپس لینے پر قائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس جرم کا شکار ہونے والے افراد کو مختلف قسم کی تکالیف سے گزرنا پڑتا ہے۔ بنیادی طور پر تیزاب پھینکنے کی وجہ سے ہونے والے زخموں کی تکلیف تقریباً تمام ایسے واقعات میں شدید نوعیت کی ہوتی ہے جن میں جسم کے اعضاء، اعصاب، ریشے اور جلد پگھل جاتی ہے۔اکثر صورتوں میں تیزاب پھینکنے کے حملے کے بعد نشانات باقی رہ جاتے ہیں جبکہ کچھ لوگ آنکھوں پر تیزاب پڑ جانے کی وجہ سے اندھے ہو جاتے ہیں جس کا علاج انتہائی مہنگا اور اذیت ناک ہے۔ جراحت کے عمل سے اٹھنے والا درد ناقابلِ برداشت ہوتا ہے اور بعض اوقات اپنے ہی خاندان کے افراد کی طرف سے ٹھکرائے جانے کا احساس درد کی شدت کو دُوگنا کر دیتا ہے۔اگر خوش قسمتی سے کسی کو طبی علاج کی سہولتیں میسر آ بھی جائیں تو اسے سرجری کے دردناک عذاب سے گزرنا پڑتا ہے۔ سرجری کے بعد بھی مذکورہ فرد صرف انسانی ہیئت ہی حاصل کر پاتا ہے جو محض قابلِ شناخت حد تک ہوتی ہے۔لہٰذا اس جرم کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے دوسری فوجداری ترمیمی قانون مجریہ 2011ء کے ذریعے مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 332 میں ترمیم اور دفعہ 336 سی کا اضافہ کرتے ہوئے تیزاب پھینکنے کے عمل کو قابلِ تعزیر اور سنگین سزا کا مستوجب جرم قرار دیا ہے اور ساتھ ہی ضابطۂ فوجداری کے جدول دوئم میں بھی ضروری ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

تیزابی مواد سے زخمی کرنا:۔

دفعہ 336۔اے کی رُو سے کوئی بھی شخص جو جان بوجھ کر یا ارادتاً گلا دینے والے یا تیزابی مواد سے یا کسی ایسے مادے کے ذریعے جو نگلنے یا جسم کے ساتھ لگنے کی صورت میں انسانی جسم کے لیے مہلک ہو تو وہ گلا دینے والے یا تیزابی مواد کے ذریعے نقصان پہنچانے کا مجرم گردانا جائے گا۔

گلا دینے والی یا تیزابی مواد سے مراد ایسا مواد ہے جو انسانی جسم کو تباہ کر دے، زخمی کر دے، انسانی عضو کو مسخ کر دے یا ٹکڑے کر دے اور اس میں ہر طرح کا تیزاب، زہر، دھماکہ خیز مواد یا دھماکہ خیز مادہ، حرارتی مادہ، نقصان دہ چیز، سنکھیا یا اسکے علاوہ دوسرا کیمیکل جو کہ انسانی جسم کے لیے مہلک ہو شامل ہے۔

ایسے مہلک مواد سے پہنچنے والے ضرر کی سزا:۔

دفعہ 336 بی کی رُو سے ایسا شخص جو تیزابی یا دیگر ایسے مہلک مواد سے کسی کو ضرر پہنچائے گا تو ایسی صورت میں اسے عمر قید یا کسی بھی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جو کہ چودہ سال سے کم نہیں ہوگی اور کم از کم دس لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

بھٹوں پر بچوں سے مشقت کی ممانعت کا قانون

بچے کسی بھی قوم کا سرمایہ اور مستقبل کی امید ہوتے ہیں لہٰذا ان کی دیکھ بھال اور معاشرے میں ایسے بچوں کے لیے جو کہ غربت کے باعث مزدوری کرنے پر مجبور ہیں کو محفوظ ماحول مہیا کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔اسی کے پیش نظر پاکستان میں بچوں سے مزدوری کی ممانعت اوران کی فلاح و بہبود سے متعلق مختلف عالمی کنونشنز کی روشنی میں ان سے مزدوری لینے کی ممانعت کے لیے مختلف قوانین نافذ العمل ہیں۔اسی تسلسل میں حکومت پنجاب نے بھٹوں پر بچوں سے مشقت کی ممانعت کا قانون مجریہ 2016ء نافذ کیا ہے جس کے مطابق آجر بھٹے پر کسی بچے کو مزدوری کے لیے ملازم رکھنے اور کام کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔اس قانون کے تحت حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے مذکورہ قانون پر موثر عمل درآمد کے لیے ضلعی سطح پر لیبر کمیٹی کے نام سے کمیٹیاں تشکیل دے گی۔یہ کمیٹی انسپکٹر، مالکان اور بھٹے پر کام کرنے والے مزدوروں کو مذکورہ قانون کے مقاصد کے حصول کے لیے مختلف احکامات جاری کرسکتی ہے۔اسی طرح اس قانون کے تحت حکومت سرکاری جریدے میں بذریعہ اعلان انسپکٹر تعینات کرے گی جو ایسے معاونین کے ساتھ جو سرکاری ملازم ہوں یا میونسپل یا کسی اور پبلک اتھارٹی کے ملازم ہوں کسی بھی جگہ جس کے بارے میں یقین ہو کہ یہ بھٹہ ہے میں داخل ہوسکتا ہے اور بھٹے ،متعلقہ رجسٹر اور فارمز کا معائنہ کرسکتا ہے وہ قانون کے مقاصد کے حصول کے لیے موقع پر موجود شہادت اکھٹی کرسکتا ہے اور سرزد جرم کے حوالے سے متعلقہ پولیس تھانہ کے آفیسر انچارج کو شکایت کرسکتا ہے۔

بچے سے مشقت لینے کا احتمال اور اس کی ذمہ داری:۔

اگر پانچ سال کی عمر کا بچہ اسکول کے اوقات میں بھٹے پر موجود پایا جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ اسے بھٹے پر مزدوری کے لیے ملازم رکھا گیا ہے اور اسے مزدوری کی اجازت دی گئی ہے جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ کیا جائے اور اگر بھٹے پر موجود بچے کی عمر کے حوالے سے کوئی سوال اٹھایا جائے تو ایسی صورت میں وہ بچہ ہی تصور کیا جائے گا جب تک کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ، نیشنل ڈیٹا بیس رجسٹریشن اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ فارم ب اور مجاز اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ پیدائش سرٹیفکیٹ سے اس کی نفی نہ کی جائے۔ثبوت کی فراہمی کی ذمہ داری آجر پر ہے۔اسی طرح اس قانون کے تحت اگر کسی بچے کو بھٹے پر ملازم رکھا جائے یا بطور مزدور کام کرنے کی اجازت دی جائے تو اس خلاف ورزی کا ذمہ دار آجر ہوگا۔

بھٹے کی بندش:۔

اگر انسپکٹر پر یہ ظاہر ہو جائے کہ قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں بچے سے بھٹے پر کام کرایا جا رہا ہے اور آجر دی گئی ہدایات پر عمل درآمد میں ناکام ہو گیا ہے تو ایسی صورت میں انسپکٹر وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق بھٹے کو بند کر دے گا لیکن بند کرنے کی میعاد سات دن سے زیادہ نہیں ہوگی۔

اپیلیٹ اتھارٹی:۔

حکومت ہر ضلع میں ایک اپیلیٹ اتھارٹی قائم کرے گی جو بھٹے کی بندش سے متاثرہ مالک کی طرف سے بندش کے تین دنوں کے اندر اس اپیل کی سماعت کرے گی۔ اپیلیٹ اتھارٹی جاری کئے گئے حکم کی تصدیق کرے گی یا اس میں ترمیم کرے گی یا اس حکم کو واپس کرے گی۔

سزا:۔

بھٹے کا مالک اگر مذکورہ قانون کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے چھ ماہ تک قید سادہ کی سزا دی جائے گی جو کہ سات دن سے کم نہیں ہوگی اور جرمانے کی سزا بھی جو کہ پانچ لاکھ روپے تک ہو سکتی ہے جو کسی بھی صورت میں پچاس ہزار روپے سے کم نہیں ہوگی۔ مجسٹریٹ درجہ اول مذکورہ قانون کے تحت سرزد جرم کی سماعت سرسری طور پر مجموعہ ضابطہ فوجداری کے باب XXII کے احکام کے مطابق کرے گا اور ہر جرم انسپکٹر کی تحریری شکایت پر قابلِ دست اندازی پولیس ہوگا۔

پٹرول اور گیس کی پائپ لائنوں کو نقصان پہنچانے وغیرہ سے متعلق جرائم اور ان کی سزا

اکثر یہ بات مشاہدے میں آئی ہے کہ ملک دشمن عناصر کی طرف سے تیل اور گیس کی پائپ لائنوں کو دھماکے سے اُڑا دیا جاتا ہے یا انھیں مختلف طریقوں سے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح گیس کی چوری کی نیت سے گھریلو صارفین اور صنعتی وتجارتی صارفین میٹر میں گڑ بڑ کرتے ہیں۔ جو کہ مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کے تحت جرم قرار دیا گیا ہے۔ حال ہی میں حکومتِ پاکستان نے اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر فوجداری ترمیمی قانون مجریہ ۲۰۱۱ء کے نفاذ کے ذریعے مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان میں ایک نئے باب ۱۷اے کے اندراج کے ذریعے ایسے جرائم کے لیے سنگین سزائیں تجویز کی ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پیٹرول کی پائپ لائنوں میں دخل اندازی کرنا:۔

مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 462بی کی رُو سے جو کوئی شخص پیٹرول کی چوری یا اسکی ترسیل میں رکاوٹ ڈالنے کی غرض سے پیٹرول کی ترسیل سے متعلق تنصیبات یا مرکزی پائپ لائنوں میں کسی قسم کی دخل اندازی کرے گا یا اس کی کوشش کرے گا یا ترغیب دے گا تو اسے 14 سال تک قید بامشقت کی سزا دی جائے گی جو سات سال سے کم نہیں ہوگی اور اسے جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی جو دس ملین تک ہوسکتی ہے۔

پیٹرول کی معاون یا تقسیم کنندہ پائپ لائنوں میں دخل اندازی کرنا:۔

دفعہ 462 سی کی رُو سے جو کوئی شخص پیٹرول کی چوری یا اس کی ترسیل میں رکاوٹ ڈالنے کی غرض یا تقسیم کنندہ پائپ لائنوں میں یا اس سے متعلق نظام یا ساز وسامان میں کسی قسم کی دخل اندازی کرے گا یا ایسا کرنے کی کوشش کرے گا یا اسکی ترغیب دے گا تو اسے 14 سال تک قید کی سزا دی جائے گی جو 7 سال سے کم نہیں ہوگی اور اسے جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی جو 10 ملین تک ہوسکتی ہے۔

گھریلو صارفین کی طرف سے گیس میٹر میں دخل اندازی کرنا:۔

دفعہ 462۔ڈی کی رُو سے کوئی بھی گھریلو صارف جو گیس کے میٹر، میٹر کے ریگولیٹر، انڈیکس یا گیس کنکشن یا ملحقہ کسی سسٹم یا مشینری میں گیس چوری یا غیر قانونی تقسیم یا فراہمی کی غرض سے دخل اندازی کرے گا یا اس کی ترغیب دے گا تو ایسی صورت میں اسے چھ ماہ تک قید کی سزا دی جائے گی یا جرمانے کی سزا جو کہ ایک لاکھ روپے تک ہوسکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی، یاد رہے کہ یہ ناقابل ضمانت جرم ہے۔

تجارتی اور صنعتی صارفین کی طرف سے گیس میٹر میں دخل اندازی کرنا:۔

دفعہ 462۔ای کی رُو سے کوئی بھی صنعتی یا تجارتی صارف اگر گیس چوری یا اسکی غیر قانونی تقسیم یا فراہمی کی غرض سے گیس میٹر، ریگولیٹر، میٹرانڈکس، گیس کنکشن یا اس سے متعلق سسٹم یا مشنری میں کسی قسم کی دخل اندازی کرے یا اسکی ترغیب دے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو دس سال تک ہو سکتی ہے جو پانچ سال سے کم نہ ہو یا جرمانے کی سزا دی جائے گی جو پانچ ملین تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

گیس یا پیٹرول کی ترسیل یا نقل وحمل سے متعلق پائپ لائنوں کو نقصان پہنچانا یا تباہ کرنا:۔

دفعہ 462۔ایف کی رُو سے جو کوئی شخص پیٹرول کی ترسیل یا نقل وحمل سے متعلق پائپ لائنوں کو دھماکہ خیز مواد کے ذریعے یا کسی اور ایسے طریقے سے تباہ کرے گا یا نقصان پہنچائے گا تا کہ پٹرول کی ترسیل میں خلل آجائے تو اسے 7 سال تک قید بامشقت کی سزا دی جائے گی اور اسے جرمانے کی سزا بھی دی جائے گی جو ایک ملین سے کم نہیں ہوگی۔

خواتین کے تحفظ کے لئے فوجداری قانون میں کی گئی ترامیم مجریہ 2011ء

پاکستان کے بعض علاقوں میں کچھ فرسودہ روایات آج بھی روبہ عمل ہیں جن کے ذریعے خواتین کا استحصال کُھلم کُھلا کیا جارہا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی عورتوں کی قرآن سے شادی اور بدلِ صلح میں دینے کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات نہ صرف جنسی تعصب کی واضح مثال ہیں، بلکہ ایک اسلامی معاشرے کی معاشرتی اقدار اور تعلیمات کی نفی بھی کرتے ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے ریاست میں خواتین کو ایک باوقار مقام دینے کے لئے بہت سے دیگر مثبت اقدامات کے علاوہ فوجداری قوانین میں ترامیم کے بل منظور کئے ہیں جن کی رُو سے خواتین کو بدلِ صلح میں دینے اور انہیں وراثت سے محروم کرنے کو قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں فوجداری قانون میں کی گئی ترامیم کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء میں کی گئی ترامیم:۔

اس ضمن میں مجموعہ تعزیراتِ پاکستان میں حسبِ ذیل ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں۔

کسی خاتون کو بدلِ صلح ونی یا سوارہ میں دینے کی سزا:۔

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان میں دفعہ 310-A کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت عورتوں کو بدلِ صلح، ونی یا سوارہ کے تحت نکاح میں دینے کو قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تحت جو کوئی بھی کسی خاتون کو اپنی کسی فوجداری یا دیوانی ذمہ داری سے عہدہ برآہ ہونے کے عوض بدلِ صلح، ونی یا سوارہ میں دے گا یا مجبور کرے گا وہ سات سال تک سزائے قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد کسی صورت میں تین سال سے کم نہیں ہوگی اور وہ پانچ لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔

خواتین کے خلاف جرائم (باب 20-A):۔

مجموعہ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء میں ایک نئے باب 20-A کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت خواتین کو وراثت سے محروم کرنے اور انکی زبردستی شادی کرنے یا قرآن سے شادی کرنے کو قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ ان جرائم کی تفصیلات اور ان کی سزائیں دفعات 498-A، 498-B اور 498-C کے تحت بیان کی گئی ہیں جو حسبِ ذیل ہیں۔

خواتین کو جائیداد سے محروم رکھنے کی ممانعت (دفعہ 498-A):۔

دفعہ 498 کی رُو سے خواتین کو وراثتی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد میں ان کے جائز حق سے محروم رکھنے کو جرم قرار دیا گیا ہے اور جو کوئی بھی کسی خاتون کو دھوکہ دہی یا فریب سے وراثت میں ملنے والے اس کے جائز حق سے محروم

رکھے گا اسے دس سال تک قید کی سزا دی جائے گی جو کہ پانچ سال سے کم نہ ہوگی یا دس لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

زبردستی کی شادی کی ممانعت (دفعہ 498-B):۔

دفعہ 498-بی کی رُو سے جوکوئی بھی کسی خاتون کو زبردستی شادی کے لئے مجبور کرے گا اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ زیادہ سے زیادہ سات سال اور کم سے کم تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ پانچ لاکھ روپے جرمانے کا مستوجب بھی ٹھہرایا جائے گا۔

قرآن کے ساتھ شادی کی ممانعت (498-C):۔

دفعہ 498-C کی رُو سے جوکوئی بھی کسی خاتون کو زبردستی قرآن کے ساتھ شادی کے لئے مجبور کرے گا یا اسکا انتظام کرے گا یا سہولت کار بنے گا تو اسے سات سال تک قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد کسی صورت میں تین سال سے کم نہ ہوگی اور مذکورہ شخص کو دس لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا کا مستوجب بھی ٹھہرایا جائے گا۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کسی خاتون کی جانب سے قرآن پاک پر حلف اٹھانا کہ وہ اپنی باقی تمام زندگی غیر شادی شدہ رہے گی اور وراثتی جائیداد میں اپنا حصہ نہیں مانگے گی بھی قرآن سے شادی کے زمرے میں شمار ہوگا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں ترامیم:۔

مذکورہ ترمیمی قانون مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں دفعہ 402-D کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت دفعات 402,401 یا 402-بی میں موجود احکام کے باوجود صوبائی حکومت مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 376 جو کہ زنا بالجبر سے متعلق ہے اور جسکے تحت مجرم کی سزا موت یا کم سے کم 10 سال اور زیادہ سے زیادہ 25 سال قید اور جرمانہ ہے مجرم کی سزا کو معطل کم یا اس میں تبدیلی نہیں کرسکتی۔

اسی طرح ضابطۂ فوجداری کے جدول نمبر 2 میں بھی ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں۔جن کے تحت مذکورہ اضافہ شدہ دفعات میں مذکورہ تمام جرائم ناقابلِ ضمانت اور ناقابلِ راضی نامہ قرار دیئے گئے ہیں۔جن میں پولیس ملزم کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کی مجاز نہ ہے۔

بجلی چوری کے تدارک کے لیے مجموعۂ تعزیرات میں ترمیم کے ذریعے تجویز کردہ سخت سزائیں

گزشتہ دہائی سے لوڈ شیڈنگ کا بحران سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔ لوڈ شیڈنگ کی بہت سی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ پیدا شدہ بجلی کی نامناسب تقسیم اور مجرمانہ استعمال بھی ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی ادائیگی سے بچنے کے لیے بعض مجرمانہ ذہنیت کے حامل عناصر مختلف طریقوں سے بجلی چوری کرتے ہیں۔ اس جرم میں بسا اوقات بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کے اہلکاران، واپڈا کے کارکنان اور میٹر ریڈروں وغیرہ کا ملوث ہونا بعید از قیاس نہیں ہوتا۔ بجلی چوری کے عمل سے نا صرف پیدا شدہ بجلی کا بے جا استعمال عمل میں آتا ہے جو لوڈ شیڈنگ کی اہم وجہ بنتا ہے بلکہ اس طرح ملکی سرمایے کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ بجلی چوری کے جرم کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان نے 2013ء میں مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء میں ترمیم کے ذریعے بجلی چوری سے متعلقہ جرائم کی بابت ایک باب متعارف کروایا تھا۔ جس میں بجلی چوری سے متعلق جرائم کے لیے سزائیں تجویز کی گئیں تھیں۔ تاہم تعزیراتِ پاکستان میں مذکورہ سزاؤں کے اندراج کے باوجود بجلی چوری کا مکمل تدارک ممکن نہیں ہو سکا اور کچھ قانونی پیچیدگیوں کی نشاندہی بھی ہوئی جس کی وجہ سے حکومتِ پاکستان نے 2016ء میں مذکورہ قانون کو مزید مؤثر بنانے کی غرض سے چند ترامیم کی ہیں جن کے ذریعے بجلی چوری سے متعلق جرائم کی سزاؤں میں اضافہ کیا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بجلی کی ترسیل میں دخل اندازی کرنا یا خلل پیدا کرنا (دفعہ 462-H):۔

اگر کوئی شخص بد دیانتی سے کسی بالائے سر، زیرِ زمین یا زیرِ آب لائن یا تار یا سروس لائن یا بجلی کی ترسیل/فراہمی کی سہولت یا دیگر کسی نظام یا طریقے سے کنکشن حاصل کرتا ہے یا کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ بجلی کے نظام میں خلل پیدا ہو یا وہ غیر قانونی طور پر کسی بجلی کے میٹر سے گزارے بغیر بجلی استعمال کرے تو اس کا یہ عمل خلل پیدا کرنے کے زمرے میں آئے گا اور اسی طرح بجلی کی سپلائی لائن یا سروس لائن یا بجلی کی فراہمی کے لیے مہیا کردہ ترسیلی سہولیات میں جان بوجھ کر دخل اندازی کرنا یا اس کی کوشش کرنا، دخل اندازی کہلائے گا، اور جو شخص بھی بجلی کی ترسیل یا فراہمی کے عمل میں بجلی چوری کی غرض سے یا بجلی کی فراہمی کو معطل کرنے کے لیے یا بجلی کی سہولت کو غیر قانونی طور پر حاصل کرنے کے لیے بجلی فراہمی کے عمل میں جان بوجھ کر خلل پیدا کرے گا یا خلل پیدا کرنے والے کی اعانت کرے گا یا دخل اندازی کرے گا یا ایسے شخص کی اعانت کرے گا تو اُسے تین برس تک قید بامشقت یا ایک کروڑ روپے تک جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

بجلی کی تقسیم یا معاون نظام میں دخل اندازی کرنا یا خلل پیدا کرنا (دفعہ I-462):۔

کوئی بھی شخص جو بجلی کی تقسیم یا اس کے معاون نظام میں کوئی خلل پیدا کرتا ہے یا خلل پیدا کرنے والے کی اعانت کرتا ہے یا کسی قسم کی دخل اندازی کرتا ہے یا اس میں اعانت کرتا ہے تاکہ وہ بجلی کی چوری کر سکے یا بجلی کی فراہمی کو متاثر کر سکے یا بجلی کی سہولیات کی غیر قانونی تقسیم کر سکے تو وہ تین برس تک قیدِ با مشقت یا جرمانہ جو تیس لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

گھریلو صارف کی جانب سے بجلی کے میٹر کا ناجائز استعمال، اس میں دخل اندازی یا مداخلت وغیرہ: (462-J):۔

کوئی بھی شخص بطور گھریلو صارف اگر:۔

(الف) بجلی کی تاروں کو جن میں سے بجلی کا گزر ہوتا ہے لائسنس رکھنے والے شخص کی اجازت کے بغیر غیر مجاز طور پر کسی بجلی کے میٹر سے جوڑتا ہے یا اُسے منقطع کرتا ہے؛ یا

(ب) بجلی کے استعمال کے اجازت یافتہ شخص کی مرضی کے بغیر غیر مجاز طور پر بجلی کی لائنوں کا رابطہ دوبارہ میٹر سے جوڑتا ہے جب کہ لائسنس یافتہ شخص کی بجلی کا کنکشن منقطع کیا جا چکا ہو؛ یا

(ج) بجلی کے میٹر میں تحریف کرتا ہے، تحریف شدہ بجلی کا میٹر لگاتا یا استعمال کرتا ہے، کرنٹ محفوظ کرنے والا ٹرانسفارمر، لوپ کنکشن یا کوئی اور آلہ یا طریقہ یا مصنوعی طریقہ کار یا تدبیر استعمال کرتا ہے تاکہ بجلی کے کرنٹ کی فراہمی کی جائز اور درست رجسٹریشن، درجہ بندی، پیمائش اور ناپنا متاثر ہو یا بصورت دیگر بجلی کی چوری یا اس کے ضیاع کا باعث بنتا ہے؛ یا

(د) لائسنس یافتہ شخص کی طرف سے ٹیرف کے ایک طریقے سے بجلی کی فراہمی کو اس طریقے سے استعمال کرتا ہے جس پر زیادہ ٹیرف لاگو ہوتا ہو؛ یا

(ہ) لائسنس یافتہ شخص کی طرف سے فراہم کردہ بجلی کو ایسے استعمال کرتا ہے کہ اس سے بجلی کی سپلائی لائن کا تحفظ یا کارکردگی متاثر ہو یا اس طرح استعمال کرے کہ دیگر صارفین یا اشخاص کو بجلی کی فراہمی میں خلل آئے؛ یا

(و) ناجائز طور پر متذکرہ بالا جرائم کے ارتکاب میں اعانتِ مجرمانہ کا مرتکب ہو، تاکہ بجلی چوری کی جا سکے یا اسے ناجائز طور پر استعمال کیا جا سکے، یا اس کے استعمال میں مزاحم ہو یا اس کی غیر مجاز تقسیم یا فراہمی کا مرتکب ہو تو اسے دو سال تک قید یا جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

صنعتی یا تجارتی صارف کی جانب سے بجلی کے میٹر کا ناجائز استعمال، اس میں تحریف یا مداخلت وغیرہ: (دفعہ 462-K):۔

کوئی بھی شخص بطور صنعتی یا تجارتی صارف اگر:

(الف) بجلی کی تاروں کو جن میں سے بجلی کا گزر ہوتا ہے لائسنس رکھنے والے شخص کی اجازت کے بغیر غیر مجاز طور پر کسی بجلی کے میٹر سے جوڑتا ہے یا اُسے منقطع کرتا ہے؛ یا

(ب) بجلی کے استعمال کے اجازت یافتہ شخص کی مرضی کے بغیر غیر مجاز طور پر بجلی کی لائنوں کا رابطہ دوبارہ میٹر سے جوڑتا ہے جب کہ لائسنس یافتہ شخص کی بجلی کا کنکشن غیر منقطع کیا جا چکا ہو؛ یا

(ج) بجلی کے میٹر میں تحریف کرتا ہے، تحریف شدہ بجلی کا میٹر لگاتا یا استعمال کرتا ہے، کرنٹ محفوظ کرنے والا ٹرانسفارمر، لوپ کنکشن یا کوئی اور آلہ یا طریقہ یا مصنوعی طریقہ کار یا تدبیر استعمال کرتا ہے تاکہ بجلی کے کرنٹ کی فراہمی کی جائز اور درست رجسٹریشن، درجہ بندی، پیمائش اور ناپنا متاثر ہو یا بصورت دیگر بجلی کی چوری یا اس کے ضیاع کا باعث بنتا ہے؛ یا

(د) لائسنس یافتہ شخص کی طرف سے ٹیرف کے ایک طریقے سے بجلی کی فراہمی کو اس طریقے سے استعمال کرتا ہے جس پر زیادہ ٹیرف لاگو ہوتا ہو؛ یا

(ہ) کوئی چیز لائسنس یافتہ شخص کی اجازت کے بغیر اُس کی اشیاء کے ساتھ جوڑتا ہے یا جوڑنے کی کوشش کرتا ہے؛ یا

(و) لائسنس یافتہ شخص کی طرف سے فراہم کردہ بجلی کو ایسے استعمال کرتا ہے کہ اس سے بجلی کی سپلائی لائن کا تحفظ یا کارکردگی متاثر ہو یا اس طرح استعمال کرے کہ دیگر صارفین یا اشخاص کو بجلی کی فراہمی میں خلل آئے؛ یا

(ز) لائسنس یافتہ شخص بجلی کو ایسے استعمال کرتا ہے کہ اس سے بجلی کی سپلائی لائن کا تحفظ یا کارکردگی متاثر ہو یا اس طرح استعمال کرے کہ دیگر صارفین یا اشخاص کو بجلی کی فراہمی میں خلل آئے؛ یا

(ح) ناجائز طور پر متذکرہ بالا جرائم کے ارتکاب میں اعانتِ مجرمانہ کا مرتکب ہو، تاکہ بجلی چوری کی جا سکے یا اسے ناجائز طور پر استعمال کیا جا سکے یا اس کے استعمال میں مزاحم ہو یا اس کی غیر مجاز تقسیم یا فراہمی کا مرتکب ہو تو اسے تین سال تک کی قید یا جرمانہ جو ساٹھ لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا ایک ساتھ مستوجب قرار دیا جائے گا۔

زرعی صارف کی جانب سے بجلی کے میٹر کا ناجائز استعمال، اس میں تحریف یا مداخلت وغیرہ: (دفعہ 462-L):۔

کوئی بھی شخص بطور زرعی صارف اگر:

(الف) بجلی کی تاروں کو جن میں سے بجلی کا گزر رہوتا ہے لائسنس رکھنے والے شخص کی اجازت کے بغیر غیر مجاز طور پر کسی بجلی کے میٹر سے جوڑتا ہے یا اُسے منقطع کرتا ہے؛ یا

(ب) بجلی کے استعمال کے اجازت یافتہ شخص کی مرضی کے بغیر غیر مجاز طور پر بجلی کی لائنوں کا رابطہ دوبارہ میٹر سے جوڑتا ہے جب کہ لائسنس یافتہ شخص کی بجلی کا کنکشن منقطع کیا جا چکا ہو؛ یا

(ج) بجلی کے میٹر میں تحریف کرتا ہے، تحریف شدہ بجلی کا میٹر لگاتا یا استعمال کرتا ہے، کرنٹ محفوظ کرنے والا ٹرانسفارمر، لوپ کنکشن یا کوئی اور آلہ یا طریقہ یا مصنوعی طریقہ کار یا تدبیر استعمال کرتا ہے تاکہ بجلی کے کرنٹ کی فراہمی کی جائز اور درست رجسٹریشن، درجہ بندی، پیمائش اور ناپنا متاثر ہو یا بصورت دیگر بجلی کی چوری یا اس کے ضیاع کا باعث بنتا ہے؛ یا

(د) لائسنس یافتہ شخص کی طرف سے ٹیرف کے ایک طریقے سے بجلی کی فراہمی کو اس طریقے سے استعمال کرتا ہے جس پر زیادہ ٹیرف لاگو ہوتا ہو؛ یا

(ہ) کوئی چیز لائسنس یافتہ شخص کی اجازت کے بغیر اُس کی اشیاء کے ساتھ جوڑتا ہے یا جوڑنے کی کوشش کرتا ہے؛ یا

(و) لائسنس یافتہ شخص کی طرف سے فراہم کردہ بجلی کو ایسے استعمال کرتا ہے کہ اس سے بجلی کی سپلائی لائن کا تحفظ یا کارکردگی متاثر ہو یا اس طرح استعمال کرے کہ دیگر صارفین یا اشخاص کو بجلی کی فراہمی میں خلل آئے؛ یا

(ز) لائسنس یافتہ شخص بجلی کو ایسے استعمال کرتا ہے کہ اِس سے بجلی کی سپلائی لائن کا تحفظ یا کارکردگی متاثر ہو یا اس طرح استعمال کرے کہ دیگر صارفین یا اشخاص کو بجلی کی فراہمی میں خلل آئے؛ یا

(ح) ناجائز طور پر متذکرہ بالا جرائم کے ارتکاب میں اعانتِ مجرمانہ کا مرتکب ہو، تاکہ بجلی چوری کی جاسکے یا اسے ناجائز استعمال کیا جاسکے یا اس کے استعمال میں مزاحم ہو یا اس کی غیر مجاز تقسیم یا فراہمی کا مرتکب ہو، تو اسے دو سال تک کی قید یا جرمانہ جو پچیس لاکھ روپے تک ہوسکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا ایک ساتھ مستوجب قرار دیا جائے گا۔

بجلی کی فراہمی اور تقسیم کی تاروں یا بجلی کے میٹر کو نقصان پہنچانا، تباہ کرنا یا خراب کرنا وغیرہ: (دفعہ 462-M):۔

کوئی بھی شخص جو بجلی کی فراہمی یا تقسیم کی لائنوں یا بجلی کے میٹر، سامان، آلات یا تاروں وغیرہ کو دھماکہ خیز مواد کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے نقصان پہنچانے، تباہ کرنے یا خراب کرنے کی کوشش کرے یا اس کی اجازت اِس نیت سے دے کہ اِس طرح بجلی کی فراہمی یا تقسیم میں خلل پیدا ہو یا بدنیتی سے بجلی ضائع کرنے کی کوشش کرے یا بجلی کی فراہمی منقطع کرے یا کرنے کی کوشش کرے تو اُس کو سات سال تک قیدِ بامشقت اور جرمانے کا جو تین لاکھ روپے سے کم نہ ہو سزا وار ٹھہرایا جائے گا۔

مذکورہ بالا ترامیم کے تحت بجلی چوری کے یہ تمام جرائم ضابطۂ فوجداری کے جدول کے مطابق ناقابلِ ضمانت اور ناقابلِ راضی نامہ ہیں۔

برقی جرائم کے سدِ باب کے قانون مجریہ 2016ء کے تحت جرائم اور اُن کی سزائیں

ترقی کے اِس دَور میں دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ویلیج (Global Village) کی صورت اختیار کر چکی ہے جہاں فاصلے اور دوریاں بے معنی ہو چکے ہیں۔ انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کی ایجادات نے سماجی اور معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سماجی روابط اور برقی مواصلاتی نظام کے استعمال سے نا صرف بین الاقوامی اقتصادیات کو فروغ مِلا ہے بلکہ انفرادی اور مُلکی تعلقات بھی نئی جہتوں سے روشناس ہوئے ہیں۔ آج کے ورچوئل (Virtual) دور میں ہم ہزاروں میل دور موجود افراد سے نا صرف گفتگو بلکہ بالمشافہ ملاقات بھی کر سکتے ہیں۔ Whats App, Facebook, Skype, Google اور دیگر سماجی رابطوں کی ویب سائٹس کے استعمال سے سماجی روابط فعال ہوئے ہیں اور ترقی کے استعمال سے بے شمار دریچے کُھلے ہیں۔ تاہم یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ جہاں کمپیوٹر اور جدید ایجادات کے استعمال کے بے شمار فوائد ہیں وہاں اِن ایجادات کے نقصانات بھی سامنے آئے ہیں۔

ٹیکنالوجی کی بے مہار ترقی نے مجرمانہ ذہنیت کے حامل افراد کو اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے اِس کے ناجائز استعمال کا موقع بھی فراہم کیا۔ کمپیوٹر اور برقی ٹیکنالوجی کے ذریعے کردہ جرائم کو سائبر جرائم کا نام دیا جاتا ہے جو کسی شخص، ادارے یا مُلک کی ساکھ کو مجرمانہ نیت سے معاشی، اخلاقی، ذہنی یا جسمانی طور پر نقصان پہنچانے کا موجب بنتے ہیں۔ یہ جرائم مُلکی سالمیت کو نقصان پہنچانے کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ سائبر جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اس کے نتیجے میں پہنچنے والے نقصانات کا ادراک کرتے ہوئے بین الاقوامی سطح پر تحفظات کا نا صرف اظہار کیا گیا بلکہ ان کی روک تھام کے لیے کوششیں شروع کر دی گئیں۔

اِس سلسلے میں انتہائی اہم اقدام کنونشن برائے سائبر کرائم کا اجراء ہے جو یکم جولائی 2004ء سے مؤثر ہے اور تادمِ تحریر تقریباً 49 ممالک اِس کی توثیق کر چکے ہیں۔ مذکورہ بین الاقوامی کنونشن کا مقصد سائبر جرائم کو مقامی فوجداری قوانین کی گرفت میں لانے کے لیے مناسب قانون سازی کے لیے مشترکہ اقدامات اُٹھانا ہے۔ مذکورہ بین الاقوامی کنونشن کی بناء پر بین الاقوامی سطح پر سائبر جرائم کے خاتمے کے لیے قانون سازی کا عمل شروع کیا جا چکا ہے۔ پاکستان بھی چونکہ دہشت گردی کی عفریت سے نبرد آزما ہے اور اِس ضمن میں سائبر جرائم سے بے پناہ نقصانات اُٹھا چکا ہے۔ لہٰذا سائبر جرائم کی مزید افزودگی پر قدغن عائد کرنے کی غرض سے حکومتِ پاکستان نے انٹرنیٹ، کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مدد سے جرائم کے ارتکاب کو قانون کی گرفت میں لانے کے لیے مُلک میں برقی جرائم کے سدِ باب کا قانون مجریہ 2016ء کا نفاذ کیا ہے۔ مذکورہ قانون کے نفاذ کا مقصد برقی، مواصلاتی نظام کے غیر مجاز استعمال کو روکنا، متعلقہ جرائم کا تعین کرنا اور اُن

جرائم کے سلسلے میں تفتیش، استغاثہ اور سماعت کا طریقہ کار وضع کرنا اور مذکورہ جرائم سے متعلق بین الاقوامی سطح پر تعاون فراہم کرنا ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت جرائم اور اُن کی مجوزہ سزائیں درج ذیل ہیں؛

جرائم اور اُن کی سزائیں:۔

معلوماتی نظام اور ڈیٹا تک غیر مجاز رسائی (دفعہ 3):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے کسی معلوماتی نظام اور معلومات تک غیر مجاز طور پر رسائی حاصل کرے گا اُسے تین برس قید جو پانچ برس تک بڑھ سکتی ہے یا پچاس ہزار روپے تک جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

غیر مجاز طور پر ڈیٹا/مواد کی نقل اور ترسیل: (دفعہ 4):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے بغیر کسی اجازت کے معلوماتی مواد کی نقول حاصل کرتا ہے یا مواد اِرسال کرتا ہے یا اِرسال کرنے کی کوشش کرتا ہے اُسے چھ ماہ تک کی قید یا جرمانہ جو ایک لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

معلوماتی نظام اور ڈیٹا میں دخل اندازی: (دفعہ ۵):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے کسی معلوماتی نظام یا ڈیٹا میں دخل اندازی کر کے اُس نظام یا معلومات کو جزوی یا مکمل طور پر نقصان پہنچاتا ہے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو وہ دو سال تک کی سزائے قید یا جرمانہ جو پانچ لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

معلومات نظام اور ڈیٹا کے اہم بنیادی ڈھانچے تک غیر قانونی طور پر رسائی حاصل کرنا: (دفعہ ٦):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے کسی معلوماتی نظام یا ڈیٹا کے اہم بنیادی ڈھانچے تک غیر مجاز طور پر رسائی حاصل کرتا ہے اُسے تین برس تک کی قید یا جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

معلومات/ڈیٹا کے اہم بنیادی ڈھانچے کی غیر قانونی طور پر نقل یا ترسیل: (دفعہ ۷):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے بلا اجازت کسی معلوماتی نظام یا ڈیٹا کے اہم بنیادی ڈھانچے کو نقل یا ترسیل کرتا ہے یا ترسیل کرنے کی کوشش کرتا ہے اُسے پانچ برس تک کی قید کی سزا یا جرمانہ جو پچاس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

معلوماتی نظام یا ڈیٹا کے اہم بنیادی ڈھانچے میں دخل اندازی: (دفعہ ۸):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے معلوماتی نظام یا ڈیٹا کے اہم بنیادی ڈھانچے میں دخل اندازی کر کے اس نظام کو جزوی یا مکمل نقصان پہنچاتا ہے یا نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اُسے سات برس تک کی قید یا جرمانہ جو ایک کروڑ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

کسی جرم کی تعریف یا حوصلہ افزائی کرنا: (دفعہ ۹):۔

جو کوئی بھی کسی معلوماتی نظام یا آلات کے ذریعے دہشت گردی سے متعلق کسی جرم یا کسی سزا یافتہ دہشت گرد یا کالعدم تنظیموں کے ارکان کے متعلق تعریفی یا حوصلہ افزاء معلومات مہیا کرتا ہے اور یہ معلومات نشرِ عام کرتا ہے۔ اُسے سات برس تک قید یا جرمانہ جو ایک کروڑ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ دفعہٰ ھذٰا میں اصطلاح تعریف/حوصلہ افزائی سے مُراد کسی بھی قسم کی تعریف و توصیف اور خوشی میں جشن منانا بھی شامل ہے۔

برقی/سائبر دہشت گردی (Cyber Terrorism): (دفعہ ۱۰):۔

جو کوئی بھی معلوماتی نظام کے اہم بنیادی ڈھانچے میں دخل اندازی، غیر مجاز رسائی یا اِس کی نقل یا ترسیل کا ارتکاب درج ذیل مقاصد سے کرے۔

(الف) عوام/معاشرے میں خوف، افراتفری یا حکومت، عوام یا کسی خاص فرقے یا طبقے میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کے لیے؛ یا

(ب) بین المذاہب، فرقہ وارانہ یا طبقاتی عصبیت کو فروغ دینے کے لیے؛ یا

(ج) تنظیموں اور گروہوں اور افراد کے مقاصد کو فروغ دینے کے لیے؛

تو ایسے شخص کو چودہ برس تک کی قید یا جرمانہ جو پانچ کروڑ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

نفرت انگیز تقاریر (Hate Speeches): (دفعہ ۱۱):۔

جو کوئی بھی برقی معلوماتی نظام اور آلات کے استعمال سے ایسی معلومات تیار کرے یا نشر عام کرے جو بین المذاہب فرقہ وارانہ یا نسلی بنیاد پر نفرت پھیلانے کا باعث ہو تو اُسے سات برس تک قید اور جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

دہشت گردی کے لیے مالی معاونت فراہم کرنا، منصوبہ بندی کرنا یا بھرتی کرنا: (دفعہ ۱۲):۔

جو کوئی بھی برقی معلوماتی نظام اور آلات کے استعمال سے ایسی معلومات تیار کرتا ہے یا پھیلاتا ہے جو دہشت گردی کے لیے بھرتیوں کے متعلق ہو یا دہشت گردی کے لیے مالی امداد کی فراہمی کی تحریک پیدا کرتی ہو یا دہشت گردی کی منصوبہ بندی سے متعلق ہوں تو اُسے سات برس قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

برقی جعل سازی (Electronic Forgery): (دفعہ ۱۳):۔

جو کوئی بھی کسی معلوماتی نظام، آلات یا ڈیٹا میں اِس نیت سے دخل اندازی کرتا ہے کہ عوام یا کسی شخص کو کوئی ضرر یا نقصان پہنچائے یا کوئی غیر قانونی دعویٰ یا حق حاصل کرے یا کسی شخص کو اُس کی جائیداد سے محروم کرے یا کسی مصنوعی یا

ظاہری معاہدے میں داخل ہو یا دھوکہ دہی کی نیت سے کوئی ایسا اضافہ کرے یا کچھ حذف کرے یا مخفی رکھے جو غیر معتبر ڈیٹا یا معلومات کی فراہمی اس نیت سے کرے کہ مذکورہ معلومات کو قانونی طور پر معتبر سمجھا جائے، اُسے تین برس قید کی سزا یا جرمانہ جو ڈھائی لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

جبکہ جو کوئی بھی مذکورہ بالا جرم معلوماتی نظام کے اہم بنیادی ڈھانچے سے متعلق سرزد کرے گا اُسے سات برس قید کی سزا یا جرمانہ جو پچاس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

برقی دھوکہ دہی (Electronic Fraud): (دفعہ ۱۴):۔

جو کوئی بھی کسی ناجائز فائدے کے حصول کی نیت سے کسی معلوماتی نظام یا آلات میں دخل اندازی کرتا ہے یا اُس کا استعمال کرتے ہوئے کسی شخص کو مجبور کرتا ہے کہ وہ کوئی تعلق استوار کرے یا کسی شخص کو دھوکہ دیتا ہے جبکہ اُس کے اس عمل سے مذکورہ شخص کو یا کسی دوسرے شخص کو کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو اُسے دو برس تک قید کی سزا یا ایک کروڑ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا موجب ٹھہرایا جائے گا۔

جرائم کے ارتکاب میں استعمال ہونے والے آلات تیار کرنا، حاصل کرنا یا فراہم کرنا: (دفعہ ۱۵):۔

جو کوئی بھی کسی معلوماتی نظام، معلومات اور آلات کو بناتا ہے، پیدا کرتا ہے، ترسیل کرتا ہے، درآمد کرتا ہے یا ترسیل کرنے کی پیشکش کرتا ہے اِس نیت اور یقین کے ساتھ کہ وہ اِس نظام، معلومات یا آلات کو قانونِ ہذا کے تحت کسی جرم کے ارتکاب کے لیے استعمال کرے گا یا ارتکاب میں مدد حاصل کرے گا تو اُسے چھ ماہ تک کی قید کی سزا یا جرمانہ جو پچاس ہزار روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

شناختی معلومات کا غیر قانونی استعمال: (دفعہ ۱۶):۔

جو کوئی بھی کسی دوسرے شخص کی شناختی معلومات بغیر اُس کی اجازت حاصل کرے، بیچے، اپنے قبضے میں رکھے یا ترسیل کرے یا استعمال کرے اُسے تین سال تک کی قید کی سزا یا جرمانہ جو پچاس ہزار روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں جس شخص کی معلومات کو غیر مجاز طور پر حاصل کیا گیا ہو، بیچا گیا ہو، قبضے میں رکھا گیا ہو، کو حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی معلومات کو ضائع ہونے، غیر ضروری طور پر پھیلائے جانے یا غیر مجاز استعمال کو روکنے کی غرض سے مجاز اتھارٹی جو پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA) ہے کو درخواست دے اور مجاز اتھارٹی درخواست کے حصول پر اگر ضروری سمجھے تو مذکورہ معلومات کے ضائع کرنے یا ناجائز استعمال کو روکنے کی غرض سے ضروری اقدامات اُٹھائے۔

سم کارڈ کا ناجائز استعمال:(دفعہ۱۷):۔

جو کوئی بھی سم کارڈ (شناختی نمونہ برائے صارف Subscriber Identity Module) دوبارہ استعمال ہوتی ہیں کے قابلِ شناخت نمونہ (Re-useable Identified Module) (RIUM) عمومی انضمام شدہ سرکٹ کارڈ (Universal Integrated Circuit Card)(UICC) یا دیگر نمونہ جات جو صارفین کو نیٹ ورک کنکشن کی تصدیق کے عمل میں استعمال ہوتے ہیں اور موبائل فون یا وائرلیس فون یا دیگر برقی آلات جیسے ٹیبلٹ وغیرہ سے رابطے کے لیے استعمال ہوتے ہیں بغیر مجاز اجازت اور کوائف کی چھان بین کے فروخت کرتا ہے اُسے تین برس تک کی قید اور جرمانہ جو پانچ لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

مواصلاتی رابطے کے سامان میں ردّوبدل / تحریف:(دفعہ۱۸):۔

جو کوئی بھی غیر قانونی طور پر بلا اجازت مواصلاتی رابطے کے آلات جن میں سیلولر اور بلا تار کے فون سیٹ بھی شامل ہیں میں نصب آلے کی انفرادی شناخت (Unique Device Identityfire) کے پروگرام میں ردّوبدل، تبدیلی یا تحریف کرتا ہے اور پھر اُس آلے کو معلومات کی وصولی اور ترسیل کے لیے استعمال کرتا ہے اُسے تین برس تک قید کی سزا یا جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

وضاحت: ایک " آلے کے انفرادی ساخت کے پروگرام" سے مراد ایسا برقی شناختی آلہ ہے جو مواصلاتی آلے میں منفرد ہوتا ہے۔

بے جا رکاوٹ:(دفعہ۱۹):۔

جو کوئی بھی بد دیانتی کے ساتھ غیر قانونی طور پر تیکنیکی طریقے سے کسی ایسے معلوماتی نظام میں بے جا رکاوٹ پیدا کرتا ہے جو عوام کے لیے عام نہ ہو یا کسی ایسے معلوماتی نظام کے برقی مقناطیسی اخراج میں رکاوٹ پیدا کرے جو برقی ڈیٹا یا معلومات کی ترسیل کر رہا ہو تو اُسے دو سال تک قید کی سزا یا جرمانہ جو پانچ لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

شخصی وقار کے خلاف جرائم:(دفعہ۲۰):۔

جو کوئی بھی جانتے بوجھتے ہوئے کہ کوئی معلومات غلط اور جھوٹی ہیں معلوماتی نظام کے ذریعے ایسی معلومات عوامی سطح پر جاری کرے، نشر کرے اور عام کرے جو کسی شخص کی ذات، کردار یا ساکھ کو نقصان پہنچائیں تو اُس شخص کو تین سال تک قید کی سزا یا جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ تاہم

قانون برائے برقی میڈیا کے ضابطے کی اتھارٹی مجریہ 2002ء کے تحت جاری کردہ اجازت نامہ کے تحت نشر یا جاری معلومات دفعۂ ھذٰا کے تحت قابلِ سزا نہ ہوں۔

ایسا متاثرہ شخص یا نابالغ کی صورت میں اس کا ولی جس کی ساکھ کو مذکورہ بالا جرم کے تحت نقصان پہنچا ہو، مجاز اتھارٹی (PTA) کو متذکرہ بالا معلومات کو بند کرنے، ہٹانے اور ضائع کرنے کی درخواست دے سکتا ہے اور مجاز اتھارٹی مذکورہ درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے مذکورہ معلومات ضائع کرنے، ختم کرنے یا ہٹانے کا حکم جاری کر سکتی ہے۔

کسی حقیقی شخص یا نابالغ کی حرمت کے خلاف جرائم: (دفعہ ۲۱):۔

جو کوئی بھی جانتے بوجھتے ہوئے کوئی ایسی معلومات عوامی سطح پر ظاہر کرے، نمایاں کرے یا نشر کرے جس میں کسی حقیقی شخص کے چہرے کی تصویر کے ساتھ کسی جنسی عمل یا نازیبا حرکات کی تصویر یا ویڈیو لگائی گئی ہو یا شامل کی گئی ہو یا جعلی طور پر ایسی کوئی تصویر یا ویڈیو بنائے یا ترتیب دے تاکہ کسی شخص کی شہرت یا ناموس پر حرف آئے اُس شخص کو پانچ سال تک کی قید یا جرمانے جو پچاس لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا جبکہ اگر یہ جرم کسی نابالغ کے ساتھ کیا گیا ہو تو اُسے سات برس تک قید اور جرمانہ جو پچاس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔ مزید یہ کہ اگر کوئی متذکرہ بالا جرم میں پہلے سے سزا یافتہ شخص دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کرے یا مذکورہ جرم کسی نابالغ کی حرمت کے خلاف سرزد کیا گیا ہو تو اُسے دس برس تک کی سزا جرمانے کے ساتھ دی جائے گی۔ متاثرہ شخص خود یا اگر متاثرہ شخص کوئی نابالغ ہو تو اُس کا سرپرست متعلقہ اتھارٹی (PTA) سے متذکرہ معلومات، تصاویر اور ویڈیو کو ضائع کرنے یا روکنے یا تباہ کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

بچوں سے متعلق فحش مواد (Child Pornography) کا استعمال: (دفعہ ۲۲):۔

جو کوئی بھی جان بوجھ کر کسی معلوماتی نظام کے ذریعے خود یا کسی دوسرے شخص کے لیے بلا کسی قانونی جواز کے ایسا مواد معلوماتی نظام میں رکھتا ہے جس میں نابالغ بچوں کو جنسی عمل یا نازیبا حرکات میں دکھایا گیا ہو اور پھر بچوں کی شناخت بھی ظاہر کرے اُس کو سات برس تک قید کی سزا یا جرمانہ جو پچاس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔ مذکورہ بالا جرم سے متاثرہ شخص یا نابالغ کا ولی اتھارٹی سے مذکورہ مواد کی تلفی، ہٹائے جانے یا بند کرنے کا مطالبہ بھی کر سکتا ہے۔

خفیہ کوڈ کا استعمال بغرضِ عناد Malicious Code: (دفعہ ۲۳):۔

جو کوئی بھی جان بوجھ کر اور بلا اجازت صرف ذاتی عناد کی بناء پر کوئی خفیہ کوڈ تشکیل دے تا کہ کسی معلوماتی نظام یا آلات میں موجود معلومات یا ڈیٹا کو نقصان پہنچا کر اُسے ضائع کر دیا جائے یا اُس میں تحریف یا تبدیلی پیدا کر دی جائے تو اُس شخص کو دو برس تک کی قید اور جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

تعاقب بذریعہ برقی ٹیکنالوجی Cyber Stalking: (دفعہ ۲۴):۔

کوئی شخص اُس صورت میں برقی تعاقب کے جرم کا مرتکب ہو گا جب وہ کسی شخص پر دباؤ ڈالنے اور اُس کو ہراساں کرنے کی غرض سے معلومات برقی نظام، انٹرنیٹ، ویب سائٹ یا ای میل کا استعمال کرے تا کہ وہ کسی شخص کا پیچھا کر سکے یا رابطے کی کوشش کر سکے چاہے جس شخص کا وہ پیچھا کر رہا ہے وہ اُس سے رابطہ رکھنا نہ بھی چاہے پھر بھی بار بار رابطہ کرنے کی کوشش کرے، کسی کی نگرانی انٹرنیٹ یا برقی میل کے ذریعے کرے، کسی کی جاسوسی کرے یا کسی کی تصاویر حاصل کرے یا ویڈیو بنائے، تا کہ وہ ویڈیو یا تصاویر مشتہر کر کے مذکورہ شخص کی ساکھ کو نقصان پہنچایا جا سکے برقی تعاقب کے مرتکب شخص کو قانونِ ھذا کے تحت تین برس قید یا جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔ اسی طرح متذکرہ بالا جرم سے متاثرہ شخص یا نابالغ کا ولی اگر چاہے تو اتھارٹی (PTA) سے مذکورہ معلومات کو ضائع کرنے، بند کرنے یا روکنے کی درخواست کر سکتا ہے۔

مواد کی غیر ضروری ترسیل Spamming: (دفعہ ۲۵):۔

کوئی شخص مواد کی غیر ضروری ترسیل کے جرم کا مرتکب ہو گا اگر وہ بد نیتی سے نقصان دہ، دھوکہ دہی پر مبنی، گمراہ کُن غیر قانونی اور غیر تصدیق شدہ معلومات کسی شخص کو اُس کی اجازت کے بغیر ارسال کرے یا کسی معلوماتی نظام کو ناجائز منافع کے حصول کے لیے استعمال کرے، اسی طرح کوئی شخص بشمول کسی ادارے یا تنظیم جو براہِ راست مارکیٹنگ کا کام کرتے ہیں کے لیے لازم ہے کہ وہ موصول کنندہ کو رُکنیت سے دستبرداری کا اختیار بھی دیں۔

جو کوئی بھی غیر قانونی طور پر دھوکہ دہی کی بناء پر گمراہ کن مواد کی غیر ضروری ترسیل کے جرم کا مرتکب ہو گا اُسے تین ماہ تک کی قید یا پچاس ہزار روپے جرمانہ جو پچاس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

مزید برآں جو کوئی بھی مواد کی غیر ضروری ترسیل کے جرم کا ارتکاب غیر تصدیق شدہ معلومات کی ترسیل کے لیے براہِ راست مارکیٹنگ کی غرض سے کرے گا اُسے پہلی مرتبہ پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا اور پھر دوبارہ ہر دفعہ جرم کے ارتکاب پر مزید پچاس ہزار روپے جرمانے کی ادائیگی کی سزا دی جائے گی جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے۔

جعل سازی Spoofing:(دفعہ ۲۶):۔

جو کوئی بھی بد نیتی سے کوئی ویب سائٹ قائم کرے یا معلومات کا اجراء جعل سازی کی غرض سے کرے تا کہ وصول کنندہ اور ویب سائٹ کا جائزہ لینے والا شخص اُس معلومات کو درست سمجھے، جعل سازی (Spoofing) کا مرتکب ہو گا اور جو کوئی بھی جعل سازی کا ارتکاب کرے گا اسے تین برس تک کی قید یا جرمانہ جو پانچ لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاوؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

معلوماتی نظام سے متعلق جرائم کی قانونی حیثیت:(دفعہ ۲۷):۔

قانونِ ھذٰا کے تحت سرزد جرائم یا کسی دوسرے مروّجہ قانون کے تحت سرزد جرائم جو معلوماتی نظام سے متعلق ہوں کو قانونِ ھذٰا کے تحت قانونی تحفظ حاصل ہے اور اِن پر کارروائی سے صرف اِس بناء پر انکار نہ کیا جا سکے گا کہ یہ معلوماتی نظام سے متعلق ہیں۔

استغاثہ اور کارروائی کا طریقہ کار:۔

قانون ھذٰا کے تحت تمام جرائم (ماسوائے برقی دہشت گردی (دفعہ ۱۰)، شخصی حرمت کے خلاف جرائم (دفعہ ۲۱) اور بچوں سے متعلق فحش مواد کی تشہیر کے جرائم (دفعہ ۲۲) اور اعانتِ مجرمانہ نا قابلِ دست اندازی، قابلِ ضمانت اور قابلِ راضی نامہ ہیں۔ جبکہ رسم کے غیر قانونی اجراء کا جرم قابلِ دست اندازی ہو گا اگر اِس ضمن میں اتھارٹی تحریری درخواست پیش کرے۔ اسی طرح برقی دہشت گردی (دفعہ ۱۰)، ذاتی حرمت کے خلاف جرائم (دفعہ ۲۱) اور بچوں سے متعلق فحش مواد کی تشہیر (دفعہ ۲۲) اور اعانتِ مجرمانہ قابلِ دست اندازی، نا قابلِ ضمانت اور نا قابلِ راضی نامہ ہیں۔

حکم برائے ادائیگی ہرجانہ:۔

عدالت قانونِ ھذٰا کے تحت جرائم میں کارروائی کے دوران اگر محسوس کرے تو سزا اور جرمانے کی ادائیگی کے علاوہ متاثرہ شخص کو پہنچنے والے نقصان کے ازالے کی مَد میں ہرجانے کی ادائیگی کا حکم بھی دے سکتی ہے۔

برقی جرائم کی تفتیش کے حوالے سے تحقیقی آفیسر اور ادارے کے اختیارات

برقی جرائم اور سائبر دہشت گردی کے خاتمے کی غرض سے مُلک میں قانون برائے تدارکِ برقی جرائم مجریہ 2016ء کا نفاذ کیا گیا ہے۔ مذکورہ قانون کا مقصد مُلک میں برقی جرائم اور سائبر دہشت گردی کے تدارک اور معلوماتی نظام (Information System) کے ناجائز اور بے جا استعمال کی روک تھام ہے۔ قانونِ ھذٰا نا صرف برقی جرائم کا تعارف اور ان جرائم کی سزاؤں کا تعین کرتا ہے بلکہ جرائم کی تحقیقات اور تفتیش کا مکمل طریقۂ کار بھی وضع کرتا ہے۔ حتیٰ کہ قانون ھذٰا میں برقی جرائم کے ارتکاب اور ان کے تدارک سے متعلق بین الاقوامی سطح پر مکمل تعاون مہیا کیئے جانے کے حوالے سے دفعات بھی شامل ہیں، جو قانونِ ھذٰا کے دائرۂ کار کو وسعت بخشتی ہیں اور اس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

مذکورہ قانون کے تحت وفاقی حکومت برقی جرائم کے تدارک اور ان جرائم کی تحقیقات کیلئے ایک تحقیقاتی ادارے کا قیام عمل میں لائے گی یا کسی قانون نافذ کرنے والے ادارے کو تحقیقات کا اختیار تفویض کرے گی۔ تا دمِ تحریر ان جرائم کی تحقیقات کا اختیار وفاقی تحقیقاتی ادارے (FIA) کو سونپا گیا ہے۔ ایف۔ آئی۔ اے۔ نے فوری طور پر برقی جرائم کے تدارک کے لئے قومی رسپانس سنٹرز قائم کیئے ہیں جہاں برقی جرائم سے متعلق شکایات وصول اور ان کی تحقیق کی جاتی ہے۔ قانونِ ھذٰا کے تحت قائم تحقیقاتی ادارہ ضابطۂ فوجداری کے مروّجہ طریقۂ کار کے مطابق تحقیقات سرانجام دے گا بجز اس کے کہ قانونِ ھذٰا میں بطورِ خاص کوئی خاص طریقۂ کار وضع کر دیا گیا ہو۔ مذکورہ تحقیقاتی ادارہ معلومات اور ڈیٹا کے قانونی تجزیے کیلئے اپنی استعداد استعمال کرے گا اور ادارے کی جانب سے جاری کردہ تجزیاتی رپورٹ صرف اس وجہ سے ناقابلِ قبول شہادت نہ قرار دی جائیں گی کہ یہ تحقیقاتی ادارے کی جانب سے جاری کردہ ہیں۔

برقی جرائم کی تفتیش، اختیارات، تحقیقی ادارے کے قیام اور بین الاقوامی تعاون سے متعلق اہم دفعات کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

تحقیقاتی اختیارات: (دفعہ 30):۔

تحقیقاتی ادارے کی جانب سے مقرر کردہ مجاز آفیسر ہی برقی جرائم کی تفتیش کا اختیار رکھتا ہے۔ تاہم صوبائی یا وفاقی حکومت کو اختیار ہے کہ وہ کسی خاص جرم کی تحقیق کی غرض سے مشترکہ تحقیقاتی ٹیم مقرر کرے جس میں مذکورہ تحقیقاتی ادارے کے مجاز آفیسر کے علاوہ دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افراد بھی شامل ہوں۔

معلومات/ڈیٹا کا فوری حصول اور تحفظ: (دفعہ 31):۔

اگر تفتیشی آفیسر محسوس کرے کہ کوئی مخصوص معلومات یا ڈیٹا جو معلوماتی نظام کا حصہ ہے کو بغرض فوجداری تفتیش محفوظ کیا جانا یا حاصل کرنا ضروری ہے یا اگر ایسا کوئی خدشہ ہو کہ مذکورہ ڈیٹا ضائع ہو جائے گا یا اُس میں تبدیلی یا تحریف کر لی جائے گی تو مجاز آفیسر تحریری نوٹس کے ذریعے اُس معلوماتی نظام/ڈیٹا کو تصرف میں رکھنے والے شخص سے نا صرف مذکورہ معلومات حاصل کر سکتا ہے بلکہ اس شخص کو ایسی معلومات اور ڈیٹا محفوظ اور خفیہ رکھنے کے احکامات بھی جاری کر سکتا ہے یہ ڈیٹا/معلومات 90 دن تک محفوظ کروایا جا سکتا ہے۔

تاہم مجاز آفیسر اس ڈیٹا اور معلومات کو اپنے تصرف میں لینے کے حوالے سے متعلقہ عدالت کو 24 گھنٹوں کے اندر آگاہ کرنے کا پابند ہے اور عدالت ضروری معلومات کی وصولی کے بعد اگر سمجھے تو مقدمے کی نوعیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ڈیٹا یا معلومات کو تصرف میں رکھنے سے متعلق ضروری احکامات بمع متعلقہ وارنٹ وغیرہ جاری کرے گی اگر عدالت کو اس ضمن میں کوئی تحریری درخواست موصول ہو تو عدالت ڈیٹا یا معلومات محفوظ رکھنے کی مدت میں مزید 90 دن کی توسیع بھی کر سکتی ہے۔

ترسیلی مواد کو محفوظ رکھنا: (دفعہ 32):۔

برقی خدمات فراہم کرنے والا اپنی موجودہ اور ضروری تکنیکی استعداد کار کے مطابق اپنے مخصوص ترسیلی مواد کو کم از کم ایک برس یا اُس مدت تک جو مجاز اتھارٹی وقتاً فوقتاً طے کرتی ہے محفوظ رکھے گا اور اگر مذکورہ مواد کی ضرورت تفتیشی ادارے یا مجاز آفیسر کو پڑتی ہے تو وہ اس ضمن میں جاری کردہ مواد وارنٹ پیش کرنے پر اُنہیں مہیا کرنے کا پابند ہو گا۔

مذکورہ مواد محفوظ رکھنے والا شخص اگر مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بغیر یہ مواد اپنے قبضے میں رکھتا ہے یا متذکرہ بالا شرائط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ جرم کا مرتکب ہو گا اور اگر یہ جرم پہلی مرتبہ سرزد ہو تو وہ جرمانہ جو ایک کروڑ روپے تک بڑھ سکتا ہے کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا اور اگر دوبارہ پھر یہ جرم سرزد کرتا ہے تو وہ چھ ماہ تک قید اور جرمانے یا دونوں سزاؤوں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

تلاشی اور ضبطگی کا وارنٹ: (دفعہ 33):۔

قانونِ ھذا کی دفعات کی رُو سے مجاز آفیسر درج ذیل اختیارات کا حامل ہو گا:۔

(الف) کسی مخصوص معلوماتی نظام تک رسائی حاصل کرنے اور اس کا جائزہ لینے کا،

(ب) مخصوص معلوماتی نظام کو کسی مخصوص معلومات کے حصول کیلئے استعمال کرے،

(ج) متعلقہ معلومات کی نقول حاصل کرنے یا آلات کو نقل بنانے کیلئے استعمال کرے،

(د) کسی قسم کی معلومات تک رسائی رکھنے اور کسی معلومات کو پڑھنے کے قابل بنانے کا تقاضہ کرے،

(ح) کسی ایسے شخص کو طلب کرے جس کے بارے میں اُسے شک ہو کہ اُس شخص کو مخصوص معلوماتی نظام یا اُس نظام کی معلومات تک رسائی حاصل تھی یا کوئی معلوماتی نظام اُس کے کنٹرول میں تھا،

(ر) اگر مجاز آفیسر قانونِ ھذا کے تحت کسی جرم کی تفتیش کر رہا ہو اور اس کو پتہ چلے کہ جرم میں استعمال ہونے والا معلوماتی نظام کسی شخص کے زیرِ نگرانی تھا یا وہ اُس نظام کے متعلق کسی قسم کی تیکنیکی معاونت فراہم کرتا تھا تو وہ اُس شخص کو بھی برائے تفتیش طلب کر سکتا ہے،

(ہ) جرائم کی تفتیش کے دوران کسی معلوماتی نظام تک رسائی حاصل کرنے کی غرض سے کسی ایسے شخص کو طلب کر سکتا ہے جس کے قبضے میں ایسا معلوماتی نظام، آلے یا معلومات موجود ہوں جو اپنی اصل حالت میں پڑھنے کے قابل نہ ہوں اور مذکورہ شخص اُن معلومات کو قابلِ فہم اور پڑھنے کے قابل بنا سکتا ہو۔

مجاز آفیسر پر لازم ہے کہ وہ تلاشی اور مواد قبضے میں لینے کے ضمن میں تمام تر احتیاط برتے اور مواد جس کی تلاشی یا قبضے میں لینا مقصود ہو اُسے محفوظ رکھے اور اُس معلوماتی نظام میں موجود دیگر مواد جو زیرِ تفتیش معاملے سے متعلق نہ ہو کو نقصان نہ پہنچائے اور ہر حال میں اُس مواد کی سلامتی کو یقینی بنائے۔

مجاز آفیسر جب کسی معلوماتی نظام، آلے یا مواد کو اپنے قبضے میں لے گا تو اُس مواد کی ایک فہرست ترتیب دے گا اور ضبطگی کی تاریخ اور وقت بھی فہرست پر تحریر کرے گا اور متعلقہ مالکان یا دیگر افراد جن سے یہ معلومات تعلق رکھتی ہوں کے حوالے مذکورہ فہرست کی نقول کرے گا۔ مجاز آفیسر ضبط شدہ معلوماتی مواد یا معلوماتی نظام کا فارنسک عکس / تجزیہ مذکورہ مالک یا اُس کی جانب سے اجازت یافتہ شخص کے حوالے کر سکتا ہے لیکن اس ضمن میں مالک کی جانب سے تحریری درخواست دینا اور مخصوص فیس کی ادائیگی ضروری ہے۔ ضبط شدہ معلومات اور مواد کو محفوظ رکھنا: (دفعہ 36)

غیر قانونی آن لائن مندرجات: (دفعہ 37):۔

قانونِ ھذا کے تحت قائم مجاز اتھارٹی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ایسے کسی بھی معلوماتی مواد کو، جس کے متعلق شبہ ہو کہ وہ مواد اور اس کے مندرجات دینِ اسلام کی شان کے خلاف یا پاکستان کی سلامتی، تحفظ یا دفاع کے خلاف، یا امنِ عامہ کیلئے نقصان دہ یا اخلاقی گراوٹ یا پسماندگی کا موجب ہو یا عدلیہ کی توہین یا کسی جرم کے ارتکاب پر اکسانے کا موجب بنے گا تو وہ اُس مواد کی آن لائن ترسیل پر پابندی عائد کر کے اُس مواد کے مندرجات کو ہٹانے یا روکنے کے احکامات جاری کرے۔

معلومات کو صیغۂ راز میں رکھا جانا: (دفعہ 41):۔

قانونِ ھذا کے تحت برقی معلوماتی نظام کے تحت خدمات مہیا کرنے والا شخص یا مجاز آفیسر جس نے کسی تفتیش کی غرض سے کوئی معاملات یا مواد اپنے تصرف میں رکھا ہے کسی شخص کی ذاتی معلومات بلا اجازت کسی دوسرے شخص کے

حوالے نہیں کر سکتا ماسوائے اگر مذکورہ معلومات کسی رائج قانون کے تحت دی جانا ضروری ہوں اور اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی ذاتی معلومات اور مواد جانتے بوجھتے ہوئے مذکورہ شخص کو نقصان پہنچانے کی غرض سے بلا اجازت کسی دوسرے شخص کے حوالے کرتا ہے تو وہ شخص تین سال تک قید اور جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔ بجز اینکہ کہ مذکورہ مجاز آفیسر اور سہولت مہیا کرنے والا شخص عدالت میں یہ ثابت کرے کہ اس کا یہ عمل نیک نیتی پر مشتمل تھا۔

برقی جرائم کے تدارک کے لئے حفاظتی اقدامات:(دفعات 48 تا 49):۔

برقی جرائم سے بچنے کیلئے حفاظی اقدامات کی غرض سے وفاقی حکومت یا مجاز اتھارٹی معلوماتی نظام کے مالکان یا بروقت خدمات مہیا کرنے والے اداروں کیلئے ہدایات جاری کرے گی۔ برقی معلوماتی نظام کا ایسا مالک جو اتھارٹی کی جانب سے اجازت یافتہ نہ ہو اور حکومت کی جانب سے جاری کردہ ہدایات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ قانونِ ھذٰا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا پہلی مرتبہ یہ جرم کرنے پر وہ ایک کروڑ روپے جرمانے تک کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا اور دوبارہ ارتکاب پر چھ ماہ تک قید اور جرمانہ یا پھر دونوں سزاؤں کا سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔ تاہم مذکورہ جرم اگر لائسنس یافتہ شخص سرزد کرے تو وہ لائسنس/اجازت نامے کی شرائط وضوابط سے انحراف کا مرتکب ہوگا اور اس کے خلاف پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن (تنظیمِ نو) ایکٹ مجریہ 1996ء کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ وفاقی حکومت کمپیوٹر سے متعلق ناگہانی صورتحال سے نمٹنے کیلئے ٹیم تشکیل دے گی جو پاکستان میں موجود معلوماتی نظام یا مواد کے اہم بنیادی ڈھانچے کو لاحق خطروں اور ناگہانی حملوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے اقدامات اٹھائے گی۔

بین الاقوامی تعاون:(دفعہ 42):۔

وفاقی حکومت قانونِ ھذٰا کے تحت مجاز اتھارٹی کے ذریعے موصول ہونے والی درخواست پر کسی غیر ملکی حکومت، کسی غیر ملکی ادارے، چوبیس گھنٹے کام کرنے والے نیٹ ورک، کسی بین الاقوامی تنظیم اور دیگر کسی تفتیشی ادارے جو کسی ایسے جرم کی تحقیق کر رہا ہو جو معلوماتی نظام، برقی مواصلات، مواد یا کسی جرم کے متعلق برقی شہادت جمع کرنے کیلئے کام کر رہا ہو کو اپنا مکمل تعاون مہیا کرے گی۔ اسی طرح قانونِ ھذٰا کے تحت کسی جرم کی تفتیش کے دوران اگر وفاقی حکومت کے علم میں کوئی ایسی معلومات جن کے بارے میں یہ سمجھا جائے کہ یہ معلومات کسی دوسرے ملک کی حکومت یا غیر ملکی تنظیم اور ادارے کیلئے کسی جرم کی تفتیش میں مددگار ہوں گی تو وہ قانونِ ھذٰا کے تحت مذکورہ معلومات متعلقہ ملک، ادارے یا تنظیم کو مہیا کر سکتی ہے۔ تاہم وفاقی حکومت معلومات کے تبادلے کے دوران غیر ملکی حکومت یا ادارے یا تنظیم سے یہ تقاضہ کرے گی کہ وہ مذکورہ معلومات کو خفیہ رکھے اور صرف اُسی مقصد کیلئے استعمال کرے جس کیلئے مہیا کی گئی ہیں۔

اسی طرح بین الاقوامی تعاون کی غرض سے وفاقی حکومت مجاز ادارے کے توسط سے باہمی تعاون کی درخواست وصول اور بھیج سکتی ہے اور ایسی درخواستوں کو برائے تعمیل متعلقہ اداروں جو باہمی تعاون کی درخواستوں پر تعمیل کا اختیار رکھتے ہوں، کو بھیجا جائے گا۔

وفاقی حکومت غیر ملکی باہمی تعاون کی درخواستوں کو درج ذیل وجوہات پر رد بھی کر سکتی ہے:۔

(الف) حکومت کو محسوس ہو کہ باہمی تعاون کی اجازت اگر دی گئی تو یہ ملکی تحفظ، سلامتی، امنِ عامہ اور پاکستان کے دیگر عوامی مفادات کیلئے نقصان دہ ہوگی،

(ب) جس جرم میں معاونت مقصود ہے کو وفاقی حکومت سیاسی سمجھتی ہے،

(ج) جب حکومت کے پاس یہ یقین کرنے کی واضح وجوہات ہوں کہ جس شخص کے خلاف یہ معلومات مانگی گئی ہیں اُس کو نسلی، جنسی، مذہبی، قومی، فرقہ وارانہ یا سیاسی تعصب کی بناء پر عتاب کا نشانہ بنایا جا رہا ہے،

(د) درخواست ایسے جرم کے متعلق ہو جس پر درخواست کرنے والی ریاست کا استغاثہ پاکستانی قوانین سے مطابقت نہ رکھتا ہو،

(ر) درکار شدہ معاونت کی فراہمی کیلئے وفاقی حکومت پر لازم ہے کہ کچھ ایسے ضروری اقدامات اٹھائے جو پاکستان کے قوانین اور روایات کے منافی نہ ہوں یا معاملے پر پاکستان میں تفتیش اور استغاثے کی کارروائی کرنا ضروری ہو، یا

(ہ) درکار شدہ معاونت کسی زیرِ تفتیش جرم کی تحقیقات یا آئین کے تحت شہریوں کے تحفظ یافتہ حقوق پر اثر انداز ہوتی ہوں۔

غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کے لئے فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم

پاکستان میں جنسی استحصال کی بہت سی صورتوں میں سے ایک صورت "غیرت کے نام پر قتل" بھی ہے۔ مُلک میں آئے دن ایسے واقعات منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں جن میں مظلوم عورتوں کو فرسودہ روایات اور رسموں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ روایات ملک کے ہر حصے میں کسی نہ کسی طور رائج ہیں اور ان کے خاتمے کے لئے حکومتی سطح پر کی جانے والی تمام کوششوں کے باوجود خواتین کے ونی، کاروکاری اور غیرت کے نام پر قتل کے واقعات رونما ہورہے ہیں۔ پاکستان کے فوجداری قوانین غیرت کے نام پر قتل یا زبردستی کی شادی وغیرہ کو تعزیری جرم قرار دیتے ہیں اور اِن جرائم کی خاطر خواہ سزائیں بھی فوجداری قوانین میں درج ہیں۔

فوجداری قوانین کی بنیاد چونکہ شریعت میں طے کردہ اصولوں پر رکھی گئی ہے لہٰذا اِن قوانین میں "صلح" اور "عفو" کے تصوّرات بھی شامل ہیں جن کے تحت جرائم میں مجرم اور مقتول کے لواحقین یا ضرر رسیدہ افراد کے مابین مصالحت کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ تاہم اکثر اس قانونی حق کو "غیرت کے نام پر قتل" ہونے والے مقتول کے ولی قاتل کو قانون کی گرفت سے بچانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان کی اعلیٰ عدالتیں اِس مسئلے کی بارہا نشاندہی کر چکی ہیں کہ ولی کی جانب سے جرم کی معافی دیئے جانے کے بعد عورت کا قتل ناحق ہو جاتا ہے۔ آئینِ پاکستان مجریہ 1973ء کی رُو سے ریاست تمام شہریوں کے جان و مال کی محافظ ہے لہٰذا کسی شخص کو اس کی جان سے محروم کئے جانے کا مطلب براہِ راست ریاست کے خلاف جرم کا ارتکاب ہے لہٰذا حکومتِ پاکستان نے غیرت کے نام پر قتل کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان واقعات میں ولی کو حاصل صلح کے حق کے ناجائز استعمال اور خون بہاء کے عوض معافی دینے کے واقعات پر قابو پانے کی غرض سے اصطلاح "فساد فی الارض" کو فوجداری قوانین میں متعارف کروایا ہے۔ حکومتِ پاکستان نے مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء اور مجموعۂ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں غیرت کے نام پر قتل کے سدِ باب کے لئے فوجداری قوانین (ترمیمی) قانون مجریہ 2016ء کے تحت ضروری ترامیم کی ہیں جن کی رُو سے مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کے باب نمبر 36 جو انسانی جسم اور زندگی کو متاثر کرنے والے جرائم سے متعلق ہے میں بذریعہ ترمیم "فساد فی الارض" کی اصطلاح کا اضافہ کیا گیا ہے، جس کے مطابق کسی مجرم کا سابقہ طرزِ عمل یا یہ کہ وہ پہلے بھی سزا یافتہ ہو یا اُس نے اس سفاکانہ اور تشدد پسندانہ انداز میں جرم کا ارتکاب کیا ہو جو عمومی وجدان کے لئے اشتعال انگیز ہو یا مجرم، عوام کے لئے ممکنہ طور پر خطرناک ہو یا

پھر مذکورہ جرم غیرت کے نام پر سرزد کیا گیا ہوتو وہ جرم "فساد فی الارض" کے زمرے میں آئے گا۔(دفعہ 299/ee مجموعہٗ تعزیراتِ پاکستان)

قتلِ عمد:۔

مجموعہٗ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 302 قتلِ عمد کی سزا تجویز کرتا ہے جس کے مطابق " قتل کے جرم کی سزا بطور قصاص سزائے موت" ہے؛ یا (ب) تعزیر کی رُو سے یہ سزا سزائے موت یا عمر قید ہوسکتی ہے؛ (ج) اگر جرم پر اسلامی تعلیمات کے مطابق قصاص کی سزا لاگو نہ ہوتی ہو تو جرم کی سزا 25 برس قید ہوگی، تاہم فوجداری قانون کی حالیہ ترمیم مجریہ 2016ء کے تحت دفعہ 302 میں ایک شرط کا اضافہ کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ اگر قتل کے جرم کے ارتکاب پر "فساد فی الارض" کے اصول کا اطلاق ہوتا ہو تو مذکورہ جرم پر 25 برس قید کی سزا والی شرط کا اطلاق نہ ہوگا اور مجرم کو قصاص یا پھر تعزیر کے تحت ہی سزاوار ٹھہرایا جائے گا۔(دفعہ 302 مقررہ شرط، مجموعہٗ تعزیراتِ پاکستان)۔

حقِ قصاص کے استعمال پر چھوٹ:(دفعہ 309):۔

مجموعہٗ تعزیراتِ پاکستان میں 2016ء میں ترامیم کے بعد قتلِ عمد کے ارتکاب پر قصاص کے حق کی معافی یا عفو کی دفعہ 309 جو مقتول کے ولی (عاقل و بالغ) کو حق دیتی ہے کہ وہ بلا کسی ہرجانے یا معاوضے کی طلبی کے اپنے قصاص کے حق کو چھوڑ دے لیکن یہ حق ان صورتوں میں نہیں چھوڑا جاسکتا جب ولی حکومتِ وقت ہو یا قصاص کا حق استعمال کرنے والا نابالغ ہو، اس شق میں مزید ایک شرط کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت قرار دیا گیا ہے کہ اگر ارتکاب کردہ جرم پر "فساد فی الارض" کا اصول لاگو ہوتا ہو تو مذکورہ صورت میں حقِ قصاص کے استعمال پر چھوٹ دفعہ 311 میں درج طریقہء کار کے تابع ہوگی۔

قتلِ عمد کے ارتکاب پر صلح (دفعہ 310):۔

مجموعہءتعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 310 قتل کے جرم میں بدلِ صلح یا ولی کے اختیارِ صلح کے متعلق ہے۔ مذکورہ دفعہ میں ترمیم کرکے مزید قرار دیا گیا ہے کہ اگر جرم کے ارتکاب پر "فساد فی الارض" کا اصول لاگو ہوتا ہو تو مذکورہ صورت میں قصاص کا حق استعمال کرتے ہوئے صلح دفعہ 311 میں درج طریقہء کار کے تابع ہوگی۔

قصاص کے حق کی معافی (دفعہ 311):۔

دفعہ 311 دراصل قتلِ عمد کے جرم میں قصاص کے حق کی معافی کے متعلق ہے مجموعہءتعزیراتِ پاکستان میں حالیہ ترامیم کے ذریعہ دفعہ 311 میں بھی ترامیم کی گئی ہیں اور قرار دیا گیا ہے کہ جب تک تمام ولی حقِ قصاص کو معاف نہیں

کرتے اور جرم پر فساد فی الارض کا اصول بھی لاگو ہوتا ہو تو عدالت جرم کی نوعیت حقائق اور حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ایسے مجرم جس کے لیئے قصاص کا حق معاف کیا جا چکا ہو کو تعزیر کے تحت سزائے موت یا عمر قید جو پندرہ برس تک ہو سکتی ہے کی سزا دے سکتی ہے۔(دفعہ 311)

جرائم پر صلح اور معافی (338-E):۔

اسی طرح مجموعہ تعزیرات پاکستان مجریہ 1860ء میں حالیہ ترامیم کے ذریعے قرار دیا گیا ہے کہ قتلِ عمد کے ارتکاب پر صلح اور معافی کے عمل میں جہاں فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو عدالت مقدمے کے حالات و واقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اگر ضروری سمجھے تو مجرم پر تعزیر کے تحت قید کی سزا اور جرمانہ عائد کر سکتی ہے اور اس ضمن میں قتل سے متعلق تمام جرائم میں جہاں صلح اور معافی کا حق موجود ہو وہاں اِن شقات کا اطلاق کیا جائے گا۔

ضابطہء فوجداری میں ترامیم:۔

قانون ھذا کے تحت کی گئی ترامیم کے نتیجے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء کی دفعہ 345 میں بھی ترمیم کی گئی ہے جس کے تحت قتل عمد کے ارتکاب پر مقتول کے وارثان کو صلح کا اختیار مجموعہء تعزیرات کی دفعہ 311 (جس کا تذکرہ اوپر کر دیا گیا ہے) کے تابع کر دیا گیا ہے۔اسی طرح مجموعہء ضابطہء فوجداری کے جدول دوئم میں مجموعہء تعزیرات پاکستان کی دفعہ 311 جو قتل کے جرم میں ولی کی جانب سے بدلِ صلح کے عوض مجرم کو معاف کر دینے کے بعد تعزیر لاگو ہونے کے متعلق ہے میں ترمیم شدہ سزا کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق قصاص کی معافی کے بعد قتل کے مجرم کو تعزیر کے تحت سزائے موت یا عمر قید جو (بطورِ تعزیر) چودہ برس قید تک بڑھ سکتی ہے یا اگر قتل کا ارتکاب غیرت کے نام پر کیا گیا ہو تو عمر قید کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم مجریہ 2016ء

فوجداری ذمہ داری کے تعین میں مختلف عوامل کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن میں عمر، ذہنی کیفیت، کردار، نیت اور موقع محل کو اہمیت حاصل ہے۔ بین الاقوامی قرارداد برائے حقوق اطفال (Convention on the Rights of the Child)1989 کے آرٹیکل 41 کی ذیلی شق (3) تقاضا کرتی ہے کہ تمام ریاستیں قوانین کے ذریعے بچوں کی کم از کم عمر کی حد متعین کریں گی جس حد سے کم عمر بچے کو تعزیری عمل کے ارتکاب پر ذمہ داری سے مستثنیٰ سمجھا جائے۔ پاکستان کا فوجداری قانون بھی تعزیری ذمہ داری کی کم از کم حد متعین کرتا ہے۔ حال ہی میں پاکستان کے فوجداری قوانین میں بچوں کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے چند اہم ترامیم میں عمل میں لائی گئی ہیں۔ فوجداری قانون (دوسری) ترمیم ایکٹ مجریہ 2016ء کے تحت مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء میں ترمیم کرتے ہوئے فوجداری ذمہ داری کے تعین کی کم از کم عمر سات برس سے بڑھا کر دس برس کر دی گئی ہے یعنی "دس برس سے کم عمر بچے سے سرزد فعل "جرم" کے زمرے میں نہیں آئے گا (دفعہ 82)۔ اسی طرح ایسے بچے کا جرم جسکی عمر سات برس سے زائد ہو اور بارہ برس سے کم ہو لیکن وہ ذہنی طور پر پختہ نہ ہو اور اپنے عمل کے نتائج یا نوعیت کا ادراک نہ رکھتا ہو کو مذکورہ ترمیم کے ذریعے فوجداری ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ (دفعہ 83 مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان)

مزید برآں فوجداری قانون (دوسری) ترمیم ایکٹ مجریہ 2016ء کے تحت مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان میں چند دفعات کا اضافہ کیا گیا ہے جن میں سے درج ذیل بچوں سے متعلق جرائم کی سزاؤں کا تعین کرتی ہیں۔

بہکا کر یا ورغلا کر استعمال کرنا Exposure to Seduction(292-A):۔

جو کوئی کسی بچے کو کسی بھی طریقے سے اِس نیت سے اغواء کرے یا ورغلائے کہ اُس بچے کو کسی جنسی عمل میں ملوث کرے گا یا اُس بچے کو فحش یا جنسی طور پر نازیبا عمل میں ملوث دِکھانے کے لئے کوئی مواد، دستاویز، تصویر یا عکس فلمبندی کرے یا کمپیوٹر سے تیار کردہ تصویر جاری کرے یا متذکرہ بالا افعال کرنے کی کوشش کرے گا تو اُس شخص کو کم از کم ایک برس تک کی قید جو سات برس تک بڑھ بھی سکتی ہے یا جرمانہ جو ایک لاکھ روپے سے کم اور پانچ لاکھ روپے سے زائد نہ ہو یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ جرم سرزد کرنے والے شخص کو ضابطہ فوجداری کے تحت بلا وارنٹ گرفتار کیا جا سکتا ہے اور مذکورہ جرم نا قابلِ ضمانت اور نا قابلِ راضی نامہ ہے۔

بچوں سے متعلق فحش مواد (292-B Child Pornography):۔

جو کوئی کسی بچے یا بچے کے والدین یا سربراہ کی رضامندی یا بغیر رضامندی کے کسی بچے یا بچی کی ایسی تصاویر لیتا یا بناتا ہے یا وڈیو فلم بناتا ہے یا کمپیوٹر کے ذریعے تصویر یا فلم بناتا ہے جس میں بچے کو فحش یا نازیبا حرکات وسکنات میں ملوث دکھایا گیا ہو، یا ایسا قابل شناخت تصویری عکس، جو ڈیجیٹل ہو یا کمپیوٹر سے بنایا گیا ہو اور اس میں کسی نابالغ کو فحش یا نازیبا حرکات میں واضح طور پر ملوث دکھایا گیا ہو، یا ایسا تصویری عکس بنایا گیا ہو، اختیار کیا گیا ہو یا ظاہر کیا گیا ہو جس میں ایک قابلِ شناخت نابالغ کو فحش اور جنسی طور پر نازیبا طرزِ عمل میں ملوث دکھایا گیا ہو تو ایسا شخص بچوں کے خلاف فحش نگاری کا مرتکب قرار پائے گا۔ اسی طرح اِس قسم کے فحش مواد کو تیار، کرنا، ترسیل کرنا یا کسی کمپیوٹر ڈسک میں یا کسی دیگر جدید طریقے سے محفوظ رکھنا بھی متذکرہ بالا قانون کے تحت جرم قرار دیا گیا ہے۔

سزا (دفعہ 292-C):۔

بچوں کے متعلق فحش نگاری یا مواد کے استعمال کرنے والے شخص کو کم از کم دو برس قید جو سات برس تک بڑھ سکتی ہے یا جرمانہ جو دو لاکھ روپے سے کم نہ ہو اور سات لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھرایا جائے گا۔ جرم سرزد کرنے والے شخص کو ضابطہ فوجداری کے تحت بغیر وارنٹ گرفتار کیا جاسکتا ہے اور مذکورہ جرم ناقابلِ ضمانت اور ناقابلِ راضی نامہ ہے۔

بچوں کے ساتھ بے رحمی (دفعہ 328-A Cruelty to child):۔

فوجداری قوانین (دوسری) ترامیم کے قانون مجریہ 2016 کے تحت مجموعہ تعزیراتِ پاکستان مجریہ 1860ء میں بچوں کے ساتھ بے رحمی سے پیش آنے کے جرم کو بھی قابلِ تعزیر قرار دیا گیا ہے اور قرار دیا گیا ہے کہ جو کوئی جان بوجھ کر کسی بچے کو جسمانی یا ذہنی طور پر ضرر پہنچانے کی غرض سے اُس کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے، بے رحمی برتتا ہے نظر انداز کرتا ہے یا اکیلا چھوڑ دیتا ہے، اُس شخص کو کم از کم ایک برس تک کی قید جو تین برس تک بڑھ سکتی ہے یا پچیس ہزار روپے جرمانہ جو پچاس ہزار روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھرایا جائے گا۔ جرم سرزد کرنے والے شخص کو ضابطہ فوجداری کے تحت بغیر وارنٹ گرفتار کیا جاسکتا ہے تاہم مذکورہ جرم قابلِ ضمانت اور قابلِ راضی نامہ ہے۔

جنسی تشدد (Sexual Abuse) اور اُس کی سزا (دفعات 377A اور 377B):۔

قانون فوجداری (دوسری ترمیم) مجریہ 2016ء کے تحت مجموعہ تعزیراتِ پاکستان میں جنسی تشدد کے جرم کو بھی شامل کیا گیا ہے اور قرار دیا گیا ہے کہ جو کوئی کسی اٹھارہ (18) برس سے کم عمر کے ساتھ اس کی رضامندی کے بغیر، زبردستی کر کے، طاقت کے استعمال سے، بہلا پھسلا کر، کسی چیز کی لالچ دے کر یا بے جا التفات سے کسی فحش فضول یا جنسی طرزِ عمل کی

طرف راغب کرنے یا ملوث کرنے کا ارتکاب کرے گا یا ایسے کسی عمل کی تقلید یا نمائش کرے گا وہ جنسی تشدد کا مرتکب ٹھرایا جائے گا اور جنسی تشدد کے جرم کے مرتکب شخص کو سات برس تک سزائے قید اور جرمانہ جو پانچ لاکھ روپے سے کم نہ ہو گا یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔ جرم سرزد کرنے والے شخص کو ضابطہء فوجداری کے تحت بغیر وارنٹ گرفتار کیا جاسکتا ہے اور مذکورہ بالا جرم ناقابلِ ضمانت اور ناقابلِ راضی نامہ ہے۔

خیبر پختونخوا غگ کی رسم کے خاتمے کا قانون مجریہ 2013ء

دین اسلام میں شادی جیسے مقدس بندھن کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ پاکستان ایک اِسلامی ریاست ہے، بطور اسلامی ریاست اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو اِس طرح کا ماحول مہیا کرے جس میں وہ ایک محفوظ عائلی اور معاشرتی زندگی گزار سکیں۔ تاہم افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج بھی ہمارے ملک میں کچھ ایسی رسومات پائی جاتی ہیں جو نہ صرف اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں بلکہ معاشرے میں بگاڑ کا باعث ہیں، جیسا کہ ونی، سوارہ اور غگ۔ غگ کی رسم خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں رائج ہے۔ غگ سے مراد ایسی رسم ہے جس میں رشتے سے انکار پر لڑکے والے علاقے میں یہ بات مشہور کر دیتے ہیں کہ فلاں لڑکی کی نسبت اُس کے ساتھ یا فلاں شخص کے ساتھ طے ہو چکی ہے جبکہ اس میں لڑکی یا اُس کے والدین کی مرضی شامل نہیں ہوتی۔ اِس اعلان کا مقصد کسی اور شخص کو اِس لڑکی کا رشتہ مانگنے سے منع کرنا اور شادی میں رکاوٹ ڈالنا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں لڑکی کنواری بیٹھنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اِس طرح کے اعلانات بعض اوقات دشمنی اور خون خرابے کا باعث بھی بنتے ہیں جس کی کسی بھی طور پر نہ تو مذہب اسلام اجازت دیتا ہے اور نہ آئینِ پاکستان۔ پاکستان کا آئین ایک محفوظ عائلی زندگی کی ضمانت دیتا ہے اور ریاست پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ شہریوں کے بنیادی حقوق کا خیال رکھا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے اِس معاملے کی سنگینی کے پیشِ نظر اِس قبیح رسم کے خاتمے کے لیے قانون سازی کی اور خلاف ورزی پر سزا بھی تجویز کی ہے جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

صوبۂ خیبر پختونخوا کے قانون مجریہ 2013ء کی دفعہ 2 (ب) کی رُو سے غگ سے مراد ایسی رسم، رواج یا عمل ہے جس کے ذریعے کوئی شخص بزور طاقت کسی لڑکی کا رشتہ اُس کی یا اس کے والدین یا ولی کی مرضی یا رضامندی کے بغیر خود یا بالواسطہ تحریری یا زبانی طور پر یا کسی اور علامت کے ذریعے لینے کے لیے کسی علاقے میں یا عام لوگوں کے سامنے اس بات کا اعلان کرے کہ فلاں لڑکی کی نسبت اِس کے ساتھ یا کسی اور مخصوص شخص کے ساتھ طے ہو چکی ہے اِس لیے کوئی بھی دوسرا شخص اسکا رشتہ نہیں مانگے گا یا اس کے ساتھ شادی نہیں کرے گا اور اس لڑکی کے والدین اور رشتہ داروں کو ہراساں کرتے ہوئے کسی دوسرے شخص کے ساتھ اس لڑکی کی نسبت طے کرنے سے بھی منع کیا جاتا ہے۔ اس اعلان کا ایک مقصد لڑکی کی شادی میں رکاوٹ ڈالنا بھی ہے۔

غگ رسم کی ممانعت:۔

دفعہ 3 کی رُو سے کوئی بھی شخص کسی عورت کے ساتھ غگ کی رسم کے تحت شادی نہیں کر سکتا۔

سزا:۔

دفعہ 4 کی رُو سے جو کوئی بھی دفعہ 3 کی خلاف ورزی کرے گا یا کرنے پر ابھارے گا تو اسے زیادہ سے زیادہ سات سال اور کم از کم تین سال قید کی سزا اور پانچ لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

تحریض دینا/ابھارنا:۔

دفعہ 5 کی رُو سے اگر کوئی شخص جانتے بوجھتے ہوئے مذکورہ بالا جرم کے ارتکاب میں مدد کرے گا یا کرنے میں سہولت پیدا کرے گا یا اس غرض سے کوئی فعل سرانجام دے گا تو وہ دفعہ 3 کی رُو سے رسمِ غگ کے جرم کا مرتکب ہوگا اور اسے دفعہ 4 کے تحت سزا دی جائے گی۔

اختیارِ سماعت:۔

مذکورہ قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم کی سماعت سیشن عدالت کرے گی۔

ناجائز اسلحہ جمع کرانے کا طریقہ کار

پاکستان میں امن وامان کی صورتحال کو کنٹرول کرنے اور دیگر متعلقہ معاملات وامور کو بہتر بنانے کے لیے ۱۹۹۱ء میں حکومت پاکستان نے ناجائز اسلحہ جمع کرانے کا قانون (The Surrender of Illicit Arms Act, 1991) نافذ کیا ہے۔جس کے تحت لوگوں کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ناجائز اسلحہ پر پابندی عائد کی گئی ہے تاکہ ایسا ناجائز طور پر رکھا جانے والا اسلحہ دہشت گردی جیسے قبیح فعل میں استعمال نہ ہو سکے اور مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں سزائیں تجویز کی گئیں ہیں جنکی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

ناجائز اسلحہ جمع کرانا:۔

مذکورہ قانون کے تحت ایسے اشخاص جن کے قبضہ یا کنٹرول میں کوئی ناجائز اسلحہ ہو وہ ضلعی رابطہ افسر، ڈپٹی ضلع افسر مال یا جس تھانہ کے حدود واختیار میں وہ رہتا ہو انہیں تھانہ کے انچارج افسر یا سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے وفاقی حکومت کی طرف سے مجاز کردہ شخص کے پاس اس ناجائز اسلحہ کو جمع کرائے گا متعلقہ آفسر اسکی وصولی کی رسید دے گا۔

ملک سے باہر ہونے کی صورت میں ناجائز اسلحہ جمع کرانا:۔

ایسا شخص جو کہ مذکورہ قانون کے نفاذ کے وقت ملک سے باہر ہو تو ایسی صورت میں وہ وطن واپسی پر ساٹھ دنوں کے اندر اپنے زیرِ قبضہ یا کنٹرول اسلحہ کو مذکورہ بالا افسران کے پاس جمع کرائے گا۔

سزائیں:۔

کوئی بھی شخص جو مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کرے گا اسے مندرجہ ذیل سزائیں دی جائیں گی۔

(الف) توپ، دھماکہ خیز مواد اور اس کے علاوہ تمام قسم کا اسلحہ، گرینیڈ بم اور گولے جن سے زہریلی یا مضر صحت گیس یا دیگر اس قسم کے کیمیائی مادے خارج ہوتے ہوں تو ایسا ناجائز اسلحہ رکھنے والے شخص کو عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے اور اس کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد بھی ضبط کی جا سکتی ہے۔

(ب) خودکار ہتھیاروں پر مشتمل آتشیں اسلحہ بشمول سب مشین گنیں، خودکار رائفلیں اور مشینی پستول رکھنے پر مجرم کے سابقہ ریکارڈ کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے عمر قید کی سزا یا کم از کم دس سال تک قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔

(ج) رائفلیں، کاربائن، بندوق، شارٹ گنیں، ریوالور پستول اور وہ تمام آلات جن سے آتشیں اسلحہ کی آواز کو خاموش یا مدہم کیا جائے ایسا ناجائز اسلحہ رکھنے کی صورت میں بھی مجرم کے سابقہ ریکارڈ کو مدنظر

رکھتے ہوئے اسے چودہ سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے جو تین سال سے کم نہیں ہوگی۔اسی طرح ایسی سواری جو کہ ناجائز اسلحہ کی بار برداری کے لیے استعمال ہو تو وہ ضبط کر لی جائے گی۔

ناجائز اسلحہ کی تلاش:۔

وفاقی اور صوبائی حکومتیں ناجائز اسلحہ برآمد کرنے کیلئے مہم چلاسکتی ہیں اور اس کیلئے کسی بھی ادارے سے مدد طلب کر سکتی ہیں۔

ناجائز اسلحہ کی کامیاب برآمدگی پر انعام:۔

ایسا شخص جو ناجائز اسلحہ کی اطلاع فراہم کرے اور اس کی اطلاع پر کامیاب برآمدگی عمل میں آئے تو ایسی صورت میں وفاقی یا صوبائی حکومت جسے بھی اطلاع دی گئی ہو اطلاع دینے والے شخص کو برآمد شدہ ناجائز اسلحہ کی تعداد کی بنیاد پر انعام دے گی۔

صوتی نظام کے بے جا استعمال کی ممانعت

ماحولیاتی آلودگی میں روز افزوں اضافے کی ایک وجہ معاشرے میں بڑھتا ہوا شور شرابا بھی ہے۔ یہ شور روزانہ سڑکوں پر چلنے والی بے ہنگم ٹریفک، لاؤڈ اسپیکر اور صوتی آلات کے استعمال کے بے جا استعمال کے باعث بھی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ان صوتی آلات یعنی لاؤڈ اسپیکرز، میگا فون اور دیگر آلات کے ذریعے دہشت گردی اور فرقہ واریت کو بھی بڑھاوا ملا ہے یعنی شر پسند عناصر نفرت انگیز تقاریر اور بیانات کی تشہیر کے لیے ان آلات کا استعمال کرتے ہیں جس سے عوام میں بے چینی اور سراسیمگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ تقاریر عوامی جذبات کو بھکا کر دنگا فساد اور مذہبی و فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ لہٰذا حکومتِ سندھ اور حکومت پنجاب نے **"صوتی نظام کے بے جا استعمال کے تدارک کا قانون"** نافذ کیا ہے۔ اِن قوانین کے نفاذ کا مقصد لاؤڈ اسپیکرز کے ناجائز اور متنازع استعمال کو روکنا ہے جو کہ نقضِ امن عامہ کا موجب ہو یا فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی کو ہوا دے۔

ساؤنڈ سسٹم کے استعمال پر پابندی (دفعہ ۳):۔

متذکرہ بالا قوانین کی دفعہ 3 کے تحت کسی بھی شخص کے لیے ایسے ساؤنڈ سسٹم کا استعمال یا اس میں معاونت فراہم کرنا ممنوع ہے جس کی وجہ سے علاقے میں بے وجہ اور غیر ضروری شور پیدا ہو جو ناراضگی، غصے، اشتعال انگیزی، جذبات مجروح کرنے یا صحتِ عامہ، امنِ عامہ اور تحفظِ عامہ میں خلل کا باعث بنے۔ علاوہ ازیں قوانینِ ھٰذا کی رُو سے کوئی بھی شخص ایسے ساؤنڈ سسٹم کا استعمال نہیں کر سکتا جو اِن مجوزہ خصوصیات کا حامل نہ ہو جن کا تعین صوبائی حکومتیں وقتاً فوقتاً بذریعہ نوٹیفکیشن کریں گی۔

ساؤنڈ سسٹم کے استعمال کے قواعد (دفعہ ۴):۔

کسی بھی شخص کے لیے صوتی نظام کو درج ذیل طریقوں سے استعمال کرنے، کیے جانے یا استعمال کرنے کی کوشش کرنے کی ممانعت ہے؛

(الف) کسی عوامی جگہ پر اس طرح استعمال کرنا کہ اس سے علاقے کے مکینوں کو نقصان پہنچے یا ان لوگوں میں غم و غصہ پیدا ہو؛

(ب) درج ذیل علاقوں یا جگہوں میں بھی صوتی نظام کے استعمال کی ممانعت ہے۔

(i) عبادت گاہوں میں جب یہ عبادت میں خلل کا باعث بنے؛

(ii) ایسی جگہ پر جہاں ہسپتال میں داخل مریضوں کو دن رات طبی سہولیات مہیا کی جاتی ہوں (جبکہ صوتی نظام کا استعمال ان کے آرام میں خلل کا باعث ہو)؛

(iii) کسی تعلیمی ادارے، عدالت یا ہسپتال جہاں مریض داخل ہوں یا کسی دیگر ادارے کے دفاتر میں دورانِ اوقاتِ کار زیادہ آواز میں یا اس طرح استعمال کیا جائے کہ صوتی نظام کے استعمال سے ادارے کی کارکردگی میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو؛

(iv) کسی گھر یا ایسی جگہ پر جسے انسانی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو؛

(ج) کسی عبادت گاہ میں صوتی نظام کو اس قدر آواز کے ساتھ استعمال کیا جانا کہ مذکورہ عبادت گاہ کی چار دیواری سے دس گز تک کے فاصلے پر اس کی آواز سنائی دے؛ یا

(د) کسی عوامی یا نجی جگہ پر فرقہ وارانہ اور کسی دوسری قسم کے متنازعہ بیانات دینے کے لیے اس کا استعمال کرنا کہ اگر وہ بیانات مذکورہ جگہ کی حدود یا احاطے سے باہر سنے جائیں تو اُن سے نقصِ امن پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

مستثنیات: (دفعہ (2)4):۔

تاہم صوتی نظام کے ممنوعہ استعمال پر دفعہ (3) کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت عائد پابندی کی چند مستثنیات بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں؛

(1) عبادت گاہوں / مساجد میں برائے اذان، خطبۂ جمعہ، خطباتِ عیدین یا اعلانات برائے فوتیدگی اور افراد یا اشیاء کی گمشدگی کے اعلانات کے لیے بیرونی صوتی نظام کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(2) کسی عوامی جگہ پر معقول اوقات میں حکومت یا حکومت کے مجاز نمائندہ کی اجازت سے صوتی نظام استعمال کیا جا سکتا ہے تاہم صوتی نظام کا استعمال اجازت نامے میں درج شرائط کے تابع ہوگا۔

جائزہ / جانچ پڑتال (دفعہ 5):۔

مقامی تھانے کے انچارج آفیسر کو اختیار حاصل ہے کہ مجوزہ باقاعدہ وقفوں سے ہر عبادت گاہ / مسجد وغیرہ میں نصب صوتی نظام / ساؤنڈ سسٹم کا جائزہ لے تاکہ قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔ مذکورہ جانچ پڑتال کا مجوزہ طریقے سے ریکارڈ بھی رکھا جائے گا۔

سزا (دفعہ 6):۔

صوتی نظام کے استعمال پر عائد پابندی یا قواعد سے انحراف کرنے والے اشخاص چھ ماہ تک کی قید یا پچیس ہزار روپے سے پچاس ہزار روپے تک جرمانے کے مستوجب ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔

تحویل وضبطی:۔

قوانینِ ھذا کے تحت معاون سب انسپکٹر کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اُس صوتی نظام کو اپنے قبضہ میں لے جس کی بابت شُبہ ہو کہ وہ قوانینِ ھذا کے تحت جرم کے ارتکاب میں استعمال کیا گیا ہے۔اسی طرح مقدمے کی کارروائی کے دوران عدالت بھی صوتی نظام اور اُن آلات کی ضبطی کا حکم دے سکتی ہے جو قانونِ ھذا کے تحت جرم کے ارتکاب میں استعمال ہوئے ہوں۔

قابلِ راضی نامہ جرم:۔

پنجاب میں رائج صوتی نظام کے استعمال کے قانون مجریہ 2015ء کی دفعہ 9 قانونِ ھذا کے تحت ارتکاب کردہ جرائم کو قابلِ مصالحت قرار دیتی ہے۔ مذکورہ شق کے مطابق حکومت یا حکومت کے مجاز افسر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ مقدمے کے دوران کسی بھی مرحلے پر پچیس ہزار روپے تک جرمانے کی ادائیگی کے عوض جرم میں راضی نامہ کر لے تاہم اگر مجرم قانونِ ھذا کے تحت پہلے ہی سزا یافتہ ہو تو دوبارہ ارتکاب پر جرم قابلِ راضی نامہ نہ ہوگا۔

پاکستان میں جنگلی حیوانات ونباتات کی تجارت کوکنٹرول کرنے کا قانون مجریہ 2012ء

اقوام متحدہ نے ان جنگلی حیوانات ونباتات کی بین الاقوامی تجارت کوکنٹرول کرنے کے لئے چند قواعد وضوابط وضع کیئے ہیں جنگلی نسلی حیات خطرے سے دوچار ہے چونکہ پاکستان اقوام متحدہ کی مذکورہ قرارداد کا تائید کنندہ ہونے کے ناطے مذکورہ کنونشن کے تحت تشکیل دیئے گئے قواعد وضوابط کی پاسداری کرنے کا پابند ہے لہٰذا مذکورہ کنونشن کی شقات کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے وفاقی حکومت نے پاکستان میں جنگلی حیوانات ونباتات کی تجارت کوکنٹرول کرنے کا قانون مجریہ 2012ء نافذ کیا ہے۔

مذکورہ قانون کی چند اہم شقات درج ذیل ہیں۔

جنگلی حیوانات ونباتات کی درآمد وبرآمد پر قدغن:۔

مذکورہ قانون کے تحت ان حیوانات ونباتات کی غیر قانونی تجارت پر پابندی عائد کی گئی ہے جنکی نسلی بقاء خطرے میں ہے اور مستقبل قریب میں ان کی نسل ناپید ہونے کا خطرہ ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت کنونشن کے ملحق میں مذکورہ جاندار اشیاء کی درآمد وبرآمد ممنوع ہے جب تک کہ ان کی درآمد یا برآمد کیلئے مذکورہ قانون کے تحت مجوزہ طریقے سے اجازت نامہ نہ حاصل کرلیا گیا ہواور ان کی درآمد وبرآمد باقاعدہ کسٹم پورٹ کے ذریعے نہ ہو۔

مذکورہ قانون کے تحت جوشخص کوئی ایسا عمل کرے گا جوکہ اس قانون کے تحت ممنوع ہے یا ایسا عمل کرنے والے کی مدد کرے گا اسے وہی سزا دی جائے گی جوکہ جرم کی سزا ہے۔اسی طرح جوکوئی شخص جعلی اجازت نامہ رکھے گا یا پیش کرے گا یا استعمال کرے گا تو وہ قانون ھذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔ اگر کوئی کمپنی قانون ھذا کے تحت جرم کا ارتکاب کرے اور یہ ثابت ہو جائے کہ کمپنی کا کوئی ڈائریکٹر،مینیجر یا سیکریٹری یا کوئی اور عہدیدار دانستہ یا غیر دانستہ طور پر جرم میں ملوث رہا ہے تو کمپنی کے ساتھ ساتھ وہ شخص بھی سزا کا مرتکب قرار پائے گا۔

سزا:۔

جوکوئی بھی قانون ھذا کی دفعات کی خلاف ورزی کرے یا قانون کے نفاذ میں دخل اندازی کرے یا کسی درخواست یا کارروائی میں مخل ہو یا، دھوکہ دہی سے اصل حقائق چھپائے یا غلط معلومات دے یا حقائق چھپانے والے کا ساتھ دے وہ کم سے کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دو سال تک کی سزائے قید اور جرمانے کا مستوجب ہوگا جوکہ پانچ لاکھ سے کم اور دس لاکھ سے زیادہ نہ ہوگا۔کوئی بھی عدالت مذکورہ قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرم کی سماعت اس وقت کرے گی جب اسے متعلقہ محکمہ کے مجاز افسر یا وفاقی حکومت کے مقرر کردہ افسر کی جانب سے تحریری شکایت موصول ہوگی۔

پاکستان سے برآمد:۔

پاکستان سے کسی ایسے حیوانات وغیرہ کی برآمد کیلئے جن کی نسلی بقاء خطرے سے دوچار ہو باقاعدہ اجازت نامہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ برآمد کا اجازت نامہ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترنا ضروری ہے:۔

(الف) سائنٹیفک اتھارٹی کی رائے کے مطابق ان حیوانات کی برآمد سے اس خاص حیوان یا دوسرے جنگلی حیوانات ونباتات کی بقاء خطرے سے دوچار نہ ہوتی ہو۔

(ب) انتظامی اتھارٹی نے اطمینان کرلیا ہو کہ برآمد، پاکستان میں جنگلی حیوانات ونباتات کی تجارت کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کی جارہی۔

(ج) انتظامی اتھارٹی نے اطمینان کرلیا ہو کہ ایسے حیوانات کو بھجوانے کا ایسا بندوبست کرلیا گیا ہے کہ ان کی زندگی کو برآمد کے دوران کوئی خطرہ نہیں اور دورانِ سفر انہیں کسی قسم کا کوئی جسمانی نقصان، پہنچنے یا بیہمانہ سلوک کیئے جانے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

(د) انتظامی اتھارٹی مطمئن ہو کہ جس ملک یا ریاست میں ایسے حیوانات وغیرہ کو درآمد کیا جانا مقصود ہے وہاں کی مجاز اتھارٹی سے درآمد کا اجازت نامہ یا عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا گیا ہے۔

پاکستان میں درآمد:۔

اسی طرح ایسے جنگلی نباتات یا حیوانات پاکستان میں درآمد کرتے ہوئے درج ذیل لوازمات پورے کرنے ضروری ہیں۔

(الف) برآمد کنندہ ملک کی مجاز اتھارٹی سے برآمد کا اجازت نامہ حاصل کرنا۔

(ب) انتظامی اتھارٹی سے جاری کردہ درآمدی یا عدم اعتراض سرٹیفکیٹ حاصل کرنا۔

مزید برآں درآمدی پرمٹ کے اجراء کیلئے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا کیا جانا ضروری ہے۔

(الف) سائنٹیفک اتھارٹی کی تجویز کے مطابق مطلوبہ حیوانات کی درآمد ان کی نسل کی بقاء کے لئے خطرناک نہ ہو یا اس درآمد سے کسی اور جانور کی نسل کے ختم ہونے کا کوئی خطرہ نہ ہو۔

(ب) سائنٹیفک اتھارٹی مطمئن ہو کہ جو کوئی بھی مطلوبہ حیوانات کی برآمد کررہا ہے اسکے پاس ان کو رکھنے اور اسکی حفاظت کے مناسب انتظامات موجود ہیں۔

(ج) انتظامی اتھارٹی مطمئن ہو کہ برآمد کردہ حیوانات کو کمرشل استعمال کے لئے نہیں منگوایا گیا ہے۔

اُن ریاستوں سے درآمد و برآمد جو اقوام متحدہ کے کنونشن کی تائید کنندہ نہ ہوں:۔

جب پاکستان میں درآمد یا برآمد ان ریاستوں کے ساتھ کی جارہی ہو جو کہ اقوام متحدہ کی مذکورہ بالا کنونشن کی تائید کنندہ نہ ہوں تو اس مقصد کے لئے مذکورہ ریاست کی مجاز اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ دستاویزات جو کہ اقوام متحدہ کے کنونشن کے تحت تجویز کردہ دستاویزات سے مماثل ہوں، اجازت نامہ یا سرٹیفکیٹ کے طور پر انتظامی اتھارٹی کو قابل قبول ہوں گے۔

انتظامی اتھارٹی:۔

وفاقی حکومت بذریعہ نوٹیفیکیشن انتظامی اتھارٹی کا تقرر کرے گی جس میں کم از کم ایک نمائندہ ہر صوبے اور صوبہ گلگت بلتستان سے شامل کیا جائے گا۔اسی طرح وفاقی حکومت انتظامی اتھارٹی کی سفارش پر ضرورت کے مطابق ایک یا دو سائنٹیفک اتھارٹیز کے قیام کی اجازت دے گی جو کہ ایسے حیوانات پر اپنی ماہرانہ رائے اور تجاویز دینے کی مجاز ہوگی۔البتہ مذکورہ کنونشن سے متعلق معاملات میں حتمی فیصلہ مجاز اتھارٹی کا ہی متصور ہوگا۔

غیر قانونی طور پر برآمد کئے گئے حیوانات کی ضبطی اور واپسی:۔

جن حیوانات کی درآمد یا برآمد غیر قانونی طور پر کی جاتی ہے انکی بابت وفاقی حکومت کو اختیار ہے کہ مجاز اتھارٹی ان کو بحقِ سرکار ضبط کرے اور اگر چاہے تو مذکورہ حیوانات کو واپس اس ریاست میں بھجوا دے جہاں سے وہ درآمد کئے گئے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی ایسا حیوان جس کی نسلی بقاء خطرے میں ہے کو کوئی شخص بغیر قانونی اجازت نامہ کے اپنے قبضے میں رکھتا ہے تو حکومت کو اختیار ہے کہ وہ مذکورہ حیوان کو بحقِ سرکار ضبط کر لے اور اس شخص کو قانون ھٰذا کے مطابق قرارِ واقعی سزا دی جائے گی۔

حیوانات اور پودے حکومت کی ملکیت متصور ہونگے:۔

قانون ھٰذا کے تحت وہ تمام نباتات وحیوانات جن کی تجارت ممنوع ہے اور جنہیں حکومت نے ان کی غیر قانونی تجارت کی وجہ سے بحقِ سرکار ضبط کیا ہے وہ وفاقی یا صوبائی حکومت کی ملکیت ہی متصور ہونگے اور جو شخص کسی بھی طریقے سے اگر انہیں حاصل کرتا ہے یا قبضے میں رکھتا ہے اس پر لازم ہے کہ قبضے میں لئے جانے کے اڑتالیس گھنٹے کے اندر انہیں حکومت یا حکومت کی جانب سے مقرر کردہ مجاز شخص کے حوالے کردے۔کوئی بھی شخص انتظامی اتھارٹی یا مقرر کردہ اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی سرکاری املاک کو اپنے قبضے یا تحویل میں نہیں رکھ سکتا نہ ہی اسے کسی دوسرے شخص کو ہبہ یا بیع یا کسی اور طریقے سے منتقل کرسکتا ہے اور نہ ہی ان کو تباہ یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔

حفاظتی انتظامات:۔

انتظامی اتھارٹی اس قانون کے تحت ضبط شدہ جنگلی نباتات یا حیوانات کو محفوظ جگہ پر رکھنے اور انہیں کھلانے پلانے کے مناسب انتظامات کرے گی تا کہ ان کی مناسب دیکھ بھال ہو اور انہیں حفاظت سے رکھا جا سکے،نقصان یا خرابیِ صحت سے بچایا جاسکے یا انکے ساتھ کوئی بہیمانہ سلوک نہ روا رکھا جا سکے۔

زنا بالجبر سے متعلق جرائم کی بابت فوجداری قوانین میں کی گئی ترامیم

مستحکم فوجداری نظامِ انصاف کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اِس ضمن میں مفید قوانین، مستعد انتظامیہ اور شفاف نِظام انصاف اہم ہیں۔ مُلک میں رائج فوجداری قوانین گو برطانوی دور کی اختراع ہیں تاہم اِن قوانین میں وقتاً فوقتاً ضروری ترامیم کرکے اِن قوانین کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے اور گھناؤنے اور خطرناک جرائم کے تدارک کی غرض سے قوانین اور سزاوؤں میں ضروری تبدیلیاں عمل میں لائی جاتی رہی ہیں تاکہ معاشرے میں جرائم کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پایا جاسکے اور گھناؤنے جرائم کے مرتکب مجرمان کو قرارِ واقعی سزا دِلوائی جاسکے۔ اِس ضمن میں حکومت نے 2006ء میں مجموعۂ ضابطۂ فوجداری قانونِ شہادت آرڈر مجریہ 1984ء اور مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (ت پ) میں فوجداری ترامیم (بابت زنا بالجبر اور متعلقہ جرائم) کا قانون مجریہ 2006ء Criminal Law Amendment (Offence Relating to Rape) Act, 2006, کے ذریعے چند اہم ترامیم کی ہیں جن میں زنا بالجبر جیسے گھناؤنے جرم کی جدید تقاضوں کے مطابق تفتیش کے حوالے سے ترامیم بھی شامل ہیں۔ جن کا نفاذ زنا بالجبر جیسے گھناؤنے جرم کی درست سمت میں تحقیق و تفتیش اور ضرر رسیدہ خاتون کی دادرسی کرتے ہوئے مجرم کو کیفرِ کردار تک پہنچانے میں انتہائی مدد و معاون ثابت ہوگا۔ مذکورہ ترامیم کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے۔

سزا میں تخفیف کی ممانعت (دفعہ 55 ت پ):۔

فوجداری ترامیم (بابتِ زنا بالجبر اور متعلقہ جرائم) کے قانون مجریہ 2006ء کے تحت مجموعہ تعزیراتِ پاکستان کی متعلقہ شق جو مجرمان کی سزا میں تخفیف یا سزائے عمر قید کے متعلق ہے میں ترمیم کرکے ایک مزید شرط کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت ایسا شخص جسے خواتین پر مجرمانہ حملے اور دست اندازی (دفعہ 354-A ت پ)، زنا بالجبر (دفعہ 376 ت پ)، زنا بالجبر کا شکار خاتون کی شناخت ظاہر کرنے (دفعہ 376-A) یا جنسی تشدد (377-B اور 377-A) کی سزا کا مستحق ٹھہرایا گیا ہو یا کسی ایسے جرم میں سزاوار ٹھہرایا گیا ہو جس پر ''فساد فی الارض'' کا اطلاق ہوتا ہو تو ایسے مجرم کی سزا میں تخفیف نہیں کی جائے گی۔

کسی شخص کو نقصان پہنچانے کی نیت سے سرکاری ملازم کی قانون سے نافرمانی (دفعہ 166 ت پ):۔

فوجداری مقدمات میں ملوث ملزمان کی اکثریت مقدمہ کی ناقص تفتیش یا عدالتوں میں مقدمات کی مناسب پیروی نہ ہونے کی وجہ سے بری ہو جاتے ہیں لہٰذا اس کا سدِ باب کرنے کے لیئے تعزیراتِ پاکستان میں ایک نئی شق کا

اضافہ کیا گیا جس کے مطابق جان بوجھ کر ناقص تفتیش یا عدالت میں مقدمات کی پیروی میں غفلت برتنے کے مرتکب افسران کو تین سال تک کی سزا دی جاسکتی ہے۔

سرکاری فرائض کی سرانجام دہی کے دوران کارِ سرکار میں مداخلت (دفعہ 186 ت پ):۔

جرائم کی شفاف اور غیر جانبدار تفتیش کو یقینی بنانے کے لئے مجموعہء تعزیراتِ پاکستان کی شق (186) جس کے تحت سرکاری افسر یا پولیس کے فرائض کی سرانجام دہی کے دوران رکاوٹ پیدا کرنا یا کارِ سرکار میں مداخلت کرنا قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے، میں ترمیم کر کے ایک مزید شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت قرار دیا گیا ہے کہ اگر کوئی سرکاری افسر جان بوجھ کر کسی جرم کی تحقیق و تفتیش یا استغاثہ کی کارروائی پر اثر انداز ہوتا ہے، تفتیش کا رُخ غلط جانب موڑتا ہے یا حقائق میں تحریف کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی جرم کی بابت جھوٹی یا ناقص رپورٹ پیش کرتا ہے تو تعزیراتِ پاکستان کے تحت وہ تین برس تک سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

زنا بالجبر کی سزا (دفعہ 376 ت پ):۔

مجموعہء تعزیراتِ پاکستان زنا بالجبر کے جرم کی سزا سزائے موت یا سزائے قید جس کی مدت کم سے کم دس برس اور پچیس برس سے زائد نہ ہو اور جرمانہ تجویز کرتا ہے لیکن زنا بالجبر کا ارتکاب کرنے والے بسا اوقات مجبور و بے کس شکار کو بہیمانہ تشدد کا نشانہ بھی بناتے ہیں جس کے نتیجے میں ظلم کا شکار ہونے والی خاتون/لڑکی اِس درندگی کی تاب نہ لاتے ہوئے زندگی کی بازی ہار جاتی ہے یا پھر عمر بھر کے لیئے معذور ہو جاتی ہے ایسے افراد کو عبرت ناک سزا دلوانے اور اجتماعی زیادتی اور کمسن بچیوں سے زیادتی کا ارتکاب کرنے والے مجرمان کو قرارِ واقعی سزا دِلوانے کی غرض سے مجموعہء تعزیراتِ پاکستان کی متعلقہ دفعہ میں چند مزید شقات کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے مطابق جو کوئی بھی زنا بالجبر، غیر فطری جنسی جرم یا جنسی تشدد کا ارتکاب کرنے کے ساتھ زیادتی کا شکار ہونے والی خاتون/لڑکی کو ایسا جسمانی ضرر بھی پہنچاتا ہے جو مجموعہء تعزیراتِ پاکستان کی شقات کے تحت اتلافِ عضو (دفعہ 333 ت پ)، اتلافِ صلاحیتِ عضو (دفعہ 335 ت پ)، شجہء منعقلہ جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے (IV)(3)-337 ت پ)، شجہء آمہ کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جانا یا زخم دماغ کی جھلی کو چُھو جائے (V)(3)337 ت پ) یا شجہء دامیہ جب کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور زخم دماغ کی جھلی کو متاثر کرے (دفعہ (VI)(3)337 ت پ) یا دھڑ یا پیٹ پر گہرا زخم دے یعنی جائفہ (337.C ت پ) یا غیر جائفہ زخم جس میں ہڈی ٹوٹ جائے لیکن اپنی جگہ سے نہ ہٹے ((337-F(v) ت پ) یا پھر ایسا زخم جس میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے ہٹ جائے ((337-F(v) ت پ) کا ارتکاب کرے گا اُس کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا (376-1A ت پ)۔

اجتماعی زیادتی ((2)376ت پ):۔

اسی طرح اگر زنا بالجبر دو یا دو سے زیادہ افراد نے مشترکہ نیتِ مجرمانہ کے تحت سرزد کیا ہو تو تمام مجرمان کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

کمسن اور معذور سے زیادتی (دفعہ (3)376ت پ):۔

زنا بالجبر کے رائج قانون میں ترمیم کر کے کسی نابالغ کمسن یا ذہنی یا جسمانی طور پر معذور کو زیادتی کا نشانہ بنانے والے کے لیئے بھی سزا تجویز کی گئی ہے اور ایسا کرنے والے شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

سرکاری عہدے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے زیادتی کا ارتکاب (دفعہ 4-376ت پ):۔

جو کوئی بھی اپنے سرکاری عہدے یا رُتبے کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے زیادتی / زنا بالجبر کا ارتکاب کرے گا بشمول پولیس افسر، میڈیکل افسر یا جیلر ہو اُسے سزائے موت یا عمر قید کی سزا اور جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

زنا بالجبر کا شکار ہونے والی کی شناخت ظاہر کرنا (دفعہ (الف)376-A ت پ):۔

جو کوئی بھی ایسی خاتون جو مجرمانہ حملے اور دست اندازی، زنا بالجبر یا جنسی تشدد کا شکار ہو چکی ہو، کی شناختی اور ذاتی معلومات عام شائع کرے گا یا شائع کرنے کی کوشش کرے گا اُسے تین برس تک قید اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔ تاہم درجِ ذیل صورتوں میں جاری کردہ معلومات قابلِ سزا نہیں ہے:۔

(ا) جب یہ معلومات متعلقہ پولیس آفیسر یا تھانے کے انچارج کے تحریری حُکم کی رُو سے جرم کی درست انداز میں تفتیش کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ جاری / شائع کی گئی ہوں؛ یا

(ب) عدالت کے حکم کے تحت جاری کی جائیں؛ یا

(ج) متاثرہ شخص / خاتون کی تحریری رضامندی کے بعد جاری کی جائیں؛ یا

(د) اگر متاثرہ شخص یا خاتون نابالغ ہو، جسمانی یا ذہنی معذور ہو یا جہانِ فانی سے کوچ کر چکا ہو تو اُس کے حقیقی و قانونی ولی کی رضامندی سے شائع کی گئی ہوں۔ تاہم قانونی جرائد میں شائع ہونے والے عدالتِ عظمیٰ، عدالت ہائے عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں میں اِن معلومات کی اشاعت مجموعہءتعزیراتِ پاکستان کے تحت جرم تصور نہ ہوگا۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں کی گئی ترامیم:۔

فوجداری ترامیم (بابت زنا بالجبر اور متعلقہ جرائم) کے تحت ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں بھی چند اہم ترامیم عمل میں لائی گئیں ہیں جو بلاشبہ زنا بالجبر کے جرائم کی مؤثر تحقیق و تفتیش میں اہم ثابت ہونگی۔ اِن ترامیم کا تذکرہ بھی ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

زنا بالجبر کے مجرم کا طبی ماہر سے معائنہ / تجزیہ (دفعہ A-53 ضابطہ فوجداری):۔

متذکرہ بالا ترامیم کے تحت مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ایک نئی شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت زنا بالجبر کے مجرم کے طبی معائنے اور تجزیے کے لیئے طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ جس کے تحت جب کوئی ملزم زنا بالجبر، غیر فطری جرم یا جنسی تشدد کے ارتکاب یا اِن جرائم کے ارتکاب کی کوشش کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہو اور اِس امر کے قوی امکانات ہوں کہ اگر گرفتار شخص کا طبی معائنہ ہو جائے تو وہ جرم کی تفتیش میں اہم شہادت ثابت ہوگا تو ایسے مجرم کا رجسٹرڈ طبی ماہر جو کسی سرکاری مقامی ہسپتال کا ملازم ہو سے ضروری طبی معائنہ کروایا جائے گا۔ مذکورہ طبی ماہر جو زنا بالجبر کے ملزم کا معائنہ کرے گا پر لازم ہے کہ وہ بلا تاخیر طبی معائنے کے متعلق رپورٹ مرتب کرے جس میں درج ذیل کوائف تحریر ہوں:۔

(ا) ملزم اور اُس شخص کا نام و پتہ جو ملزم کو تجزیے کے لیئے لے کر آیا؛

(ب) ملزم کی عمر؛

(د) ڈی این اے ٹیسٹ کے حاصل کیئے گئے نمونہ جات کی تفصیل؛ اور

(ر) دیگر مواد کے متعلق معلومات کی مفصل تفصیل

مذکورہ رپورٹ میں تجزیے سے اخذ کردہ ہر نتیجے کی وجہ / دلیل ضرور درج کی جانی چاہیئے۔ مزید برآں طبی معائنہ مکمل کیئے جانے کا درست وقت رپورٹ پر ضرور درج کیا جانا چاہیئے۔ رجسٹرڈ طبی ماہر پر لازم ہے کہ وہ بلا وقت ضائع کیئے طبی معائنے کی رپورٹ متعلقہ تفتیشی آفیسر کو بھیجے جو اِس رپورٹ کو استغاثہ کے ذریعے مجسٹریٹ کے رُوبرو پیش کرے گا۔

ابتدائی اطلاعی معلومات بابت مقدمہ (دفعہ 154 ضابطہ فوجداری):۔

ضابطہ فوجداری میں متذکرہ ترامیم کے ذریعے وقوعے کی ابتدائی معلومات یعنی ایف آئی آر کا اندراج کرنے کی متعلقہ شق میں ایک مزید شرط کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت کسی ایسی عورت جو تیزاب یا کسی کیمیکل سے زخمی کی گئی ہو (336-B ت پ) یا جس پر مجرمانہ حملہ / دست اندازی کی گئی ہو، زنا بالجبر کا شکار ہوئی ہو یا جنسی طور پر ہراساں کی گئی ہو یا اُس کے ساتھ اِن جرائم کے ارتکاب کی کوشش کی گئی ہو، کی جانب سے وقوعہ کی ابتدائی اطلاعی رپورٹ کا اندراج کرتے ہوئے تفتیشی افسر شکایت گزار کی رضامندی سے یہ معلومات کسی خاتون پولیس افسر یا اُس خاتون کے خاندان کی کسی

خاتون کی موجودگی میں درج کرے گا اور اگر ایسی خاتون جس کے ساتھ متذکرہ بالا جرائم کا ارتکاب کیا گیا ہو کرب و تکلیف میں مبتلا ہو تو ابتدائی معلومات کا اندراج شکایت گزار کی رہائش یا کسی ایسی جگہ جہاں شکایت گزار مطمئن یا سہولت محسوس کرے کسی پولیس آفیسر یا شکایت گزار کے خاندان کے کسی فرد یا کسی ایسے شخص جس کی موجودگی پر شکایت گزار رضامند ہو ،کی موجودگی میں کیا جائے گا۔

پولیس کی جانب سے گواہان کا تجزیہ (دفعہ 161):۔

ضابطہء فوجداری مجریہ 1898ء میں کی گئی حالیہ ترامیم کے مطابق ایسی خاتون جو تیزاب یا کیمیکل کے حملے، جنسی حملے یا دست اندازی زنا بالجبر یا جنسی طور پر ہراساں کیئے جانے کا شکار ہوئی ہو تو مقدمے میں کارروائی کے دوران متاثرہ خاتون کی گواہی کے لیئے اُس کا بیان لیتے ہوئے بھی تفتیشی افسر کسی خاتون پولیس آفیسر یا اُس کے خاندان کے کسی فرد یا اُس کی مرضی کے کسی دوسرے فرد کی موجودگی میں ریکارڈ کرے گا۔

زنا بالجبر کا شکار عورت کی قانونی نمائندگی (دفعہ 161-A ضابطہء فوجداری):۔

ضابطہء فوجداری میں کی گئی ترامیم کے ذریعے ایک شق کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت جنسی حملے، زنا بالجبر اور جنسی تشدد کا شکار خاتون کو تفتیشی افسر ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے اندارج کے بعد اُس کے قانونی نمائندگی کے حق کے متعلق آگاہ کرے گا اور اگر مذکورہ خاتون مفت قانونی معاونت کے حصول کی خواہاں ہوگی تو پولیس افسر اُس کو اِس ضمن میں صوبائی بارکونسلوں کی جانب سے مرتب کردہ مفت معاونت فراہم کرنے والے وکلاء کی فہرست فراہم کرے گا۔

زنا بالجبر کے شکار کا طبی معائنہ (دفعہ 164-A ضابطہء فوجداری):۔

ضابطہء فوجداری مجریہ 1898ء میں حالیہ ترامیم کے ذریعہ زنا بالجبر کی شکار خاتون کے تفصیلی طبی معائنے کی شق کا اضافہ بھی کیا گیا ہے جو مذکورہ ترمیم کے تحت جب کوئی شخص مجرمانہ حملے اور دست اندازی، زنا بالجبر یا جنسی تشدد کا شکار ہوتا ہے تو مذکورہ شخص کا رجسٹرڈ طبی ماہر (اگر جنسی زیادتی کی شکار خاتون ہو تو خاتون طبی ماہر) سے جرم کی اطلاع ملنے کے فوری بعد طبی معائنہ کروایا جائے گا۔ تاہم ایسے واقعات میں زیادتی کی شکار خاتون کو طبی معائنے کی جگہ تک پہنچانے کے لیئے ایک خاتون پولیس آفیسر یا اُس کے خاندان کے کسی فرد کا اُس کے ہمراہ ہونا ضروری ہوگا۔

رجسٹرڈ طبی ماہر جس کے پاس زیادتی کے شکار شخص کو بھیجا جائے گا وہ بلا تاخیر مذکورہ شخص کا طبی معائنہ کر کے تجزیاتی رپورٹ مرتب کرے گا جس میں درج ذیل کوائف درج ہونگے:

(ا) زیادتی کا شکار شخص کا نام اور اُس شخص کا نام جو اُس کو تجزیے کے لیئے لے کر آیا؛

(ب) زیادتی کا شکار ہونے والے کی عمر؛

(ج) زیادتی کے شکار شخص سے حاصل کیا گیا DNA کا نمونہ؛

(د) زخم اور چوٹ کے نشانات کی تفصیل جو زیادتی کے شکار شخص کے جسم پر پائے گے؛

(ہ) زیادتی کا شکار شخص کی ذہنی حالت؛ اور

(و) دیگر اہم معلومات ضروری تفصیل کے ساتھ۔

مذکورہ رپورٹ میں واضح طور پر درج کیا جائے گا کہ طبی معائنے سے قبل زیادتی کے شکار شخص یا اُس کے حقیقی ولی کی منشاء حاصل کی گئی ہے، طبی معائنہ کیئے جانے اور تکمیل کا درست وقت بھی رپورٹ میں درج کیا جائے گا۔

ڈی این اے تجزیہ (دفعہ 164-B ضابطہ فوجداری):۔

فوجداری قانون کو دورِ جدید کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کی غرض سے کی گئی ترامیم کے تحت ضابطہ فوجداری میں DNA کے تجزیے کے متعلق شق کا اضافہ کیا گیا ہے، مذکورہ شق میں طے کیا گیا ہے کہ زنا بالجبر یا جنسی تشدد کے شکار شخص یا اُس کے حقیقی و قانونی ولی کی رضامندی سے وقوعہ کے فوری بعد متاثرہ شخص کے طبی معائنے کے دوران ڈی این اے کے تجزیے کے لیئے نمونے حاصل کیئے جائیں گے اور حاصل کردہ نمونے جلد از جلد فورنسک لیبارٹری کو بھیجے جائیں گے۔ شہادت محفوظ رکھنے کی غرض سے ڈین این اے کے نمونے جمع کرنے کے اس عمل کو حتی الامکان طور پر خفیہ رکھا جائے گا۔

تین ماہ میں سماعت کی تکمیل (دفعہ 344-A) ضابطہ فوجداری:۔

ضابطہ فوجداری میں مقدمات کی سماعت کی مدّت متعین کرنے کے لیئے ترمیم کرتے ہوئے ایسے مقدمات جو خواتین پر جنسی حملے یا دست اندازی، زنا بالجبر یا جنسی تشدد سے متعلق ہوں میں کارروائی کی تکمیل کی مدّت متعین کر دی گئی ہے جس کے تحت ایسے جرائم میں کارروائی مقدمہ تین ماہ کے اندر مکمل کر لی جانی چاہیئے اور اگر کارروائی تین ماہ کے اندر مکمل نہ ہو سکے تو اِس امر کی اطلاع صوبے کی عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کے علم میں لائی جانی چاہئے تاکہ ضروری ہدایات جاری کی جا سکیں۔

کُھلی عدالت میں سماعت کی ممانعت (دفعہ (4) اور (3)(2)352 ضابطہ فوجداری):۔

فوجداری مقدمات کی سماعت میں انصاف اور شفافیت برقرار رکھنے کے لیئے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 352 فوجداری مقدمات کی سماعت کھلی عدالت میں کرنے پر زور دیتی ہے۔ تاہم فوجداری قانون میں حالیہ ترامیم کے ذریعے جنسی حملے /دست اندازی، زنا بالجبر اور جنسی تشدد کے جرائم کے متعلق مقدمات کی سماعت خفیہ رکھنے کا اعادہ کیا گیا ہے تاکہ متاثرہ شخص کا وقار مجروح نہ ہو۔ اِس ضمن میں دفعہ 352 میں ذیلی شقات کا اضافہ کیا ہے جن کی رُو سے مقدمے کی

سماعت خفیہ رکھی جائے گی بجز اسکے کہ عدالت خود کسی مخصوص شخص کو عدالت میں بلائے۔ اِس کے علاوہ اگر ضرورت پڑے تو عدالت گواہان اور متاثرہ شخص کو تحفظ فراہم کرے گی۔ مذکورہ ترمیم کے ذریعے یہ قدغن بھی عائد کی گئی ہے کہ جب کسی مقدمے کی خفیہ طور پر سماعت جاری ہو تو کسی بھی شخص کو کارروائی کے متعلق کسی قسم کی معلومات عدالت کی اجازت کے بغیر جاری یا شائع کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

رہائی کے خلاف اپیلوں پر چھ ماہ میں فیصلہ (دفعہ 417 ضابطۂ فوجداری):۔

فوجداری قانون میں متذکرہ بالا ترامیم کے نتیجے میں ضابطۂ فوجداری کی وہ شق جو عدالت سے ملزم کی بریت پر حکومت اور شکایت گزار کو عدالتِ عالیہ میں اپیل دائر کرنے کا حق دیتی ہے میں ذیلی دفعہ (5) کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت جنسی حملے/دست اندازی، زنا بالجبر اور جنسی تشدد کے جرائم میں سزا پانے والے مجرم یا رہا ہونے والے ملزمان کی سزا اور رہائی کے خلاف دائر اپیل کا فیصلہ چھ ماہ کے عرصے میں کیا جانا ضروری ہے۔

قانونِ شہادت آرڈر مجریہ 1984ء میں ترامیم:۔

فوجداری قوانین میں زنا بالجبر کے متعلق ترامیم عمل میں لاتے ہوئے حکومت نے قانونِ شہادت آرڈر مجریہ 1984ء میں ایک انتہائی اہم ترمیم کی ہے جس کی رُو سے زنا بالجبر کا مجرم متاثرہ خاتون کے کردار کو متنازعہ بنا کر اپنے آپ کو بچا سکتا تھا۔ حالیہ ترامیم کے تحت قانون شہادت کی دفعہ 151 کی ذیلی دفعہ 4 جس کے تحت زنا بالجبر کے مقدمے میں متاثرہ خاتون کی کردار کشی سے مجرم کا دفاع کیا جاتا تھا کو قانون سے حذف کر دیا گیا ہے۔

معذوری کی صورت میں حاصل قانونی مراعات

کسی بھی متاثرہ فریق کو حصولِ حق کے لئے دعویٰ دائر کرنے یا درخواست دائر کرنے کا قانونی استحقاق حاصل ہے مگر اس استحقاق کے حصول کو قانونی میعاد مجریہ ۱۹۰۸ء (Limitation Act, 1908) کے تحت پابند معیاد کیا گیا ہے جس کی بناء پر ایسا ہر متاثرہ فریق قانونِ میعاد کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنا حق حاصل کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کرسکتا ہے۔ تاہم بعض وجوہات کی بناء پر مثلاً متاثرہ فریق کے کسی ذہنی معذوری میں مبتلا ہونے، نابالغ ہونے یا فاترالعقل ہونے کی صورت میں اُس کے لئے قانونِ معیاد کے تحت حسبِ ذیل رعایت فراہم کی گئی ہیں۔

1۔ جب ذہنی طور پر معذور شخص کی معذوری ختم ہو جائے یا وہ بالغ ہو جائے یا صحیح الدماغ ہو جائے تو اُس عرصے کے لیے جس میں وہ ذہنی معذور یا نابالغ تھا وہ قانون میعاد میں درج لاچارگی کے تحت دی گئی رعایت کا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اس کی معذوری، بیماری یا لاچارگی جتنا عرصہ پر محیط ہوگی اس عرصہ کے ختم ہونے کے بعد ہی سے اس کے لئے دعویٰ دائری یا درخواست دائری کی میعاد شروع ہوگی جو عام حالات میں قانونِ میعاد کے تحت ایسے مقدمات کے لے مقرر ہے۔ قانونی لاچارگی معذوری کے عرصہ تک محیط ہوتی ہے۔ ضابطۂ دیوانی مجریہ ۱۹۰۸ء کے تحت ایسی ڈگری ممنوع قرار دی گئی ہے کیونکہ ایسی رعایت قانونی لاچارگی کی صورت میں دی گئی ہے۔

2۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں جبکہ قانونی میعاد کا وقت شروع ہو چکا ہو اور اس وقت ایسی دو لاچارگیوں (disabilities) کا شکار ہو جائے یا اس کی ایک لاچارگی کے ختم ہونے کے بعد دوسری لاچارگی شروع ہو جائے تو ایسی صورت میں وہ درخواست یا دعویٰ دائری اس وقت کرسکتا ہے جب اس کی یہ دونوں قسم کی لاچارگیاں ختم ہو جائیں اور اس کے لئے قانون میعاد اس کی بیماری کے ٹھیک ہونے کے وقت سے شروع ہوگا۔

3۔ اگر ایسی لاچارگی، بیماری یا معذوری اس شخص کی موت تک جاری ہو تو ایسی صورت میں اس کے قانونی ورثاء اس کے مقدمہ یا درخواست کو اس کی وفات کے بعد دائر کرسکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ورثاء کے علاوہ یہ رعایت کسی اور کو منتقل نہیں کی جاسکتی۔

4۔ اگر متوفی کا وارث لاچارگی کا شکار ہو جائے تو ایسی صورت میں ایسے وارث پر قانونی لاچارگی کا اسی طرح اطلاق ہوگا جیسا کہ مدعی پر ہوتا اگر وہ زندہ ہوتا۔

جہاں بہت سے مدعی مل کر دعویٰ دائری کریں:۔

قانونِ معیاد کی دفعہ ۷ کے تحت جہاں بہت سے افراد بطور مدعی دعویٰ دائر کر سکتے ہوں اور ان میں سے کچھ افراد بطور مدعی معذور ہوں تو معذوری یا بیماری کے ختم ہونے کے بعد وہ دعویٰ دائر کر سکتے ہیں۔

استثنائی حالات:۔

واضح رہے کہ حقِ شفع کی دائری کے لئے دی گئی معیاد کے لئے مذکورہ قانون کی دفعہ ۶ اور ۷ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

پنجاب میں غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کا قانون

غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم ہمیشہ سے ہی ایک طویل اور وقت طلب عمل سمجھی جاتی ہے۔ بیشتر اوقات یہ ملاحظے میں آیا ہے کہ موروثی جائیدادوں کی تقسیم کی قانونی کارروائی کا دورانیہ برسوں پر محیط ہو جاتا ہے۔ پنجاب کی صوبائی حکومت نے سائلین کی اِن مشکلات کا اعادہ کرتے ہوئے غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کے عمل کو آسان اور مستعد بنانے کی خاطر اور تقسیم کے مروّجہ قوانین میں اصلاحات لانے کی غرض سے صوبے میں غیر منقولہ جائیداد کی تقسیم کا قانون مجریہ ۲۰۱۲ء نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قانون زرعی اراضی یا زرعی مقاصد میں معاون اراضی پر لاگو نہیں ہوتا یعنی قانونِ ھٰذا صرف ایسی شہری یا رہائشی جائیدادوں کی تقسیم سے متعلق ہے جو مشترکہ مالکان کی ملکیت ہوں۔ قانون کے مطابق غیر منقولہ جائیداد کا مالک جائیداد کی تقسیم سے متعلق دعویٰ دائر کرسکتا ہے دعویٰ کے ہمراہ جائیداد کی تمام متعلقہ معلومات اور تمام دیگر مشترکہ مالکان کی تفصیلات (Co-owners impleaded as defendants) اور قبضے میں موجود تمام متعلقہ دستاویزات مُنسلک کی جانی ضروری ہیں (دفعہ ۴)۔ دعویٰ کی بنیاد پر عدالت مدعاعلیہ کو سمن برائے حاضری جاری کر کے دائری دعویٰ کے ۱۰ یوم کے دوران عدالت میں حاضر ہونے کے احکامات جاری کرے گی۔ (دفعہ-۵)

مدعاعلیہ کی عدالت میں پہلی پیشی کے تیس یوم کے اندر تقسیم کے مذکورہ دعویٰ کا جواب داخل کیا جانا ضروری ہے اور اگر وہ مقررہ مدت کے دوران جوابِ دعویٰ دائر کرنے میں ناکام رہتا ہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اُس کا دفاع کا حق ختم کردے ایسی صورت میں وہ کسی قسم کی شہادت پیش کرنے کی اہلیت کھو بیٹھے گا۔ (دفعہ ۶)

دورانِ کارروائی مقدمہ جائیداد سے حاصل شدہ آمدنی:۔

مذکورہ قانونِ تقسیم کی دفعہ ۷ کے مطابق مقدمے کی پہلی تاریخِ سماعت کے فوری بعد عدالت جائیداد متدعویہ کے اُن مُشترکہ مالکان جو اُس پر قابض ہیں کو ہدایات دے سکتی ہے کہ وہ غیر منقولہ جائیداد متدعویہ سے حاصل شدہ وقتی آمدنی کو ماہانہ یا سہ ماہی بنیادوں پر عدالت میں جمع کروائے تا کہ اس میں سے اس مشترکہ مالک جو جائیداد پر قابض نہیں حصہ الگ کیا جاسکے۔ جائیدادِ متدعویہ کی عارضی آمدن سے متعلق اگر کوئی حکم جاری کیا گیا ہو تو مشترکہ قابض مالک پر لازم ہے کہ وہ عدالت کی جانب سے دی گئی تاریخ سے پہلے رقم عدالت میں داخل کرے اور اگر اِس ضمن میں کوئی مخصوص حُکم نہ دیا گیا ہو ادائیگی کی سہ ماہی کے پہلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک رقم جمع کروادے۔ اگر مذکورہ مشترکہ مالک یہ آمدن مقررہ مدت میں عدالت میں جمع کرانے میں ناکام رہے تو عدالت کو اختیار ہے کہ اگر مذکورہ مشترکہ مالک مدعی ہے تو دعویٰ خارج

کردے اور اگر مدعا علیہ ہے تو اس کا حقِ دفاع ختم کر دے جس کے نتیجے میں وہ عدالت میں اپنی شہادت پیش کرنے کا حق کھو بیٹھے گا۔ (دفعہ ۷)

ملکیت یا حصے کا تنازعہ (دفعہ ۸):۔

اگر جائیدادِ متدعویہ کی ملکیت یا اُس کے حصوں سے متعلق مشترکہ مالکان کے مابین کوئی تنازعہ ہو تو عدالت جائیداد کی تقسیم سے پہلے ملکیت یا حصوں سے متعلق تنازعے کا فیصلہ کرے گی اور ملکیت کے متعلق عدالت کی جانب سے کیا گیا فیصلہ عدالتی ڈگری کی حیثیت رکھے گا۔

تقسیم کیلئے ثالث کا تقرر:۔

اگر جائیدادِ منقولہ کے تمام مشترکہ مالکان تحریری طور پر جائیداد کی تقسیم پر رضامندی کا اظہار کر دیتے ہیں تو عدالت ایک ثالث کا تقرر کرے گی جو مقررہ مدت میں جائیداد کی تقسیم عمل میں لائے گا۔ ثالث جائیدادِ منقولہ کا جائزہ لے کر اندازہ لگائے گا کہ جائیداد کی تقسیم ممکن ہے یا نہیں اور اگر جائیداد قابلِ تقسیم ہوگی تو تقسیم کی کارروائی مکمل کی جائے گی۔ ثالث دو یا دو سے زیادہ مشترکہ مالکان کی تحریری درخواست کی روشنی میں اِن مشترکہ مالکان کے حصے کو تقسیم کے منصوبہ میں یکجا کر سکتا ہے۔

عدالت ثالث کی جانب سے پیش کردہ منصوبہِ تقسیم کی توثیق بذریعہ ڈگری عدالت کرے گی۔ ثالث کو مقرر کردہ معاوضہ تمام مُشترکہ مالکان جائیدادِ منقولہ میں اپنے اپنے حصے کے تناسب سے ادا کریں گے۔

نیلامی:۔

اگر مُشترکہ مالکان ثالث کی جانب سے پیش کردہ تقسیمِ جائیداد کے منصوبے پر رضامند نہ ہو پائیں یا ثالث یہ رائے دے کہ جائیدادِ متدعویہ کی تقسیم ممکن نہیں یا عدالت یہ محسوس کرے کہ جائیداد کی تقسیم کا منصوبہ کسی قانون کے خلاف ہے تو عدالت جائیداد کی کم از کم قیمت متعین کر کے جائیداد کی فروختگی بذریعہ داخلی نیلامی کی ہدایات جاری کر سکتی ہے۔ داخلی نیلامی عدالت کے رُوبرو عمل میں لائی جاتی ہے اور تمام مشترکہ مالکان اس نیلامی میں بذاتِ خود اور بذریعہ وکلاء حصہ لینے کے اہل ہیں۔ سب سے زیادہ بولی لگانے والے مشترکہ مالک کی بولی کو قبول کرتے ہوئے عدالت خریدار مالک کو ہدایت جاری کرتی ہے کہ وہ نیلامی کے پندرہ روز کے اندر قیمتِ جائیداد ادا کر دے۔ قیمت کی ادائیگی کے بعد جائیداد کی نیلامی مستند ہو جاتی ہے اور عدالت جائیداد کی قیمت کو تمام مشترکہ مالکان میں ان کے جائز حصے کے مطابق تقسیم کر دے گی اور جائیداد کا قبضہ خریدار مالک کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اگر خریدار دیئے گئے وقت میں جائیداد کی قیمت عدالت میں جمع کروانے میں ناکام رہتا ہے تو عدالت ایک دفعہ پھر داخلی نیلامی کا حُکم دے گی مگر اِس دفعہ مذکورہ کامیاب بولی دہندہ

نیلامی میں حصہ لینے کا اہل نہ ہوگا دوسری داخلی نیلامی کا طریقہ کار بھی یہی ہوگا جو پہلی داخلی نیلامی کا تھا اور اگر دونوں داخلی نیلامیوں کے نتائج بار آور نہ ہوں یا مشترکہ مالکان میں سے کوئی داخلی نیلامی میں دلچسپی ظاہر نہ کرے یا حصہ لینے سے انکاری ہو تو عدالت ایک دفعہ پھر جائیدادِ متدعویہ کی کم از کم قیمت متعین کر کے جائیداد کی کُھلی نیلامی کی ہدایات جاری کرے گی۔ کُھلی نیلامی کیلئے عدالت ایک عدالتی نیلام کار کا تقرر عمل میں لائے گی جو مقررہ اُجرت کے عوض نیلامی کی کارروائی عمل میں لائے گا اور نیلامی کا خاکہ تشکیل دے کر عدالت کو اس سے مطلع کرے گا کُھلی نیلامی کے اشتہار میں نیلامی کے وقت جگہ اور دیگر شرائط کے علاوہ جائیداد کی تمام تفصیلات بیان کی جانی ضروری ہیں۔ کامیاب بولی دہندہ کی جانب سے جائیداد کی قیمت جمع کروانے کے بعد عدالت فروخت کی توثیق کردے گی اور جائیداد کا قبضہ خریدار کے حوالے کر کے قیمتِ جائیداد مشترکہ مالکان کو اُن کے حصے کے برابر ادا کی جائے گی۔ عدالتی نیلام کار نیلامی کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ بمعہ زرِ نیلامی عدالت میں جمع کروانے کا پابند ہوگا اور اگر کامیاب بولی دہندہ جائیداد کی قیمت دیئے گئے وقت تک عدالت میں جمع کروانے میں ناکام رہے تو عدالت جائیداد کی دوبارہ نیلامی کے احکامات دے کر مشترکہ مالکان کو جائیداد میں ان کے حصے کے مطابق رقم دلوا سکتی ہے۔

جائیداد کی تقسیم کے اس دعویٰ کے دوران کُھلی نیلامی سے پہلے اگر کسی موقع پر مشترکہ مالکان باہمی رضامندی سے نجی طور پر معاملے کا تصفیہ کر لیتے ہیں اور اس تصفیے کی تحریری اطلاع عدالت میں داخل کر دیتے ہیں تو عدالت رضامندی کے معاہدے کی بناء پر مقدمے کا فیصلہ کر دے گی اور ڈگری بار رضامندی فریقین جاری کر کے کُھلی نیلامی کے احکامات منسوخ کر دے گی۔

قانونِ ہذا میں دیا گیا تقسیم کا طریقہ کار سہل اور جامع ہے جو فریقین کو کم وقت میں جائیداد کی مستند تقسیم اور ناقابلِ تقسیم جائیداد کی فروختگی اور مسئلے کے تصفیے کیلئے ایک مکمل طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔

صارف قوانین کے تحت اندراج شکایت اور دادرسی کا طریقہ کار

(Procedure for filling Complaints and Remedies available under Consumer Laws)

پاکستان میں صارفین کے حقوق کے تحفظ، ناقص اشیاء کے تدارک اور ان کی فراہمی کی صورت میں نقصان کے ازالہ کے لیے صارف عدالتیں قائم کی گئی ہیں جو مؤثر طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ عام لوگوں میں بطور صارف ان کے حقوق کے بارے میں شعور پیدا ہو رہا ہے۔ صوبہ سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں رائج صارف قوانین کے تحت ان صوبوں کے تمام اضلاع میں صارف عدالتوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ صارف عدالتیں تاجروں اور صارف کے مابین تنازعات کے تصفیئے اور ناقص مصنوعات کی فروخت، جھوٹی اشتہاری بازی یا تجارت کی ناجائز صورتیں اپنانے پر ان پر ہرجانہ عائد کرنے اور انہیں قانون کے مطابق سزا دینے کا اختیار رکھتی ہیں۔ ان کے علاوہ صارف قوانین کے تحت کونسل برائے تحفظِ حقوقِ صارف بھی صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے کوشاں ہیں اور اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ صارف عدالتوں میں درج ذیل افراد درخواست دائر کر سکتے ہیں:۔

(i) صارف؛

(ii) رضا کار صارف تنظیم جس پر مجوزہ حدود و قیود لاگو ہوتی ہوں؛ اور

(iii) حکومت، متعلقہ کونسل، متعلقہ مقامی حکومت اور کوئی اور شخص یا ادارہ جسے ان اداروں نے عدالت کے روبرو شکایت دائر کرنے کا اختیار تفویض کیا ہو۔

ناقص مصنوعات کی فراہمی سے متعلق شکایت کی دادرسی:

صارف عدالت ناقص مصنوعات کی خرید و فروخت سے متعلق شکایت وصول ہونے پر شکایت یا درخواست کی نقل مدعا علیہ جس کو شکایت میں نامزد کیا گیا ہو کو بھجوائے گی اور ہدایت کرے گی کہ وہ پندرہ یوم کے اندر جواب دعویٰ داخل کرے۔ اگر مدعا علیہ دعویٰ کی وصولی پر اس کی صحت سے انکار کرے اور دعویٰ میں لگائے گئے الزامات سے انکاری ہو یا عدالت کے رُوبرو اپنا دفاع کرنے میں ناکام رہے تو صارف عدالت مجوزہ طریقہ کار کے مطابق مقدمے کی کارروائی آگے بڑھائے گی۔ جہاں شکایت کنندہ یہ الزام لگائے کہ فراہم کردہ مصنوعات ناقص ہیں اور مروّجہ صنعتی معیارات کے مطابق قابل قبول نہ ہیں تو صارف عدالت تنازعہ کا تصفیہ مقبول صنعتی معیارات کی روشنی میں ماہرین کی شہادت کی بنیاد پر کرے گی۔ جہاں مسئلے کا تعین مصنوعات کے درست تجزیے اور جانچ کے بغیر ممکن نہ ہو وہاں صارف

عدالت شکایت کنندہ سے مصنوعات کا نمونہ حاصل کر کے اسے سربمہر کرے گی اور مجوزہ طریقہ کار کے مطابق اسے تجزیے اور جانچ کی غرض سے لیبارٹری بھجوائے گی تاکہ مبینہ نقص کی نشاندہی کی جاسکے۔ اس ضمن میں صارف عدالت شکایت کنندہ کو لیبارٹری میں کیے جانے والے تجزیے اور جانچ پر اُٹھنے والے اخراجات جمع کروانے کی ہدایت کرسکتی ہے تاہم اگر تجزیے اور جانچ کے بعد مصنوعات میں موجود نقص کی تصدیق ہو جاتی ہے تو مذکورہ اخراجات مدعا علیہ/فریقِ مخالف سے وصول کیے جائیں گے۔

خدمات سے متعلق شکایات کی دادرسی:

اگر شکایت فراہم کردہ خدمات سے متعلق ہو تو صارف عدالت مدعا علیہ کو دعویٰ کی نقل بھجوائے گی اور پندرہ یوم کے اندر جواب دعویٰ دائر کرنے کی ہدایت کرے گی (پندرہ یوم کی اس مدت میں اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے لیکن یہ اضافہ بھی مزید پندرہ یوم سے زائد نہ ہوگا)۔ مدعا علیہ کی جانب سے جوابِ دعویٰ کی دائری کے بعد صارف عدالت معاملے کا تصفیہ بر بنائے شہادت کرے گی تاہم اگر فریق مخالف لگائے گئے الزامات سے انکاری نہ ہو اور الزامات پر سوال نہیں اٹھاتا تو عدالت شکایت کنندہ کی جانب سے پیش کردہ شہادت پر ہی انحصار کرے گی۔ اس مقصد کے لیے صارف عدالت کو وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو ضابطۂ دیوانی مجریہ 1908ء کے تحت دیوانی عدالت (Civil Court) کو حاصل ہیں یعنی:

(الف) کسی مدعا علیہ یا گواہ کو حلف پر پرکھنے کے لیے عدالت میں اس کی حاضری کو یقینی بنانا اور سمن جاری کرنا؛

(ب) کسی شے کو بطورِ شہادت دریافت اور عدالت کے رُوبرو پیش کرنا؛

(ج) حلف نامے اور شہادت حاصل کرنا؛

(د) معاملات کی جانچ کے لیے اجرائے کمیشن؛ اور

(ہ) دیگر کوئی معاملات جو تجویز کیے گئے ہیں۔

صارف عدالت کے رُوبرو تمام کارروائی مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعات 193 اور 228 اور مجموعۂ ضابطہء فوجداری کی دفعہ 195 اور باب پینتیس جو انصاف رسانی کے عمل کو متاثر کرنے والے جرائم میں کارروائی سے متعلق ہیں کی روشنی میں عدالتی کارروائی ہی کہلائے گی تاہم صارف عدالت کے رُوبرو کارروائی کے دوران جب تک مدعا علیہ پیش نہیں ہو جاتا شکایت کنندہ کی پیشی بھی لازم نہیں۔ صوبۂ سندھ میں رائج قانون کے مطابق صارف عدالت معاملے کا فیصلہ مدعا علیہ کو سمن جاری کرنے کے بعد چھ ماہ کے اندر کرے گی۔

شکایات کی دادرسی بذریعہ ڈائریکٹر صنعت و تجارت:

صوبۂ خیبر پختونخوا کے صارف قانون میں کی گئی حالیہ ترامیم مجریہ 2015ء کے تحت وزارت صنعت و تجارت میں تعیناتی ڈائریکٹر کو بھی ایسی شکایت کی دادرسی کا اختیار دیا گیا ہے۔ مذکورہ قانون کی دفعہ 11۔ب کے تحت محکمہ صنعت و تجارت کا ڈائریکٹر از خود یا صارف کی جانب سے موصولہ شکایات یا عدالت کی جانب سے بھیجے گئے معاملات کی انکوائری کرسکتا ہے

اور پانچ ہزارروپے سے لے کر پچاس ہزارروپے تک جرمانہ عائد کرسکتا ہے۔ معاملے کی انکوائری کرتے ہوئے ڈائریکٹرکو اختیار ہوگا کہ وہ معقول وقت تک پولیس کی مدد سے یااس کے بغیر معاملے کی تفتیش کرے اور کسی ایسی جگہ کی تلاشی لے جہاں تجارتی اور اقتصادی سرگرمیاں جاری ہوں۔ اس کو اختیار ہوگا کہ وہ اشیاء یا مصنوعات کے نمونے حاصل کرے اور انہیں لیبارٹری میں جانچ و تجزیے کے لیے بھیجے تاکہ اس میں موجود نقص کی تصدیق یا تردید ہوسکے۔ اس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ کسی صنعت کار، تاجر یا خدمات فراہم کرنے والی کمپنی یا ان کے ملازم یا ایجنٹ کو طلب کرے، تمام مصنوعات، اشیاء یا دستاویزی ثبوتوں کو اس کے روبرو برائے جائزہ پیش کرنے کا مطالبہ کرے، فروخت کردہ اشیاء یا مصنوعات یا وہ اشیاء یا مصنوعات جن کا فروخت کیا جانا مقصود ہو اور جن کے بارے میں قانون صارف کے تحت کسی جرم میں ملوث ہونے کا شک ہو کو ضبط کرے یا قبضے میں لے اور کسی جگہ یا مقام کو جہاں قانون صارف کے مطابق جرم کا ارتکاب ہوا ہو سر بمہر کرے۔

مذکورہ ڈائریکٹر کسی شے یا مصنوعات کو ناقص قرار دلوانے کے لیے عدالت کے رُوبرو درخواست بھی دے سکتا ہے جس کے لیے اس کو صارف کو پہنچے ہوئے حقیقی نقصان کا حوالہ دینا لازم نہیں بلکہ وہ اشیاء اور خدمات کی فراہمی کے عمومی معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے نقصان کے احتمال کی بنیاد پر درخواست دے سکتا ہے۔

مصالحانہ تصفیہ:

صوبۂ سندھ کے قانون برائے حقوق صارف مجریہ 2014ء میں صارف کی شکایات کے تصفیہ کا عدالت کی مداخلت کے بغیر مصالحانہ طریقہ بھی دیا گیا ہے جو اس کی دفعات 29 اور 30 میں مذکور ہے۔ جس کے مطابق ایک ضرر رسیدہ صارف یا صارف اتھارٹی صنعت کار/ اشیاء تیار کرنے والوں اور خدمات مہیا کرنے والوں کو بذریعہ تحریری نوٹس مطلع کرے گی کہ مصنوعات یا خدمات میں نقص یا عیب ہے یا صنعت کار یا خدمات فراہم کرنے والوں کا طرزِ عمل قانونِ ھٰذا میں درج شقات سے مطابقت نہیں رکھتا اور اس نقص کو دور کرنا ہے اور صارف کو نقصان پہنچنے کی صورت میں اس نے بمطابق قانون ہرجانے کی ادائیگی کرنی ہے۔ صنعت کار مذکورہ نوٹس کی وصولی کے پندرہ یوم کے اندر نوٹس کا جواب دے گا۔

صوبۂ سندھ کے قانون کے مطابق صارف عدالت میں اس وقت تک کوئی دعویٰ برائے سماعت منظور نہیں کیا جائے گا جب تک صارف یا اتھارٹی عدالت کے روبرو ثابت نہ کردے کہ مذکورہ بالا نوٹس صنعت کار یا خدمات فراہم کرنے والوں کو قانون کی رُو سے جاری کیا جاچکا ہے اور انہوں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ صارف یا اتھارٹی بنائے دعویٰ پیدا ہونے کے تیس یوم کے اندر دعویٰ دائر کرے گی تاہم اگر مجاز صارف عدالت اس امر سے مطمئن ہو کہ دعویٰ کی دائری کی تاخیر کے پیچھے معقول اسباب کارفرما تھے تو وہ دائری کی مدت میں مزید چھوٹ دے سکتی ہے لیکن یہ چھوٹ زیادہ سے زیادہ ساٹھ یوم تک ہوسکتی ہے۔ تنازعے کے فریقین میں سے کوئی بھی اگر چاہے تو دعویٰ پر کارروائی شروع ہونے سے قبل مصالحت کے لیے تحریری طور پر آمادگی ظاہر کرسکتا ہے اور اگر دوسرے فریق بھی مصالحت پر تیار ہوں تو صارف کونسل مصالحت کے لیے احکامات

جاری کرے گی۔ جو فریق مصالحت سے انکاری ہوگا وہ صارف عدالت کا فیصلہ خلاف آنے کی صورت میں قانونی چارہ جوئی کا تمام خرچہ خود ادا کرے گا بشمول وکلاء کا معاوضہ وغیرہ بشرطیکہ معاملہ اگر درج ذیل سے متعلق ہو تو مصالحت کے لیے عدالت کی منظوری لازم ہے:۔

(الف) نابالغ کا دعویٰ ہو؛

(ب) قانونی طور پر معذور افراد کا دعویٰ ہو؛ اور

(ج) جہاں مفادات/حقوق مشترک ہوں۔

عدالت کی کارروائی کے نتائج:

صارف عدالتوں میں شکایات کی شنوائی کے بعد اگر عدالت مطمئن ہو کہ جن اشیاء میں نقص کی شکایت کی گئی ہے ان میں وہ نقص موجود ہے یا خدمات کی فراہمی کے متعلق عائد کیے گئے الزامات درست ہیں تو وہ درج ذیل احکامات جاری کرسکتی ہے:۔

(الف) مذکورہ اشیاء میں موجود نقص کو دور کیا جائے؛

(ب) اشیاء کو اسی نوعیت کی نئی شے سے بدل دیا جائے جس میں کوئی نقص نہ ہو؛

(ج) ادا کی گئی رقم شکایت کنندہ کو واپس کی جائے؛

(د) کوئی دیگر حکم جو صنعت کار کے لیے اپنی ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہونے کے لیے لازم ہو؛

(ہ) فریق مخالف کی غلطی سے صارف کو پہنچنے والے نقصان پر ہرجانہ عائد کرے اور اس کی ادائیگی کا حکم دے؛

صوبہ سندھ کے قانون میں عدالت کو کچھ دیگر احکامات جاری کرنے کے لیے حاصل اختیارات درج ذیل ہیں:۔

(الف) جہاں ضروری سمجھے معاوضے کی ادائیگی کے احکامات دے؛

(ب) حقیقی اخراجات کی ادائیگی کا حکم جس میں قانونی کارروائی کے دوران وکیل کے معاوضے پر اٹھنے والا خرچہ بھی شامل ہے؛

(ج) تجارتی مقامات اور بازار میں ناقص مصنوعات کو اٹھالینا/واپس کروالینا؛

(ط) ناقص یا عیب کی حامل اشیاء کو تلف کروانا؛

(ی) مخصوص عرصے کے لیے نقص کی دادرسی کروانا؛

(ک) اس وقت تک ناقص خدمات کی فراہمی منقطع کروا دینا جب تک ان کے معیار کو بہتر نہ بنایا جائے۔

سزائیں:

صارف قوانین کے تحت ان قوانین کی عدم پاسداری کی صورت میں مختلف سزائیں تجویز کی گئی ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:۔

صوبۂ خیبر پختونخوا میں نافذ الوقت قانون صارف کے مطابق اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں خلاف ورزی کرنے والے کو قیدِ سخت کی سزا دی جائے گی جو سات یوم سے زائد نہ ہوگی یا جرمانہ عائد کیا جائے گا جو پانچ کروڑ روپے تک ہوسکتا ہے اور جو دس ہزار روپے سے کم نہ ہوگا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور وہ صارف کو وہ ہرجانہ بھی ادا کرے گا جو عدالت عائد کرے اور دیگر دادرسی بھی کرے گا۔ اسی طرح جو کوئی بھی بذریعہ نشرواشاعت یا سوشل میڈیا کے ذریعے یا دیوار پر لکھ کر یا کسی اور طریقے سے ایسی اشتہار بازی کرے گا جو قانون ہذا کی شقات کے برخلاف ہو تو ذمہ دار شخص کو قیدِ سخت کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا جو کہ سات یوم سے کم نہ ہوگی یا دو کروڑ روپے تک جرمانہ عائد کیا جائے گا جو دس ہزار روپے سے کم نہ ہوگا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

صوبۂ سندھ میں رائج قانون برائے صارف کے مطابق قانون ہذا کی خلاف ورزی کرنے والے کو دو برس قید یا ایک لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور وہ عائد کردہ معاوضہ اور ہرجانہ بھی ادا کرے گا۔

صوبۂ بلوچستان کے قانون برائے صارف کے مطابق اس قانون میں مذکور حقوق صارف کی خلاف ورزی کی صورت میں ذمہ دار شخص کو دو سال قید یا پچاس ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا اور جو شخص نشرواشاعت کے ذریعے یا دیواروں پر لکھ کر جھوٹی اشتہار بازی کا مرتکب ہوگا اور اس کو دو برس تک قید یا پچیس ہزار روپے تک جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

اپیل:

متذکرہ بالا قوانین کے مطابق صارف عدالتوں کی جانب سے دیے گئے فیصلوں کے خلاف اپیل کا حق موجود ہے اور ضرر رسیدہ شخص (Aggrieved Person) حکم کے اجراء کے تیس یوم کے اندر متعلقہ عدالت عالیہ (ہائیکورٹ) میں اپیل دائر کرسکتا ہے۔

جھوٹے دعوؤں کا اخراج:

متذکرہ بالا قوانین کے مطابق عدالت میں دائر کردہ دعویٰ اگر جھوٹا اور محض ایذا رسانی کی غرض سے دائر کردہ ثابت ہو جائے تو صارف عدالت فوری طور پر دعویٰ خارج کرے گی اور ایسے شخص پر دس ہزار روپے تک جرمانہ بھی عائد کرے گی اور وصول کردہ رقم میں سے مدعا علیہ/فریق مخالف کو ہرجانے کی ادائیگی کا بھی حکم دے گی۔

ناقص مصنوعات کی تیاری اور صنعت کار کی ذمہ داریاں

صنعتی ترقی کے اس دور میں ہر صنعت کار صارف کو بہتر سے بہتر مصنوعات مہیا کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور مصنوعات کی تیاری کے دوران حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ بازار میں آنے والی شے ہر قسم کے نقص اور خامی سے مبرّا ہو، تاہم اس کے باوجود اکثر اوقات خریدار خریدی گئی اشیاء میں نقص کی شکایت کرتا ہے۔ بین الاقوامی صارف قوانین میں ناقص اشیاء کی تیاری اور اُن اشیاء کے استعمال سے صارف کو پہنچنے والے نقصانات کے ازالے کے لیے صنعت کار پر چند ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں "صنعتی ذمہ داری برائے ذاتی نقصان سے متعلق یورپی کنونشن ۱۹۷۷ء" (European Convention on Product Liability in regard to personal injury and death) اور "ہدایت نامہ برائے ذمہ داریٔ ناقص اشیاء" (Product Liability Directive) اہم ہیں جو صنعت کار پر ناقص مصنوعات کی فراہمی اور ان سے صارف کو نقصان پہنچنے کی صورت میں کڑی ذمہ داری (Strict Liability) عائد کرتے ہیں۔ مذکورہ بین الاقوامی قواعد کے مطابق صنعت کار پر ناقص مصنوعات کی فراہمی کی صورت میں ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔

صارف کے حقوق کو تحفظ دینے کیلئے ناقص مصنوعات کی تیاری اور بازار میں ان کی فراہمی پر صنعت کار اور فروخت کنندہ پر عائد ذمہ داریوں کا اعادہ صوبۂ سندھ کے قانون برائے تحفظِ صارف مجریہ ۲۰۱۴ء میں کیا گیا ہے۔ مذکورہ قانون کی دفعات ۴ تا ۲۰ کی رُو سے صنعت کار یا خدمات فراہم کرنے والے اداروں پر ناقص مصنوعات یا خدمات کی فراہمی پر صارف کو ہونے والے نقصان کے ازالے کے حوالے سے ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

صوبۂ سندھ کا قانونِ صارف صنعت کار کے لیے لازم ٹھہراتا ہے کہ اشیاء تیار اور فروخت کرنے والے افراد ان اشیاء کی زیادہ سے زیادہ قیمتِ فروخت مقرر کریں گے اور دیگر معلومات یعنی وزن، قیمت، مقدار، تیاری کی تاریخ وغیرہ ڈبے پر درج کریں گے۔ اسی طرح قیمتوں کی فہرست بمعہ تھوک اور پرچون کے نرخوں کے دُکان یا ڈسپلے سنٹر پر واضح مقامات پر آویزاں کی جائیں گی خریدار کو بوقتِ خرید رسید بھی جاری کی جائے گی جس پر تاریخِ فروخت، بیچی گئی اشیاء کی تفصیلات، مقدار، تھوک یا پرچون پر بیچے جانے کی نوعیت اور فروخت کنندہ کا نام و پتہ درج کیا جائے گا۔ مذکورہ قانون کے مطابق فروخت کنندہ پر لازم ہوگا کہ وہ اشیاء کی واپسی اور تبدیلی کے متعلق اپنی پالیسی خریدار پر واضح کردے (دفعات ۱۸ تا ۲۰)۔

ناقص مصنوعات کی تیاری پر ذمہ داریاں (دفعات ۴ تا ۵):۔

ناقص مصنوعات تیار کرنے والا صنعت کار، کاریگر یا کارخانے دار صارف کو ناقص شے کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان کا ہرجانہ ادا کرے گا۔ کسی شے کو اُس صورت میں ناقص قرار دیا جائے گا اگر اُس کی تیاری میں صنعت کار یا بنانے والے نے اپنی مرضی کے مطابق مخصوص اجزائے ترکیبی اور مشتملات سے انحراف کرتے ہوئے مذکورہ شے کو تیار کیا ہو چہ جائیکہ صارف کو اِس کے متعلق علم ہو یا نہ ہو۔

ڈیزائن یا نمونہ کی وجہ سے نقص (دفعہ ۶):۔

کسی شے کو اپنے ڈیزائن/نمونے میں ناقص اُس وقت گردانا جائے گا جب وہ تیار کی گئی اور صنعت کار یا بنانے والے کے قبضے سے باہر نکلی تو اُس وقت اُس شے کا ایک ایسا نمونہ بھی صنعت کار کے پاس موجود تھا جو ناقص ڈیزائن کی وجہ سے صارف کو پہنچنے والے نقصان سے محفوظ رکھ سکتا تھا یا اُس نقصان کی شدت کو کم کر سکتا تھا۔

ناکافی تنبیہ اور وارنٹی کی وجہ سے نقص (دفعات ۷ اور ۸):۔

کسی شے کو اُس صورت میں بھی ناقص قرار دیا جائے گا جب اُس میں شامل اجزائے ترکیبی اور مشتملات کوئی گزند پہنچا سکتے ہوں مگر اُن کے متعلق تنبیہی معلومات اس شے پر درج نہ ہوں اور صنعت کار اُن تنبیہی معلومات کو مروجہ طریقے سے بیان کرنے میں ناکام رہا ہو جو صارف کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتی ہوں تاہم اگر کسی شے کے عام استعمال کنندہ صارفین یہ علم رکھتے ہوں کہ شے ان نقصان دہ اجزاء کی حامل ہے جو نقصان کا باعث بن سکتے ہیں تو ایسی صورت میں تیار کنندہ پر لازم نہیں کہ وہ اس شے کے متعلق تنبیہ دے۔

ایسا تیار کنندہ جسے کسی شے کو آگے بھیجے جانے کے بعد پتہ چلے کہ تیار کردہ شے نقصان دہ اجزاء پر مشتمل ہے جب کہ معقول سمجھ داری کا مظاہرہ کر کے وہ شے کے نقصان دہ پہلو سے دورانِ تیاری آگاہی حاصل کر سکتا تھا تو وہ ہرجانے کا مستحق/سزاوار قرار دیا جائے گا۔ کسی شے کو اس صورت میں بھی ناقص قرار دیا جائے گا اگر وہ اعلان کردہ وارنٹی/ضمانت کے مطابق نہ نکلے اور صارف نے اُسے اعلان کردہ وارنٹی کی بنیاد پر استعمال کیا ہو اور وہ وارنٹی درست ثابت نہ ہوئی ہو۔

نقص کا علم نہ ہونے کا ثبوت (دفعہ ۹):۔

اگر مصنوعات کا تیار کنندہ یہ ثابت کر دے کہ مصنوعات اُس کے پاس سے آگے جاتے وقت اس کے علم میں یہ نہ تھا اور نہ ہی وہ دستیاب سائنسی طریقوں اور ٹیکنالوجی کی مدد سے یہ پتا چلا سکتا تھا کہ تیار کردہ اشیاء میں کوئی نقص ہے یا اُن کا کوئی ایسا نمونہ بھی موجود ہے جو صارف کو نقصان سے بچا سکتا ہے تو اُس پر ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ داری نہ ہوگی۔ اسی طرح کسی ایسے تیار کنندہ پر بھی ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ داری نہ ہوگی اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ جب تیار کردہ مصنوعات

اُس کے قبضے سے نکلیں تو وہ اپنے علم اور معقول سائنسی طریقے کار اور ٹیکنالوجی کی مدد سے یہ بتانے کے قابل نہ تھا کہ مصنوعات کی تیاری میں شامل اجزائے ترکیبی مہلک یا نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔

ہرجانے کی ادائیگی پر پابندی (دفعہ 10 سندھ کا قانون برائے صارف):۔

جہاں صارف کو کسی شے کے استعمال سے کوئی نقصان نہ پہنچا ہو ماسوائے استفادے کے نقصان کے تو سوائے ادا کی گئی قیمت کی واپسی کے صنعت کار پر کسی ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ داری نہ ہوگی۔

ناقص خدمات کی فراہمی اور خدمات سرانجام دینے والوں کی ذمہ داری (دفعات ۱۳ تا ۱۵):۔

کوئی بھی خدمات فراہم کرنے والا ادارہ ان خدمات کی انجام دہی سے صارف کو پہنچنے والے نقصان پر ہرجانے کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا۔ جہاں مہیا کردہ خدمات کے معیار کو کسی خاص قانون، پیشے یا تجارتی ادارے کے معیار پر پرکھا جاتا ہو تو ایسی صورت میں اِن خدمات کو ان معیارات کے مطابق ہونا چاہیئے تاہم جہاں کسی قانون، پیشے یا تجارتی ادارے کی جانب سے خدمات کی فراہمی کیلئے کوئی معیار متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں خدمات کا معیار وہ ہونا چاہیئے جو ایک صارف کے لیے پاکستان میں اُن خدمات کی فراہمی کا متوقع معیار ہو سکتا ہے۔

سزائیں:۔

مذکورہ قانون کے مطابق اگر کوئی صنعت کار یا خدمات فراہم کرنے والا ادارہ اپنی متذکرہ بالا ذمہ داریوں سے انحراف کا مرتکب ہوگا تو اُس کو دو برس تک قید یا ایک لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی اور وہ عائد کردہ معاوضہ اور ہرجانہ بھی ادا کرے گا۔

عام بیمہ اور تیسرے فریق کی ذمہ داری

بیمہ کیا ہے؟

بیمہ دراصل ایک معاہدہ ہے جس میں مستقبل میں ہونے والے کسی ناگہانی واقعہ یا حادثے کو ذہن میں رکھتے ہوئے متعین رقم کی ادائیگی کا معاہدہ چند شرائط و ضوابط کی رُو سے کیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس معاہدے میں دو فریق ہوتے ہیں (۱) بیمہ کنندہ اور (۲) بیمہ شدہ تاہم بعض صورتوں میں بیمہ کے معاہدے میں تیسرا فریق بھی شامل ہوتا ہے جس کی تفصیلات کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔ بیمہ کے معنی متعین ادائیگی کی صورت میں متوقع نقصان کی ذمہ داری اُٹھانے کے بھی ہیں۔ اس کا مقصد کسی ناگہانی یا غیر معین نقصان کی ذمہ داری اُٹھانا ہوتا ہے۔

پاکستان میں بیمہ کے کاروبار کو منظم اور دُرست طریقے سے چلانے کیلئے قانونِ بیمہ مجریہ ۲۰۰۰ء (Insurance Ordinance 2000) لاگو ہے، جو بیمہ کے کاروبار، اس کی مروجہ اقسام، طرزِ عمل اور طریقۂ کار سے متعلق مربوط ضابطۂ کار وضع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بیمہ کے قواعد مجریہ ۱۹۵۸ء قانون برائے قومی بیمہ کارپوریشن (ازسرِنو منظم شدہ) مجریہ ۲۰۰۰ء، اور اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن (عمومی) قواعد مجریہ ۱۹۷۲ء وغیرہ جیسے مماثل قوانین بھی نافذ ہیں۔ ان تمام قوانین کی غرض و غایت کاروبارِ بیمہ کے اصول و ضوابط وضع کرنا ہی ہے۔ مُلک میں مروجہ بیمہ قوانین کا جائزہ لینے سے قبل ضروری ہے کہ ہم اس کاروبار کے ارتقاء اور تاریخ کا سَرسَری جائزہ لیں۔

کاروبارِ بیمہ کا ارتقاء:۔

کاروبارِ بیمہ کی تاریخ کا احاطہ کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اصطلاح ابتدائی انسانی معاشرے سے مستعمل ہے۔ قدیم انسانی تہذیبوں میں دو طرح کی اقتصادیات عام تھیں۔ ایک غیر مالیاتی یا قدرتی نظام جس میں تبادلے کا نظام (بارٹر سسٹم) اور بلا معاہدہ اور مالیاتی دستاویزات کی غیر رسمی تجارت شامل ہے اور دوسرا مالیاتی اقتصادی نظام جس میں کرنسی، روپیہ پیسہ اور مالیاتی دستاویزات وغیرہ شامل ہیں۔ زمانہ قدیم میں باہمی خدمت کے معاہدات کے ذریعہ بیمہ کو ترویج دی جاتی تھی یعنی اگر ایک خاندان کا گھر بار تباہ ہو جائے گا تو ہمسایے گھر کی دوبارہ تعمیر میں مددگار ہوں گے یا قحط کے زمانے میں خوشحال ممالک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔ مالیاتی اقتصادیات میں نقصانات کے تبادلے یا تقسیم کے طریقۂ کار کو قدیم چینی اور بابلی تہذیبوں نے تیسری اور دوسری صدی میں اپنایا۔ چین کے بحری سوداگروں نے بحری جہازوں کے ڈوبنے یا تباہ ہونے کی صورت میں ہونے والے نقصان کو پورا کرنے کی روایت کے ذریعے بیمہ کو فروغ دیا جبکہ بابلی

تہذیب نے مشہور ضابطۂ حمورابی کے تحت ۱۷۵۰ء میں ایک باقاعدہ نظام تشکیل دیا جو کہ بحیرۂ روم کے بحری سوداگروں میں مستعمل رہا جس کی رُو سے اگر کوئی سوداگر اپنے سامان کیلئے قرض حاصل کرے گا تو وہ قرض دہندہ کو اضافی رقم کی ادائیگی کرے گا جو سامان کے سمندر برد ہونے یا چوری ہونے کی ضمانت کے طور پر ہوگی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیمہ کی یہ قدیم روایات حقیقت کے ساتھ رائج ہوتی رہیں اور آج کے اقتصادی نظام میں نقصانات کے احتمال کو تحفظ دینے کی غرض سے چند اصلاحات کے ساتھ نافذ العمل ہیں۔

جسٹس (ر) تنزیل الرحمٰن کی قانونی لغت میں لفظ بیمہ (Insurance) کے درج ذیل معانی دیئے گئے ہیں:۔

> "بیمہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں ایک شخص جو بیمہ کنندہ کہلاتا ہے دوسرے کو جو بیمہ شدہ کہلاتا ہے نقصان سے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری لیتا ہے، ایسی ذمہ داری کو بیمہ کہا جاتا ہے۔ بیمہ کسی ممکن الوقوع نقصان کے خلاف یا کسی مخصوص واقعہ کے ظہور پر ایک خاص رقم کی ادائیگی کی بابت کیا جاتا ہے۔ اس کا مالی بدل یا تو یک مشت یا معیادی ادائیگی کی شکل میں ہوتا ہے جس کو پریمیم یا اقساطِ بیمہ کہتے ہیں۔ وہ دستاویز جس میں معاہدۂ بیمہ لکھا جاتا ہے بیمہ پالیسی کہلاتی ہے۔ یہ معاہدۂ اب بہت عام ہو گیا ہے اور تقریباً ہر خطرے سے تحفظ کیلئے کیا جاتا ہے۔ ان میں اہم اور مشہور بیمہ زندگی، آگ، حادثہ اور بعض سمندری و ہوائی خطرات سے متعلق ہیں۔
>
> معاہداتِ بیمہ میں ہر اس اہم واقعہ کا انکشاف ہونا چاہیے جو بیمہ کرنے والے کے فیصلہ پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ یہ کافی نہیں ہے کہ کوئی غلط بیانی نہیں کی گئی بلکہ اگر کوئی ایسی اہم اطلاع جس کا علم بیمہ کرانے والے کو ہو اور وہ اطلاع ایسی ہو جو بیمہ کرنے والے کے فیصلہ کو متاثر کر

سکتی ہو اور جس سے اس امر کا امکان پایا جاتا ہو کہ اس کے انکشاف سے بیمہ کرنے والا بیمہ کرنے سے انکار کر دے گا۔ بیمہ کمپنی کے علم میں آ جائے تو بعض صورتوں میں بیمہ کمپنی پالیسی کو منسوخ کر سکتی ہے۔"

قانون بیمہ مجریہ ۲۰۰۰ء میں لفظ" بیمہ" سے مراد کسی بھی نام سے ایسا معاہدہ یا پالیسی کے تحت وصول شدہ قسط (پریمیم) کے عوض ایک شخص کسی واقعے کے رونما ہونے کی صورت میں دوسرے شخص کے نقصان کو پورا کرنے کی غرض سے مشروط ادائیگی کا ایک مخصوص معاہدے کی رُو سے اقرار کرتا ہے"۔ جس میں بیمے کا دوبارہ اجراء (Reinsurance) اور بازحوالگی (Retrocession) بھی شامل ہے۔

کاروبارِ بیمہ کی تقسیم:۔

قانونِ بیمہ مجریہ ۲۰۰۰ء کی رُو سے کاروبارِ بیمہ کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:۔

(i) کاروبار برائے بیمہ زندگی (Life Insurance Business)

(ii) کاروبار بیمہ علاوہ زندگی (Non Life Insurance Business)

کاروبار بیمہ زندگی میں زندگی کا بیمہ کیا جاتا ہے جبکہ بیمہ علاوہ زندگی میں دیگر نقصانات جو زندگی کے نقصان کے علاوہ ہوتے ہیں کا ازالہ کرنے کی حامی طے شدہ پریمیم کی ادائیگی کی صورت میں بھری جاتی ہے۔ بیمہ علاوہ زندگی کو عمومی بیمہ (General Insurance) بھی کہا جاتا ہے۔(دفعہ 3 قانونِ بیمہ مجریہ ۲۰۰۰ء)۔

کاروبارِ بیمہ علاوہ زندگی کی اقسام:۔

قانونِ بیمہ مجریہ ۲۰۰۰ء کی دفعہ (۴) کی ذیلی دفعہ (۳) کاروبارِ بیمہ علاوہ زندگی کو مزید کئی درجات میں تقسیم کرتی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

(ii) **درجہ اوّل: آگ اور جائیداد کے نقصان سے متعلق:۔**

املاک کے آگ سے جل جانے اور جائیداد کو پہنچنے والے نقصان کو پورا کرنے کیلئے جو بیمہ کیا جاتا ہے اس میں پالیسی رکھنے والے کی جائیداد کو پہنچنے والے نقصان کو بیمہ کے معاہدے کی شقات کی رُو سے پورا کیا جاتا ہے۔ (دفعہ ۴ کی ذیلی دفعہ (۴) کی شق (اے) مذکورہ قسم کے بیمے کا اطلاق سب سے پہلے ۱۶۶۷ء میں برطانیہ میں لگنے والی شدید آگ سے ہونے والے نقصان کی وجہ سے کیا جانے لگا۔ آج یہ بیمہ بہت عام ہو چکا ہے۔

(ii) درجہ دوئم: بحری اور نقل وحمل کے کاروبار کے متعلق:۔

یہ بیمہ کی وہ قسم ہے جس میں پالیسی رکھنے والا نقل وحمل کے ذرائع بشمول موٹر کار، ریلوے یا دیگر زمینی ذرائع نقل وحمل ہوائی اور بحری جہاز وغیرہ کو پہنچنے والے نقصان یا تباہی کی صورت میں بیمہ کے معاہدے کی رُو سے بیمہ کی رقم کا اہل متصور ہوتا ہے۔ ذرائع نقل وحمل میں ان سے وابستہ مشینری، فرنیچر یا دیگر سامان بمعہ تیسرے فریق کی ذمہ داری بھی شامل ہے اور وہ نقصان بھی جو لادے ہوئے سامان، مصنوعات یا بار برداری کی اشیاء کو پہنچا ہو بھی بیمہ کے اس معاہدے کی رُو سے پورا کیا جائے گا۔

(iii) درجہ سوئم: موٹر کار تیسرے فریق کا لازمی بیمہ:۔

یہ بیمہ کے وہ معاہدات ہیں جو زمین پر چلنے والی گاڑیوں کی سواریوں کو پہنچنے والے نقصان کو پورا کرتے ہیں جنھیں بطور خاص موٹر گاڑیوں کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء میں بیان کیا گیا ہے۔

(iv) درجہ چہارم: ذمہ داری کے کاروبار (Liability Business) کے طور پر:۔

بیمہ کے ایسے معاہدوں کے ذریعے پالیسی رکھنے والے کے ان نقصانات کو پورا کیا جاتا ہے جو تیسرے فریق کی ایسی ذمہ داریوں سے ظاہر ہوتی ہیں جو نقل وحمل، موٹر کار، سہ فریقی ذمہ داری یا ملازمین کے معاوضے کی ذمہ داری کے علاوہ ہوں۔

(v) درجہ پنجم: ملازمین کے معاوضے کا کاروبار:۔

بیمہ شدہ ملازمین کو پہنچنے والے نقصان کو آجر جن بیمہ معاہدوں کے ذریعے پورا کرتا ہے وہ اس درجے سے تعلق رکھتے ہیں۔

(vi) درجہ ششم: قرض کی ضمانت اور کفالت کا کاروبار: (Credit Surety Ship)

اس قسم کے بیمہ معاہدات پالیسی رکھنے والے کو دیوالیہ ہونے یا دیگر کسی صورت میں قرض داروں کو قرض کی ادائیگی کی ضمانت دیتے ہیں یا پھر ضمانتی معاہدات کی تکمیل کی صورت میں پالیسی ہولڈر کو ہونے والے نقصان کو پورا کرنے کے بیمہ معاہدات بھی قابلِ عمل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کاروبار میں تمام قسم کے تمسکات اور ضمانتی معاہدات جو بیمہ شدہ ہوں اس کاروبار کے زمرے میں آتے ہیں۔

(vii) درجہ ہفتم: حادثہ یا صحت کا بیمہ:۔

یہ ایسے بیمہ کاروبار ہیں جس میں مخصوص مدت کیلئے جو سال بھر سے زیادہ نہ ہوگی بیمہ معاہدہ کیا جاتا ہے کہ اگر اس دورانیہ میں کوئی حادثہ یا بیماری کی وجہ سے پالیسی رکھنے والا کوئی نقصان اُٹھائے گا تو معاہدے کی رُو سے اُس کو مخصوص رقم ادا کی جائے گی اس معاہدے میں درج ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

(۱) حادثے کی صورت میں آنے والوں زخموں کی وجہ سے نقصان؛

(۲) حادثے کے نتیجے میں موت کی صورت میں؛اور

(۳) کسی بیماری کی وجہ سے ہونے والا طبی خرچہ یا نقصان۔

لیکن ان نقصانات میں دورانِ ملازمت ہونے والا نقصان جسے پہلے درجہ (۵) میں بیان کیا جا چکا ہے شامل نہیں ہے۔

(viii) درجہ ہشتم: زرعی بیمہ معاہدہ :

یہ ایسے معاہدات ہیں جن کی رُو سے زرعی پیداوار کو پہنچنے والے کسی نقصان کی تلافی بصورت رقم کی جاتی ہے اس بیمہ میں زرعی زمین، کھڑی فصلیں اور گودام وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

(ix) درجہ نہم: متفرق بیمہ کاروبار :

مندرجہ بالا اقسام کے بیمہ کاروبار کے علاوہ دیگر تمام کاروبار متفرق بیمہ کاروبار کے زُمرے میں آتے ہیں۔

تیسرے فریق کی ذمہ داری :(Third Party Liabilities):۔

بیمہ کے کاروبار کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے جس میں بیمہ کنندہ اور بیمہ شدہ کے علاوہ تیسرا فریق بھی شامل ہوتا ہے اس قسم کو تیسرے فریق کا بیمہ یا ذمہ داری کا نام دیا جاتا ہے۔اس قسم کے بیمہ میں بیمہ کنندہ کو پریمیم کی ادائیگی تیسرا فریق کرتا ہے جو بیمہ شدہ کے نقصان کو پورا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے۔اس قسم کے بیمہ میں آجر اور اجیر کے بیمہ جات جہاں آجر اپنے ملازمین کا بیمہ کرواتا ہے یا موٹر گاڑیوں کی سواریوں کے بیمے میں تیسرے فریق کے نقصان کو بیمہ کنندہ اور گاڑی مالکان پورا کرتے ہیں وغیرہ شامل ہیں۔

پاکستان میں تیسرے فریق کی ذمہ داری کو موٹر گاڑیوں کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء کے تحت رائج کیا گیا ہے۔موٹر گاڑیوں کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء کا بیشتر حصہ صوبائی موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء کی دفعہ ۱۲۲ کے تحت منسوخ کیا جا چکا

ہے تاہم باب ہفتم اور باب ہشتم ابھی موثر ہیں اور باب ہشتم گاڑیوں کے بیمہ بابت تیسرے فریق کے متعلق ہے۔ تیسرے فریق کی ذمہ داری کو بیان کرنے کیلئے ہم موٹر گاڑیوں کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء کے باب ہشتم کا تجزیہ کریں گے۔

تیسرے فریق کے نقصان کا لازمی بیمہ:۔

عوامی مقامات پر کوئی بھی گاڑی اُس وقت تک سواریوں کیلئے استعمال نہ ہوگی جب تک اُس گاڑی کے مالک نے تیسرے فریق کی ذمہ داری کا بیمہ نہ کروا رکھا ہو۔ (دفعہ ۹۴)

تیسرے فریق کی بیمہ پالیسی کے لوازمات:۔

تیسرے فریق کی ذمہ داری سے متعلق بیمہ پالیسی مجاز بیمہ کمپنی سے جاری شدہ ہونی چاہیے۔ یہ بیمہ گاڑی کے عام جگہوں پر استعمال سے کسی فردِ واحد یا افراد کے گروہ کو پہنچنے والے جسمانی ایذاء یا جانی نقصان کو پورا کرنے کی ذمہ داری سے متعلق ہوتا ہے۔ اس بیمہ میں وہ ملازمین شامل نہیں جو گاڑی چلانے کیلئے ملازمت پر رکھے گئے ہوں اور ان کا بیمہ، ملازمین کے معاوضے کے قانون (Workmen Compensation Act) کے تحت کیا گیا ہو اسی طرح عوامی خدمت کیلئے چلائی جانے والی گاڑیوں میں کنڈیکٹر کے فرائض سرانجام دینے والا ملازم تیسرے فریق کے بیمے میں شامل نہیں ہے۔ ماسوائے اس صورت میں جہاں گاڑی ملازمین کو کسی معاہدے کی رُو سے لانے یا لے جانے کا کام سرانجام دیتی ہو ایسے ملازمین کو کسی نقصان پہنچنے کی صورت میں وہ ملازمین تیسرے فریق کے بیمے کے حق دار ہوں گے۔

تیسرے فریق کے بیمہ کی پالیسی میں درج ذیل حد تک ذمہ داری اٹھائی جاتی ہے:۔

(الف) اگر گاڑی باربرداری کیلئے استعمال ہو رہی ہو تو بیس ہزار روپے تک کا تحفظ پوری گاڑی کو حاصل ہوتا ہے یعنی کسی حادثے، موت یا زخمی ہونے کی صورت میں ڈرائیور کے علاوہ دیگر ملازمین جو گاڑی میں سوار تھے جن کی تعداد چھ ملازمین کی حد تک ہو کو معاوضے کے طور پر بیس ہزار روپے دیئے جائیں گے۔

(ب) اگر گاڑی ملازمین کو لانے اور لے جانے کیلئے استعمال ہوتی ہو تو بیمہ کی حد بیس ہزار روپے تک ہے اور اگر گاڑی ڈرائیور کے علاوہ چھ سے زیادہ مسافروں کو بیٹھانے کیلئے رجسٹرڈ نہ ہو، گاڑی میں ملازمین کے علاوہ دیگر سواریاں موجود ہیں تو مجموعی طور پر بیس ہزار اور چار ہزار روپیہ ہر سواری کو ادا کیا جائے گا اور اگر گاڑی چھ سے زیادہ مسافروں کو بیٹھانے کیلئے رجسٹرڈ ہو تو بیمہ کی صورت میں دو ہزار روپے ہر مسافر کو معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ (دفعہ ۹۶ موٹر گاڑیوں کا قانون مجریہ ۱۹۳۹ء)

بیمہ شدہ کے دیوالیہ ہونے کی صورت میں تیسرے فریق کا استحقاق:۔

بیمہ کے معاہدے کی موجودگی میں اگر بیمہ شدہ کمپنی یا ادارہ جس نے تیسرے فریق کا بیمہ حاصل کر رکھا ہے اگر دیوالیہ ہو جاتی ہے یا تحلیل ہونے لگتی ہے تو بیمہ کنندہ کی جانب تیسرے فریق کا استحقاق بالکل متاثر نہ ہوگا بلکہ بیمہ شدہ کا استحقاق بیمہ کی حد تک اس کے دیوالیہ ہونے یا تحلیل ہونے سے تیسرے فریق کو منتقل ہو جائے گا۔ **(دفعہ۹۷)**

اسی طرح جب بیمہ کا معاہدہ تیسرے فریق کے متعلق ہو تو بیمہ کنندہ اور بیمہ شدہ باہمی رضامندی سے تیسرے فریق کی ذمہ داری کے متعلق معاملات کا تصفیہ نہیں کر سکتے جب تک اس میں تیسرے فریق کی رضامندی شامل نہ ہو۔ اسی طرح بیمہ شدہ کمپنی کے دیوالیہ ہونے یا عدالتی یا باہمی رضامندی سے تحلیل ہونے کی صورت میں اگر تیسرے فریق کی ذمہ داری سے نجات کی نیت سے کوئی معاہدہ، قرارداد یا دست برداری مؤثر نہ ہوگی اور نہ ہی تیسرے فریق کا استحقاق متاثر ہوگا۔

بیمہ کی سَند کو پیش کیا جانا:۔

مسافروں کو لانے لے جانے کی غرض سے عوامی جگہوں پر چلائی جانے والی گاڑیوں کے ڈرائیور کیلئے لازم ہے کہ وہ تیسرے فریق کے بیمے کی سند ہمراہ رکھے یا کسی حادثے کی صورت میں سات یوم کے اندر یہ سند متعلقہ تھانے میں جمع کروائے اور اسی طرح حادثے کی صورت میں گاڑی کے مالک کی ذمہ داری ہے کہ وہ متعلقہ مجاز تھانے دار کو تمام ضروری معلومات بابت بیمہ فراہم کرے۔

بلا بیمہ گاڑی چلانا:۔

جو کوئی بھی بیمہ کے بغیر گاڑی چلائے گا یا چلانے کی اجازت دے گا وہ تین ماہ قید اور جرمانہ جو پانچ سو روپے تک بڑھ سکتا ہے یا پھر دونوں سزاؤں کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔ **(دفعہ۱۲۵)**

بیمہ زِندگی کے قانونی لوازمات

زِندگی ایک ناپائیدار حقیقت ہے جس کے ایک لمحے کا بھروسہ نہیں کہ کب بلاوا آ جائے اور کب ایک انسان اپنے روزمرہ کے امور کی سرانجام دہی کے دوران یکدم مُلکِ عدم سُدھار جائے۔ اس عالمِ فانی میں ہر ذی روح کو زوال ہے۔ دُنیا میں انسان آخری دَم تک اِس جُستجو میں لگا رہتا ہے کہ اپنی ذات سے وابستہ دیگر افراد کیلئے تگ و دو کرے اور اپنے قریبی رشتہ داروں اور وارثان کو بہتر طرزِ زندگی فراہم کرے۔ وہ اپنے بیوی، بچوں، والدین اور بہن بھائیوں کی بہتر زندگی بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات کرتا ہے لیکن موت کی حقیقت سے بھی انکار نہیں کہ وہ کس وقت، کس لمحہ اُسے آن دبوچے گی اس کا کسی شخص کو اندازہ نہیں ہے۔ ان حالات میں اپنے پیاروں کو اپنی ناگہانی موت کی صورت میں مالی تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے "بیمہ زندگی" کی اصطلاح عام ہوئی۔ زندگی بیمہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں بیمہ شدہ شخص بیمہ کنندہ کمپنی کو اقساطِ بیمہ (Premium) کی ادائیگی اس شرط پر کرتا ہے کہ اِس کی ناگہانی موت کی صورت میں بیمہ کنندہ اُس کے نامزد کردہ وارثان کو ایک مخصوص رقم کی ادائیگی کرے گا۔ قدیم رومن تہذیب نے بیمہ زندگی کا استعمال شروع کیا جس کا مقصد مرنے والے کی تجہیز و تدفین پر اُٹھنے والے اخراجات اور ورثاء کو مالی مدد فراہم کرنا ہوتا تھا۔ بیمہ زندگی کی موجودہ شکل نے اٹھارویں صدی سے رواج پانا شروع کیا۔

پاکستان میں بیمہ زندگی کے معاہدے کو قانونی تحفظ حاصل ہے اور قانونِ بیمہ مجریہ ۲۰۰۰ء (The Insurance ordinance, 2000) بیمہ زندگی کے لوازمات بیان کرتا ہے۔ مذکورہ قانون میں بیمہ زندگی کی تفصیل اور تعریف کا احاطہ کیا گیا ہے جس کے مطابق بیمہ کا ایسا معاہدہ جس کی رُو سے کسی شخص کی زندگی ختم ہونے کی صورت میں یا کسی ناگہانی واقعہ جو انسانی زندگی لینے کا موجب بنے کے رُونما ہونے کی صورت میں لواحقین کو متفقہ رقم کی ادائیگی کا اقرار کیا جاتا ہے۔

قانونِ بیمہ مجریہ 2000ء کی دفعہ 3 کے مطابق کاروبارِ بیمہ کو زندگی بیمہ اور بلا زندگی بیمہ کی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تحت درج ذیل اقسام کے معاہدہ بیمہ جات بیمہ زندگی کے معاہدے سمجھے جائیں گے۔

(الف) ایسے بیمہ معاہدات جو کسی شخص کی موت یا کسی مشروط واقعے کے رُونما ہونے کی صورت میں (جس کا خاتمہ موت کی صورت میں ہو) لواحقین کو طے شدہ رقم کی ادائیگی کے متعلق ہوں؛

(ب) ایسا بیمہ معاہدہ جس میں اقساطِ بیمہ (پریمیئم) کی ادائیگی انسانی زندگی کے خاتمے تک کی جانی طے کی جائے؛

(ج) بیمہ کا ایسا معاہدہ جس میں انسان تاحیات سالانہ بنیادوں پر ادائیگی کرتا ہے؛

(د) ایسا معاہدہ جو طبی اخراجات کی ضمانت مہیا کرے؛

(ر) مستقل معذوری کی صورت میں آمدنی کے معاہدات؛ اور

(س) علاوہ ازیں دیگر معاہدات جو مجوزہ ہوں۔

اس قانون میں اگر کچھ برخلاف نہ بیان کیا گیا ہو تو کوئی ایسا بیمہ معاہدہ جس کا حقیقی مقصد بیمہ زندگی کا کاروبار ہو لیکن اُس میں بلا زندگی بیمہ کی چند شرائط بھی شامل ہوں معاہدہ بیمہ زندگی ہی متصور ہوگا۔

زندگی بیمہ کی اقسام: (دفعہ 4):۔

قانونِ بیمہ مجریہ 2000ء کی دفعہ 4 معاہدۂ زندگی بیمہ کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالتی ہے جس کے مطابق زندگی بیمہ کی درج ذیل اقسام ہیں:۔

(1)۔ عمومی کاروبارِ زندگی بیمہ (Ordinary Life Business):۔

یہ بیمہ زندگی کے وہ کاروبار ہیں جو عمومی طور پر رائج ہیں اور دیگر اقسام یعنی تلافیِ سرمایہ، پینشن فنڈ اور حادثے یا صحت کے بیمہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ یہ عمومی زندگی بیمہ کے معاہدات ہیں جو عام طور پر رائج ہیں جن کے تحت بیمہ شدہ اپنی موت کی صورت میں نامزد اشخاص کو مختص رقم کی ادائیگی کا بیمہ معاہدہ کرتا ہے اور اِس ضمن میں طے شدہ اقساط کی ادائیگی بھی کرتا ہے۔

(2)۔ تلافی سرمایہ کا کاروبار (Capital Redemption Business):۔

یہ وہ کاروبار بیمہ ہے جس کا مقصد تلافی سرمایۂ معاہدات کو مؤثر بنانا ہے۔ تلافی سرمایہ (Capital Redumption) بیمہ معاہدات دراصل بیمہ کمپنی اور افراد کے مابین سرمایہ کاری کا معاہدہ ہے اِس معاہدے کی خصوصیت یہ ہے کہ اِس میں کسی مشروط واقعہ کے رُو پذیر ہونے پر بیمہ کی رقم کی ادائیگی نہیں کی جاتی بلکہ یہ دراصل ایک طرح کی سرمایۂ کاری ہوتی ہے جس کے تحت سرمایۂ کار کو ایک طے شدہ معاہدے کے تحت مختص منافع یا رقوم کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ اِن معاہدات میں سرمایۂ کاری کرنے والے کو بعض اوقات منافع کے ساتھ نقصان بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔

(3)۔ پینشن فنڈ کا کاروبار:۔

اِس کاروبارِ بیمہ میں زندگی بیمہ کے وہ معاہدات شامل ہیں جن کا مقصد ملازمین کو پینشن سکیم کی رُو سے رقوم کی ادائیگی یا ملازمت سے ریٹائرمنٹ یا سبکدوشی کے بعد ملازم کو بغرضِ تحفظ رقم کی ادائیگی ہو۔ ایسی سکیموں کی ملکیت متولی سکیم یا ادارے کے مہتمم کے پاس ہوتی ہے۔

(4)۔ حادثے اور معاملاتِ صحت کا بیمہ (Accident and Health Business):۔

حادثے اور معاملاتِ صحت کے بیمہ سے مُراد ایسے معاہدات ہیں جو حادثے یا بیماری کی صورت میں بیمہ کنندہ کو طے شدہ رقم کی ادائیگی سے متعلق ہیں ان رقوم کا مستفید کنندہ پالیسی رکھنے والے کے علاوہ دیگر افراد بھی ہو سکتے ہیں جن کے استفادے کیلئے پالیسی حاصل کی گئی ہو۔ ان معاہدات کی صورتیں درج ذیل ہیں:۔

(الف) کسی حادثے کی صورت میں چوٹیں آنا؛

(ب) کسی بیماری یا حادثے کی وجہ سے معذور ہو جانا؛ اور

(ج) کسی بیماری، حادثے یا غیر موزونیت کی وجہ سے نقصان اُٹھانا یا طبی اخراجات وغیرہ۔

بیمہ کے کاروبار کرنے کی اہلیت:۔

قانونِ بیمہ کی دفعہ 5 کے تحت پاکستان میں کوئی بھی پبلک کمپنی یا کوئی باڈی کارپوریٹ (جو پرائیویٹ کمپنی یا کسی پرائیویٹ کمپنی کی ذیلی کمپنی (Subsidary Company) نہ ہو) بیمہ کا کاروبار کرنے کی مجاز ہے اور دفعہ 6 کے تحت بیمہ کا کاروبار کرنے والے تمام اداروں پر لازم ہے کہ وہ سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن سے بیمہ کے کاروبار کی رجسٹریشن کروائیں۔ دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (6) کی رُو سے بیمہ کاروبار کی رجسٹریشن کی درخواست کے ہمراہ تمام متعلقہ معلومات، شرائط وضوابط جن کی بناء پر کاروبار کیا جائے گا اور ضروری دستاویزات منسلک کی جانی لازمی ہیں۔ اسی طرح ذیلی دفعہ (8) بطورِ خاص تقاضا کرتی ہے کہ بیمہ زندگی کے کاروبار کی درخواست کے ہمراہ زندگی بیمہ کی پالیسی کے قواعد وضوابط طے شدہ شرح، فوائد ونقصانات وغیرہ کی تفصیلات بھی پیش کی جائیں اور جہاں زندگی بیمہ کاروبار سرمایہ کاری سے متعلق ہو وہاں سرمایہ کاری کی تفصیلات اور وہ بنیادی وجوہات جن کی بناء پر پالیسی کے تحت منافع ادا کیا جائے گا اور مجوزہ اخراجات وغیرہ سب کی تفصیلات منسلک کی جانی لازم ہیں۔

قانونِ ہٰذا کی دفعہ 13 یہ قدغن عائد کرتی ہے کہ کوئی بھی بیمہ کا کاروبار کرنے والا شخص متذکرہ بالا شقات میں درج قواعد اور ضابطۂ کار کے برخلاف زندگی بیمہ کا کاروبار شروع نہیں کر سکتا اور اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو اس کیلئے لازم ہے کہ وہ کاروبار شروع کرنے سے 30 یوم قبل کمیشن سے ترمیم شدہ زندگی کاروبار کی اجازت لے اور تمام متعلقہ دستاویزات اور مواد ضروری ترامیم کے ساتھ کمیشن کے رُوبرو داخل کروائے۔

قانونِ بیمہ مجریہ 2000ء کی رُو سے زندگی بیمہ کا کاروبار کرنے والی کمپنیوں پر لازم ہے کہ وہ بیمہ زندگی کے کاروبار کو چلانے کیلئے کم از کم ایک قانونی فنڈ ضرور تشکیل دیں۔ اِس قانونی فنڈ کی تشکیل اور قیام کے متعلق تمام معلومات

قانون ہذا کی رُو سے سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن کو دی جانی ضروری ہیں اور اس قانونی فنڈ کا تذکرہ پالیسی کی دستاویزات میں کیا جانا بھی ضروری ہے۔ (دفعات 14 اور 15)

کاروبارِ زندگی بیمہ میں نامزدگیاں (دفعہ 72):۔

ایسا شخص جس نے اپنی زندگی کا بیمہ کروا رکھا ہے، پالیسی کے مؤثر ہونے یا ادائیگی کے ضمن میں اس کے واجب الادا (Mature) ہونے پر اس کیلئے لازم ہے کہ کسی ایسے شخص یا اشخاص کی نامزدگی دے جنہیں اُس کی وفات کی صورت میں بیمہ کی رقم کی ادائیگی کی جائے۔ تاہم اگر نامزد کردہ شخص نابالغ ہو تو وہ مجوزہ طریقۂ کار سے کسی ایسے فرد کو بھی نامزد کر سکتا ہے جو نابالغ کے مفاد میں رقم وصول کرنے کا اہل ہو۔ پالیسی رکھنے والے کی جانب سے دی گئی نامزدگی کا تذکرہ پالیسی کی شقات میں کیا جانا ضروری ہے اور پالیسی رکھنے والا شخص نامزد کردہ شخص کا نام صرف تحریری نوٹس کے بعد ہی تبدیل کروا سکتا ہے اس ضمن میں بیمہ کمپنی زندگی بیمہ پالیسی رکھنے والے شخص کو نامزدگی کی توثیق کی سند دے گی اور اگر نامزدگی میں تبدیلی یا تنسیخ کی گئی ہوگی تو اُس سے بھی مطلع کرے گی۔ گروہی زندگی بیمہ پالیسی (یعنی ایسی زندگی بیمہ پالیسی جو افراد کے کسی گروہ کو بیمہ کا تحفظ فراہم کرے مثال کے طور پر مشترکہ آجر کے ملازمین یا کسی سوسائٹی کے اراکین وغیرہ) میں بھی نامزدگی کا طریقۂ کار ایسا ہی ہوگا۔

کاروباری طرزِ عمل (دفعہ 75):۔

کاروبارِ بیمہ میں فریقین کا کاروباری طرزِ عمل بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ قانونِ بیمہ 2000 کے حصۂ نہم (Part ix) میں مروّجہ دفعات فریقینِ معاہدہ بیمہ کے کاروباری طرزِ عمل کے متعلق ہیں جن کی رُو سے معاہدۂ بیمہ کی شقات پر انتہائی نیک نیتی سے عمل کیا جانا لازمی ہے۔ معاہدۂ بیمہ کی تمام شقات پر عمل کرتے ہوئے اگر فریقین کی نیک نیتی شامل نہ ہوگی تو معاہدہ غیر مؤثر ہوگا۔ معاہدہ بیمہ میں نیک نیتی سے عمل کرنے کی شرط ضرور تحریر کرنی چاہیے۔

گمراہ کُن اور دھوکے پر مبنی طرزِ عمل (دفعہ 76):۔

بیمہ کا کاروبار کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ کاروبار کرتے ہوئے گمراہ کُن اور دھوکے پر مبنی طرزِ عمل سے اجتناب کرے۔ کسی بیمہ پالیسی میں غیر یقینی اور غیر ضروری شرائط کا اضافہ جن سے پالیسی رکھنے والا بے خبر ہو یا اُن کی توثیق نہ کرتا ہو، دھوکہ دہی اور فریب کے مترادف ہے۔ جہاں کہیں بھی بیمہ کا کاروبار کرنے والا گمراہ کُن اور مبنی بر دھوکے کے طرزِ عمل کا مرتکب پایا جائے گا اور جس کی بناء پر پالیسی رکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچے گا تو بیمہ کا کاروبار کرنے والا پالیسی رکھنے والے کے اُس نقصان کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہوگا اور اس ضمن میں کمیشن کو بھی اختیار ہے کہ وہ بیمہ کے کاروبار کرنے والے پر جرمانہ عائد کرے۔

پالیسی رکھنے والے سے متعلق شرائط میں ابہام پیدا کرنا (دفعہ 77):۔

بیمہ معاہدے کی شرائط میں موجود کوئی بھی ابہام کسی طور بھی پالیسی رکھنے والے کے مفاد کے خلاف نہیں جائے گا۔ کسی بھی بیمہ کا کاروبار کرنے والے شخص یا ادارے پر لازم ہے کہ پالیسی کی دستاویزات کی تیاری کرتے ہوئے حتی الامکان کوشش کرے کے معاہدے کی زبان سادہ ہو اور تجویز اور دعویٰ (Claim) کی دستاویزات میں سوالات کے جوابات دینے کے طریقہ کار کے متعلق واضح ہدایات دی گئی ہوں جن کے نتیجے میں حاصل شدہ معلومات جامع اور قانون کے مطابق ہوں۔ اِن شقات سے انحراف بیمہ کا کاروبار کرنے والے پر پابندی عائد کرتا ہے کہ وہ اس ابہام کا فائدہ اُٹھا کر پالیسی رکھنے والے کو اس کے جائز دعویٰ (Claim) سے محروم کرنے کی کوشش کرے۔

قانون کی شقات کا ادخال۔ باطل اور جرم (دفعہ 78):۔

معاہدۂ بیمہ کی کوئی بھی ایسی شق جو قانونِ ہذا کی کسی شق سے انحراف کرتی ہو یا کسی شق کے نفاذ پر قدغن عائد کرتی ہو، باطل قرار دی جائے گی اور بیمہ کا کاروبار کرنے والا قانونِ ہذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا۔

جھوٹے دعوے (Claim) کی بناء پر زندگی بیمہ پالیسی کی تنسیخ (دفعہ 82):۔

ایسی زندگی بیمہ پالیسی جو جھوٹے دعویٰ اور دھوکہ دہی کی بنیاد پر تشکیل دی گئی ہو یا جس کا دعویٰ جھوٹا ہو، وہ قانونِ ہذا کی دفعہ 82 کی رُو سے منسوخ متصور ہوگی جس کیلئے بیمہ کا کاروبار کرنے والا ٹریبونل کو مذکورہ زندگی پالیسی کی تنسیخ کی منظوری کی درخواست دے گا اور اس ضمن میں پالیسی ہولڈر کی تحریری رضامندی بھی حاصل کرے گا۔ بیمہ ٹریبونل اگر مطمئن ہوگا کہ پالیسی جھوٹے دعویٰ پر ہی مبنی ہے تو وہ پالیسی کی منسوخی کی رضامندی دے دے گا تاہم اگر کوئی شخص منسوخ شدہ پالیسی میں کسی قسم کا استحقاق رکھتا ہوگا تو ٹریبونل کو اختیار ہے کہ وہ مذکورہ شخص کو حالات کے مطابق جائز رقم کے اجراء کے احکامات جاری کرے۔

قانونِ ہذا کے برخلاف عمل کرنے کی سزا (دفعہ 156):۔

بیمہ کا کاروبار کرنے والا شخص اگر قانونِ ہذا کی پاسداری کرنے اور مروّجہ شقات پر اُن کی اصل روح کے مطابق عمل کرنے میں ناکام رہتا ہے اور اگر بیمہ کا کاروبار کرنے والے ادارے کے ڈائریکٹر یا افسران جان بوجھ کر اس قانون کی دفعات سے انحراف کرتے ہیں تو اُنہیں جرمانے کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے اور اگر پھر بھی یہ انحراف یا نقص جاری رہے تو دس ہزار روپیہ روزانہ کے حساب سے جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

نااہل، غیر رجسٹرڈ اور متعین سرمائے کے بغیر بیمہ کا کاروبار کرنے کی سزا (دفعہ 157):۔

جو شخص قانونِ ہذا کی دفعہ 5 جو اہل افراد کی تعریف کرتی ہے، دفعہ 6 جو بیمہ کاروبار کی رجسٹریشن لازم قرار دیتی ہے اور دفعہ 29 جو متعین رقم اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں بطور سیکیورٹی جمع کرانے کے متعلق ہے کی خلاف ورزی کرے گا اُس پر بھی جرمانہ عائد کیا جائے گا جو 20 لاکھ روپے تک ہوسکتا ہے۔

اِسی طرح اگر کوئی شخص جانتے بوجھتے ہوئے مذکورہ بالا جرائم کے مرتکب بیمہ کا کاروبار کرنے والے افراد یا ادارے سے پالیسی حاصل کرتا ہے تو اُس پر بھی پانچ لاکھ روپے تک کا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

دستاویز میں غلط بیانی کی سزا (دفعہ 158):۔

جو کوئی بھی جان بوجھ کر بیمہ کی کسی دستاویز، رپورٹ، سند، ریٹرن یا بیلنس شیٹ وغیرہ کے مندرجات میں غلط بیانی یا غلط اندراجات کا مرتکب ہوگا اُسے تین سال قید اور جرمانہ جو دس لاکھ روپے تک بڑھ سکتا ہے کا سزاوار قرار دیا جائے گا۔

تنازعات کے تصفیئے کے متبادل حل کے لیئے قوانین

"سستا اور فوری انصاف" ہر معاشرے کی اہم ضرورت ہے عوام الناس اپنے تنازعات کے آسان اور فوری تصفیئے کے متمنی ہوتے ہیں۔ اِس ضمن میں تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے کے متبادل طریقہ کار (Alternate Dispute Resolution Measures) وقت کے ساتھ ساتھ مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر تنازعات کے مصالحانہ حل کے جدید طریقے مستعمل ہیں۔ تنازعات کے حل کے یہ طریقے روایتی قانونی طریقوں کی نسبت آسان، کم خرچ اور موئثر ثابت ہو رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں عرصہ قدیم سے تنازعات کے تصفیئے کے لیئے جرگہ یا پنچائت کا نظام موجود ہے۔ تاہم موجودہ دور میں "جرگہ یا پنچائت" کے نظام منظم نہ ہونے کی وجہ سے اپنی افادیت کھو چکے ہیں۔

پاکستان میں بھی تنازعات کے مصالحانہ حل کو قانونی حیثیت دینے کے لیئے مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908ء میں دفعہ 89-A کی ایزدگی کی گئی ہے جو عدالت کو اختیار دیتی ہے کہ وہ مقدمات کی نوعیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تنازعات کے تصفیئے کے متبادل طریقے اپناتے ہوئے فریقین کی رضامندی سے معاملے کو مصالحانہ طور پر یا ثالثی کے ذریعے حل کرے۔

معمولی دعویٰ جات اور خفیہ جرائم کے متعلق رائج قانون برائے دعاوی معمولی اور جرائم خفیفہ مجریہ 2002ء (The Small Claims & Minor Offences Court Ordinance, 2002) کے نفاذ کا مقصد بھی عوام کو چھوٹے اور معمولی مقدمات میں فوری اور سستا انصاف فراہم کرنا ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت مقدمات کی کارروائی کے دوران کسی بھی درجے پر فریقین کی رضامندی سے معاملے کے مصالحانہ تصفیئے کے لیئے ثالث کا تقرر عمل میں لایا جا سکتا ہے جو متذکرہ قانون کے تحت وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ثالثی کی کارروائی کرتا ہے۔ ثالثان کے فرائض سرانجام دینے کے لیئے صوبائی عدالت کا چیف جسٹس ڈسٹرکٹ ججوں اور متعلقہ بار کے عہدیداران کے مشورے سے ثالثان کی ایک فہرست مرتب کرتا ہے جس میں ریٹائرڈ جج صاحبان، وکلاء وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ کامیاب ثالثی یا تصفیئے کی صورت میں ثالث فریقین کی رضامندی سے راضی نامہ / مصالحتی معاہدہ تحریر کر کے عدالت کی توثیق اور ایوارڈ کے اجراء کے لیئے پیش کرتا ہے اگر مصالحت کسی جرم کے متعلق ہو تو راضی نامے کی روشنی میں فریقین میں صلح ہو جاتی ہے۔ متذکرہ قانون ثالث کی ذمہ داریوں کا تعین بھی کرتا ہے اور مصالحت میں ناکامی کی صورت میں قانونی کارروائی جاری رکھنے کا اعادہ بھی کرتا ہے۔ (متعلقہ دفعات 14 تا 22)

اِس ضمن میں سندھ ہائی کورٹ کے تحت کراچی میں قائم تنازعات کے مصالحانہ حل کا قومی مرکز (NCDR) کئی برسوں سے دیوانی تجارتی اور خانگی نوعیت کے تنازعات کے مصالحانہ حل میں مصروف عمل ہے۔ اسی طرح عدالت عالیہ لاہور نے بھی حال ہی میں تنازعات کے مصالحانہ حل کے لیے ضلعی سطح پر مراکز قائم کیے ہیں جو موثر انداز میں تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے میں مصروف عمل ہیں اِن مراکز کی کارکردگی کی بدولت خاطرخواہ نتائج حاصل ہورہے ہیں۔ صوبہء خیبر پختونخواہ میں شریعہ نظامِ عدل ریگولیشن مجریہ 2009ء (The Shariah Nizam-e-Adl Regulation, 2009) میں بھی دیوانی اور فوجداری تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے کی شقات موجود ہیں جن کی رُو سے کوئی بھی تنازعہ فریقین کی رضامندی سے مصلح یا مصلحین کو بھیجا جاسکتا ہے جو فریقین اور گواہان کو سُن کر اور دستاویزی اور واقعاتی شہادت کو پرکھ کر اپنی رائے پر مبنی رپورٹ متعلقہ عدالت کو پیش کریں گے جو اس بات کا جائزہ لینے کے بعد کے مصلح کی رپورٹ شریعت کے اصولوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے تیار کی گئی ہے۔ رپورٹ کی توثیق کر کے فیصلہ جاری کردے گی۔ اِسی طرح صوبہ خیبر پختونخواہ میں محکمہء پولیس نے بھی تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے کو اپناتے ہوئے تھانوں میں "تنازعات کے تصفیئے کی کونسل"(Dispute Resolution Council) قائم کی ہیں جو ضلعی سطح پر علاقائی پولیس کی مدد سے تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے میں مصروفِ عمل ہیں۔

وفاقی حکومت نے حال ہی میں تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے کے لیے متبادل طریقہء کار کا قانون مجریہ 2017ء (The Alternative Dispute Resolution Act, 2017) رائج کیا ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت وفاق اور وفاق کے زیرِ انتظام علاقوں کی حد تک ضابطہء دیوانی کی دفعہ 89-A کو منسوخ کردیا گیا ہے اور اِس کے متبادل ایسا جامع نظام وضع کیا گیا ہے جس کے تحت روایتی نظامِ انصاف سے رجوع کیئے بغیر تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے کے لیئے متبادل ذرائع استعمال کرتے ہوئے عوام کو سستا اور فوری انصاف فراہم کیا جاسکتا ہے۔ قانونِ ھٰذا تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب دیوانی مقدمات کے تصفیئے کا طریقہء کار وضع کرتا ہے۔ دوسرا باب قابلِ راضی نامہ جرائم کے متعلق ہے۔ جبکہ تیسرا باب متفرق شقات پر مشتمل ہے۔ جدول میں اُن معاملات کی فہرست دی گئی ہے جن میں تصفیئے کے متبادل ذرائع استعمال کرتے ہوئے فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ وفاق کے مذکورہ قانون کی اہم شقات کا تذکرہ ذیل میں دیا گیا ہے۔

تصفیئے کے لیئے متبادل طریقہء کار اپنانا (Reference to ADR) دفعہ 3:۔

عدالت کسی مقدمے میں فریقین کے پیش ہوجانے کے بعد جدول میں درج معاملات کے متعلق مقدمات کی پہلی سماعت کے موقع پر فریقین کی رضامندی سے معاملے کو متبادل طریقہء کار (ثالثی یا مصالحت) کے ذریعے حل کرنے کا حکم دے سکتی ہے ماسوائے اُن معاملات کے جن میں کوئی فریق ثالثی کے لئے رضامند نہ ہو یا عدالت کو مقدمے کے

حالات وواقعات کی روشنی میں یہ ادراک ہو کہ معاملے کا تصفیہ متبادل طریقہ ءکار کی بدولت ممکن نہیں یا پھر معاملے میں کوئی پیچیدہ قانونی یا واقعاتی سوال اُٹھتا ہو جس کی عدالتی تشریح ضروری ہو۔

معاملے کو تصفیئے کے لیئے بھیجنے سے قبل عدالت فریقین کی رضامندی سے تنقیحات (framming of issue)وضع کرے گی تاکہ مصالحانہ تصفیئے میں آسانی ہو۔ تاہم مصالحانہ تصفیئے کے دوران ثالث (Neutral) فریقین کی رضامندی سے مزید تنقیح طلب سوالات وضع کر سکتا ہے۔ علاوہ ازیں عدالت دورانِ سماعت کسی بھی موقع پر مقدمے کو تصفیئے کی غرض سے ثالثی کے لیئے بھیج سکتی ہے مگر ایسے مقدمات جن میں فریق دیگر کی عدم حاضری (Ex-Parte) کی بناء پر کارروائی کی گئی ہو کو ثالثی کی غرض سے نہیں بھیجا جائے گا۔

غیر جانبداران کا پینل (Panel of Neutrals) دفعہ 4:۔

قانون ھذا کی رُو سے وفاقی حکومت عدالتِ عالیہ کے مشورے سے وفاق اور وفاق کے زیرِ انتظام تمام اضلاع میں تقرر کے لیئے ثالثان کی جماعت تشکیل دے گی۔ ثالث کا تقرر کرتے ہوئے متعلقہ شعبے میں تعلیم اور متعلقہ مہارت رکھنے والے افراد کو چنا جائے گا جو اچھی شہرت کے حامل سات برس تک وکالت کا تجربہ رکھنے والے وکیل حضرات، سبکدوش جج صاحبان، ریٹائرڈ سرکاری ملازمین، علماء، قانون دان، ٹیکنوکریٹ اور دیگر ماہرین ہو سکتے ہیں۔ متعلقہ شعبہ میں مہارت رکھنے والی خواتین کو بھی ثالثان کے پینل میں مناسب نمائندگی دی جائے گی۔ حکومت اِن ثالثان کی استعداد میں اضافے کے لیئے تربیت وغیرہ کے انتظامات بھی کرے گی۔ کسی معاملے میں ثالث کے فرائض سرانجام دینے والے شخص کو اُس وقت تک کسی ثالثی سے الگ نہیں کیا جائے گا جب تک دونوں فریقین اُس کی جگہ نئے ثالث کے تقرر پر متفق نہ ہو جائیں۔

مقدمے میں غیر جانبدار کا تقرر (Appointment of Neutrals) دفعہ 5:۔

عدالت کسی تنازعے کو متبادل طریقہ ءکار سے حل کرنے کی غرض سے دونوں فریقین کی رضامندی سے ثالث یا کسی اور شخص کا تقرر کر سکتی ہے یا معاملے کو اس مقصد کے لیئے قائم مصالحتی مرکز بھیج سکتی ہے لیکن اگر فریقین ثالث کے تقرر اور معاملہ مصالحتی مرکز بھیجے جانے پر کوئی حتمی فیصلہ نہ کر پائیں تو عدالت اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے فیصلہ کر سکتی ہے کہ مصالحت کے لیے ثالث مقرر کیا جائے یا مصالحتی مرکز بھیجا جائے۔ مزید یہ کہ اگر تنازعے کی دونوں فریقین خواتین ہوں تو ثالث بھی ترجیحاً خاتون ہی ہو گی۔

قانونی چارہ جوئی سے قبل تصفیہ (Referral to ADR before Legal Proceedings) دفعہ 8:۔

کسی تنازعے کی صورت میں اگر فریقین عدالت سے رجوع کرنے سے قبل تنازعے کے مصالحانہ تصفیئے پر متفق ہوں تو وہ متعلقہ عدالت یا مصالحتی مرکز کو اِس ضمن میں تحریری درخواست دے سکتے ہیں اِس ضمن میں درخواست وصول ہونے پر عدالت یا مصالحتی مرکز فریقین کی رضامندی سے معاملہ ثالث یا کسی دوسرے شخص کو برائے مصالحت بھیجے گا۔

مصالحتی کارروائی (ADR Proceedings) دفعہ 9:۔

تنازعات کے تصفیئے کے متبادل طریقہء کار مصالحت / ثالثی اپناتے ہوئے فریقین بذاتِ خود کارروائی میں حصہ لے سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو اس مقصد کے لیئے اپنے کسی نمائندے یا وکیل کو نامزد کر سکتے ہیں۔ عدالت کی جانب سے مقرر کردہ ثالث اور تنازعے کے مصالحانہ تصفیئے کے لیئے بھیجے گئے معاملے کو مصالحتی مرکز تیس روز کی مدت میں نمٹائیں گے۔ بجز اسکہ کہ عدالت یا مصالحتی مرکز ثالث کی درخواست پر قابلِ قبول عذر / وجہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے 15 روز کا مزید وقت برائے مصالحت دے دیں۔ اگر معاملہ ثالث کو بھیجا جائے گا تو وہ ساٹھ 60 روز میں تصفیہ کروائے گا اور کسی قابلِ قبول عذر کی روشنی میں ثالث کی درخواست پر مزید تیس 30 روز کا وقت دیا جا سکتا ہے۔

عدالت وقتاً فوقتاً مصالحتی کارروائی اور ثالثان کے طرزِ عمل کے متعلق ہدایات جاری کر سکتی ہے جو ثالث اور فریقین دونوں پر واجب العمل ہونگی۔ اگر کوئی فریق مصالحتی کارروائی میں حصہ لینے میں ناکام رہتا ہے یا عدالت یا ثالث کی جانب سے دی گئی مدتِ اختتام پر عملدرآمد میں ناکام رہتا ہے یا کوئی اور ایسا فعل کرتا ہے جس سے مصالحتی کارروائی التواء کا شکار ہو جائے تو وہ فریق دیگر فریق کو ہرجانہ وخرچہ ادا کرنے کا پابند ہوگا جس کا تعین ثالث کرے گا۔

راضی نامہ اور حکم ثالثی (Settlement and Award) دفعہ 10:۔

اگر مصالحتی کارروائی کے نتیجے میں فریقین کسی راضی نامے پر تیار ہو جاتے ہیں تو ثالث باقاعدہ راضی نامہ ضبطِ تحریر میں لائے گا جس پر گواہان ثالث اور فریقین یا اُن کے نمائندگان یا وکیل کے دستخط ثبت ہوں گے۔ مذکورہ راضی نامہ عدالت کے رُوبرُو پیش کیا جائے گا جو راضی نامے کی روشنی میں فیصلہ سنائے گی اور ڈگری جاری کرے گی۔ اگر راضی نامہ تنازعے کے کسی جزو کے متعلق ہو تو عدالت محض اُس جزو کی حد تک فیصلہ جاری کرے گی اور باقی مقدمے کی سماعت عدالتی طریقہء کار کے مطابق کرے گی۔

ثالث تنازعے کے تصفیئے کے نتیجے میں تحریری حکم ثالثی جاری کرے گا جس پر ثالث، فریقین یا اُن کے نمائندگان کے دستخط ثبت ہوں گے۔ حکم ثالثی، برائے عدالتی توثیق عدالت کے رُوبرو پیش کیا جائے گا جو حکم ثالثی کی روشنی میں فیصلہ جاری کرے گی اور ڈگری جاری کرے گی۔ اگر مصالحت مصالحتی مراکز کی جانب سے تقرر کردہ ثالثان نے عدالتی کارروائی شروع ہونے سے قبل کروائی ہو تو وہ راضی نامہ یا حکم ثالثی ضبطِ تحریر میں لائیں گے جس پر گواہان، فریقین، فریقین کے نمائندگان یا وکیل کے دستخط موجود ہوں۔ مصالحتی مرکز معاہدہ ثالثی کو عدالت میں پیش کرے گا جو راضی نامے یا حکم ثالثی کی روشنی میں فیصلہ اور عدالتی ڈگری جاری کرے گی۔ اگر فریقین نے تنازعے کو باہم رضامندی سے طے کیا ہو اور اُن کے مابین راضی نامہ طے پا گیا ہو تو وہ عدالت کو درخواست دیں گے کہ اُن کے راضی نامے کی عدالتی حکمنامے کے ذریعے توثیق

کر دی جائے اور عدالت اگر مطمئن ہو کہ فریقین باہمی رضامندی سے مصالحتی معاہدے پر پہنچے ہیں تو عدالتی ڈگری کے ذریعے معاہدہ ثالثی کی توثیق کردے گی۔

مصالحت میں ناکامی(Failure of ADR)دفعات 11 اور 12:۔

اگر ثالثان تنازعے کا مصالحانہ تصفیہ کرانے میں ناکام رہتے ہیں اور ثالثی کی کوششیں بے نتیجہ رہتی ہیں تو ثالثان تنازعے کے تصفیہ میں ناکامی کی رپورٹ عدالت میں پیش کریں گے جو عدالتی کارروائی کو وہاں سے دوبارہ شروع کرے گی جہاں پر معاملہ مصالحانہ تصفیے کے لیئے ثالثان کے سپرد کیا گیا تھا۔ تاہم جب فریقین نے قانونی چارہ جوئی سے قبل تنازعے کے تصفیے کے لیئے مصالحتی مرکز سے رابطہ کیا ہو لیکن تنازعے کے مصالحانہ حل میں ناکام رہے ہوں تو فریقین پر لازم ہوگا کہ وہ قانونی دادرسی کے لیئے عدالت سے رجوع کرتے ہوئے عدالت کو مصالحانہ عمل کی ناکامی کے متعلق آگاہ کریں۔

قابلِ راضی نامہ جرائم(ADR in Compoundable Offences)دفعہ 14:۔

قانونِ ھٰذا نا صرف دیوانی تنازعات کے تصفیئے کے مصالحانہ حل کا طریقہء کار وضع کرتا ہے بلکہ فوجداری جرائم جو ضابطہء فوجداری کی دفعہ 345 اور کسی دیگر نافذ الوقت قانون کی رُو سے قابلِ راضی نامہ ہوں میں بھی فریقین کی رضامندی سے ثالث کے تقرر کے ذریعے مصالحت کا طریقہء کار مہیا کرتا ہے۔ فوجداری قابلِ راضی نامہ جرائم کے تصفیئے کے لیئے تقرر کردہ ثالث 30 یوم کے اندر جرم میں راضی نامے کی کوشش کرے گا اور اگر وہ فریقین کے مابین راضی نامہ کروانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ اِس ضمن میں راضی نامے کے متعلق تحریری رپورٹ جس پر خود اُس کے، گواہان کے اور فریقین یا اُن کے نمائندگان کے دستخط ثبت ہوں گے عدالت کو پیش کرے گا۔ عدالت مذکورہ راضی نامہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے فیصلہ سنائے گی اور ملزم کو فوجداری ذمہ داری سے بری الذمہ قرار دے دیا جائے گا۔ اگر ثالث جرم کا مصالحانہ تصفیہ کرانے میں ناکام رہتا ہے تو مقدمے میں کارروائی وہاں سے ہی شروع کی جائے گی جہاں سے مصالحانہ حل کے لیئے ثالث کے پاس بھیجا گیا تھا۔

مزید یہ کہ اگر فریقین ضابطہء فوجداری کی دفعہ 345 یا کسی دوسرے قانون کی رُو سے قابلِ راضی نامہ جرائم سے متعلق معاملے میں باہمی رضامندی سے تصفیئے پر رضامند ہو جاتے ہیں تو لازم ہے کہ وہ مصالحت کے متعلق عدالت کو مطلع کریں اور عدالت اگر مطمئن ہو کہ فریقین رضاکارانہ طور پر راضی نامے پر متفق ہو گئے ہیں اور فریقین اور گواہان کی جانب سے دستخط شدہ تحریری راضی نامہ عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے تو عدالت معاملے پر فیصلہ کرتے ہوئے حکمنامہ جاری کر سکتی ہے اور ملزم کو فوجداری ذمہ داری سے بری الذمہ قرار دے سکتی ہے۔

خرچہ اور فیس برائے مصالحت (Costs and Fees of ADR) دفعہ 15:۔

مصالحت کے متبادل طریقہء کار اختیار کرنے پر اُٹھنے والے اخراجات کو فریقین باہمی رضامندی سے یا عدالت کی جانب سے طے کردہ حصے کے مطابق برداشت کریں گے۔

جرمانہ (Penal Costs) دفعہ 17:۔

جو کوئی بھی جان بوجھ کہ قانونِ ھٰذا کی شقات کی نفی کرے گا یا جن اقدامات کے کرنے کی ذمہ داری اُسے قانوناً سونپی گئی ہے سے جان بوجھ کر غفلت برتے گا تو اُس کو جرمانے کا مرتکب ٹھہرایا جائے گا جو ایک لاکھ روپے تک ہوسکتا ہے۔

اپیل اور نظرثانی (Appeal and Revision Barred) دفعہ 18:۔

قانونِ ھٰذا کے تحت جاری کردہ عدالتی فیصلے کے خلاف نہ تو کوئی اپیل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی نظرثانی کی کوئی درخواست عدالت کو دی جاسکتی ہے۔

تحفظات (Savings) دفعہ 19:۔

قانونِ ھٰذا ثالثان کے روبرو کارروائی کو قانونی تحفظ فراہم کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ فریقین کی رضامندی کے بغیر ثالث کی کارروائی عدالت میں بطور شہادت پیش نہیں کی جاسکے گی۔ نہ ہی ثالث کو مقدمے میں گواہی کے لیئے طلب کیا جاسکتا ہے۔ تاہم حتمی راضی نامہ جو عدالت سے توثیق شدہ ہو بطور شہادت عدالت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ثالث کسی فریق کی جانب سے مقدمے کا عدالت میں دفاع نہیں کر سکے گا۔ ثالث یا مصالحتی مرکز کے کسی نمائندے کے کسی عمل کے متعلق جو اُس نے نیک نیتی سے فرائض منصبی کی ادائیگی کے دوران سرانجام دیا ہو کہ خلاف کوئی کارروائی یا قانونی چارہ جوئی نہیں کی جاسکے گی۔

اطلاق اور فوقیت (Application of certain laws) دفعات 20&21:۔

قانونِ ھٰذا کے تحت کی جانے والی کارروائیوں پر درج ذیل قوانین کا اطلاق مناسب تبدیلیوں کے ساتھ کیا جائے گا۔

(الف) قانونِ حلف نامہ مجریہ 1873ء

(ب) قانونِ میعاد سماعت مجریہ 1908ء

(ج) قانونِ ثالثی مجریہ 1940 (بشرطیکہ قانونِ ھٰذا کے تحت کارروائی کرتے ہوئے ثالث کا تقرر فریقین کی باہمی رضامندی سے کیا جائے)۔

مزید برآں تنازعات کے مصالحانہ تصفیئے کی غرض سے متبادل طریقہء کار اپناتے ہوئے مجموعہء ضابطہ دیوانی مجریہ 1908، مجموعہء ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء اور قانونِ شہادت مجریہ 1984ء کی شقات کا اطلاق نہ ہوگا۔ اسی

طرح قانونِ ھذا کے تحت تنازعات کا تصفیہ کرتے ہوئے اگر ضرورت پڑے تو چیمبر آف کامرس اور دیگر اداروں کے اس ضمن میں وضع کردہ قواعد مناسب تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہونگے۔

متذکرہ بالا اطلاق کی روشنی میں اگر کسی دیگر قانون کی شقات قانونِ ھذا کے برعکس ہوں تو قانونِ ھذا میں درج شقات کی فوقیت مؤثر (overriding effect) ہوگی۔

جُزوقتی تقرری/فراہمی (دفعہ 22):۔

تاوقتیکہ ثالثان کی تقرری کا باقاعدہ اعلان ہو عدالت فریقین کی رضامندی سے قانونِ ھذا کے تحت مصالحانہ تصفیئے کے لیے کسی شخص کو ثالث مقرر کرسکتی ہے۔

انفساخ (Repeal) دفعہ 27:۔

قانونِ ھذا کے تحت مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908ء کی دفعہ 89-A جو عدالتوں کو تنازعات کے تصفیئے کے لئے مصالحت کا طریقہ کار اپنانے کی ہدایت دیتی ہے کو وفاق اور وفاق کے زیرِ انتظام علاقوں کی حد تک فسخ کردیا گیا ہے۔

تنازعات/جرائم جن میں مصالحت کی جاسکتی ہے۔:۔

قانونِ ھذا کے جدول میں کچھ تنازعات/جرائم کی فہرست دی گئی ہے جن کو مصالحانہ تصفیئے کے لیئے بھیجا جانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اِن معاملات کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

(1) مالکِ جائیداد اور کرایہ دار کے مابین تنازعہ۔

(2) شفع کے مقدمات

(3) زمین اور جائیداد کے تنازعات

(4) قانون برائے دعاوی معمولی و جرائم خفیفہ مجریہ 2002ء کے تحت دیوانی معاملات

(5) تجارتی تنازعات جن میں اقتصادی اور تجارتی معاملات سے پیدا ہونے والے مفادات، حقوق اور دعوی جات بھی شامل ہوں۔

(6) معاہداتی مقدمات۔

(7) دعوی برائے تعمیل مختص۔

(8) پیشہ ورانہ غفلت سے متعلق معاملات۔

(9) کمپنی اور بینکنگ کے معاملات۔

(10) بیمہ۔

(11) دستاویزات قابلِ بیع وشریٰ۔

(12) شخصی ضرر/نقصان۔

(13) دعویٰ جات برائے معاوضہ اور ضرر۔

(14) اختراعات/ایجادات/نشاناتِ تجارت اور حقِ تصنیف کے معاملات۔

(15) انہار و نکاسی سے متعلق تنازعات۔

(16) غیر منقولہ جائیداد اور اُن کی قیمت کی وصولی سے متعلق تنازعات۔

(17) مشترکہ غیر منقولہ جائیداد میں بذریعہ تقسیم علیٰحدہ قبضہ دینے کا تنازعہ۔

(18) تنازعہ برائے انفکاک رہن جائیداد۔ (Dispute with Respect to Redemption of Mortgage)

(19) اجرائے حسابات مشترکہ جائیداد کے متعلق تنازعات۔

(20) کچرا پھیلانے سے روکنے یا امر باعثِ تکلیف ہٹانے کے تنازعات۔

(21) زرِ واصلاتِ جائیداد (Mens Profit of Property)۔

(22) کوئی دیگر قانونی معاملہ جو جدول ھٰذا میں موجود نہ ہو مگر فریقین اُس کا تصفیہ قانونِ ھٰذا کے تحت کروانے پر رضامند ہوں۔

صوبہ خیبر پختونخوا میں دیوانی گشتی عدالتوں کے قیام کا قانون مجریہ 2015ء

اِسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین عوام کے لیے سستے اور فوری انصاف کی فراہمی کا اعادہ کرتا ہے۔ پالیسی اصولوں سے متعلق آئین کے باب دوم کی دفعہ 37 جو کہ سماجی انصاف کی ترویج اور سماجی برائیوں کے خاتمے سے متعلق اہم شقات پر مشتمل ہے کی ذیلی شق' د' "سستے اور فوری انصاف کو یقینی بنانے" پر زور دیتی ہے۔ چونکہ مروّجہ نظامِ انصاف کے تحت حصولِ انصاف ایک دقت طلب کام ہے جب کہ دیوانی معاملات میں مقدمے بازی برسوں جاری رہتی ہے اور قانونی پیچیدگیوں سے ناآشنا سائیلین حصولِ انصاف کے لیے عرصۂ دراز تک ایک نہ ختم ہونے والے گورکھ دھندے میں اُلجھے رہتے ہیں۔ اِس لیے آئین میں کیے گئے عہد کی پاسداری کے لیے یہ از حد ضروری ہے کہ عوام کو سستے اور فوری انصاف کی فراہمی کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں اس ضمن میں گشتی عدالتوں کے قیام کے قانون مجریہ 2015ء کے تحت صوبۂ خیبر پختونخوا میں گشتی عدالتوں (Mobile Courts) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اِس قانون کا اطلاق صوبۂ خیبر پختونخوا کے اُن تمام علاقہ جات پر ہو گا جن کا اعلان حکومت عدالتِ عالیہ کے چیف جسٹس کے مشورے سے وقتاً فوقتاً کرے گی۔

گشتی عدالت کا قیام (دفعہ 3):۔

حکومت عدالتِ عالیہ کے مشورہ سے صوبے کے ہر ضلع یا کسی اور جگہ پر ایک یا ایک سے زائد گشتی عدالتیں قائم کرے گی۔ یہ عدالتیں متحرک بنیادوں پر ضلع جج کی ہدایت پر تحصیل کونسل یا قصبہ کونسل یا محلہ جاتی کونسل یا دیہی کونسل یا تھانہ یا کسی اور جگہ پر جہاں عدالتِ عالیہ چاہے گی کام کریں گی۔ اِن عدالتوں میں مقدمات کی سماعت سول جج (Civil Judge) کریں گے۔ مذکورہ عدالتوں کے اختیارات کا تعین عدالتِ عالیہ وقتاً فوقتاً بذریعہ نوٹیفکیشن کرے گی۔

دائرہِ اختیار (دفعہ 4):۔

قانون ہذا کے تحت قائم کردہ عدالت کو بیک وقت اُن تمام دعویٰ جات کی سماعت کا اختیار ہو گا جو قانون ہذا کے جدول میں درج ہیں۔ دعویٰ کی مالیتی حد قانون ہذا کے تحت دو لاکھ روپے تک ہو گی۔ ماسوائے اس کے کہ عدالتِ عالیہ وقتاً فوقتاً سرکاری گزٹ میں یہ حد تبدیل کر دے۔ مزید یہ کہ اگر کسی دعویٰ میں حکومت خود فریق ہو تو عدالت مقدمے کی سماعت ضلعی ہیڈ کوارٹر میں کرے گی۔

کارروائی کا طریقہ کار (دفعہ 5):۔

قانون ہذا کے تحت مقدمات کی سماعت مخصوص قواعد کی عدم موجودگی کی صورت میں مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مجریہ 1908ء کی شقات اور اصولوں کی روشنی میں کی جائے گی تاوقتیکہ کوئی شق یا اصول قانون ہذا سے متناقض ہو۔

تعمیلِ ڈگری (دفعہ 6):۔

قانون ہذا کے تحت جاری کردہ حکم نامے اور ڈگری کی تعمیل یا اجراء مجوزہ طریقہ کار کے مطابق ہی کی جائے گی۔ مقدمے میں فیصلہ صادر ہوتے ہی یا ڈگری جاری ہونے کے فوری بعد دعویٰ کی کارروائی کو تعمیل (Execution) کی کارروائی میں بدل دیا جائے گا اور اس ضمن میں نئے سرے سے درخواست داخل کرنے یا مدیونِ ڈگری (Judgment debtor) کو تازہ نوٹس جاری کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

تنازعات کے حل کے متبادل طریقے (Alternative Dispute Resolutions) (دفعہ 7):۔

قانون ہذا کے تحت عدالت فریقین کی رضامندی سے جدول میں درج مقدمات میں کارروائی کے دوران اگر ضرورت محسوس کرے تو تنازعات کے حل کی متبادل صورتوں میں سے کسی صورت کو اختیار کرسکتی ہے۔ ایسا کرتے ہوئے دو یا ایک وکیل یا علاقے کے بزرگ جو تنازعات کے متبادل حل میں پیشہ ورانہ مہارت رکھتے ہوں عدالت کی معاونت کریں گے۔ اِس مقصد کے لیے مذکورہ افراد کے پینل کی تشکیل عدالت کی جانب سے گاہے بگاہے کی جاتی رہے گی۔ ہر تنازعے کے تصفیئے کے لیے جو متبادل طریقہ کار سے حل کیا جا رہا ہوگا عدالت اپنی صوابدید پر پینل میں سے موزوں شخص کا چناؤ برائے معاونت کرے گی جسے مقررہ معاوضہ دیا جائے گا۔ قانون کے مطابق عدالت اور پینل کے چنیدہ اشخاص حتی المقدور کوشش کریں گے کہ تنازعہ کا تصفیہ تنازعات کے حل کے متبادل طریقوں سے ہو جس کے لیے اُنھیں مجوزہ حوصلہ افزاء ترغیبات سے نوازا جائے گا۔

عدالت کے اختیارات (دفعہ 8):۔

اس قانون کے احکام سے مشروط کسی مقدمے کی سماعت کرتے وقت اِس قانون کے تحت قائم کردہ عدالت کو درج ذیل معاملات میں مجموعۂ ضابطہ دیوانی مجریہ 1908ء کے تحت قائم کردہ دیوانی عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے یعنی:۔

(الف) سمن جاری کرنا اور کسی شخص کو بَر حلف شہادت کے لیے حاضری پر مجبور کرنا؛

(ب) دستاویزات کی دریافت اور پیشی کو یقینی بنانا؛

(ج) مقامی جانچ پڑتال؛

(د) گواہان یا دستاویزات کی جانچ پڑتال کے لیے کمیشن کی تشکیل؛

عدالت اپنے طور پر حاصل شدہ معلومات پر کارروائی کا آغاز کرنے کی بھی مجاز ہوگی اور معاملے کو قانون ہٰذا میں مروجہ طریقۂ کار یا مجوزہ طریقے سے نمٹائے گی۔

عدالت کے لامحدُود اختیارات (Inherent Powers of Court) (دفعہ 9):۔

قانونِ ہٰذا میں درج شقات کسی بھی طور پر عدالت کے اُن اختیاراتِ لامحدُود (Inherent Powers) کو محدود یا متاثر نہ کریں گے جو جدول میں درج تنازعات کے تصفیئے کے لیے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اور ناجائز طریقہ کار کی روک تھام کے لیے عدالت نے جاری کیے ہوں۔

اپیل (دفعہ 10):۔

قانونِ ہٰذا کے تحت جاری کردہ حتمی فیصلوں اور ڈگری کے خلاف اپیل ساٹھ یوم کے اندر ضلعی جج کے رُوبرو دائر کی جائے گی مذکورہ جج اگر چاہے تو اپیل برائے سماعت کسی دوسری مجاز عدالتِ اپیل کو بھیج سکتا ہے۔ تاہم ایسی ڈگری جو فریقین کی رضامندی سے جاری کی گئی ہو کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی جاسکتی۔

نگرانی و نظرِ ثانی (دفعہ 11):۔

قانونِ ہٰذا کے تحت جاری کردہ فیصلوں اور ڈگری کے خلاف نگرانی اور نظرِ ثانی کی درخواست تیس یوم کے اندر داخل کی جاسکتی ہے۔ تاہم فریقین کی باہمی رضامندی سے حاصل کردہ ڈگری پر کوئی نگرانی یا نظرِ ثانی کی درخواست نہیں دی جاسکتی۔

انتظامیہ کی معاونت (دفعہ 13):۔

آئینِ پاکستان کی شقات سے مشروط ضلع کے تمام افسران بشمول پولیس عدالت کو حسبِ ضرورت معاونت فراہم کرنے کے پابند ہوں گے۔

قانون ہٰذا کے تحت چارہ جوئی:۔

دفعہ 4 کے تحت دیئے گئے جدول کی رُو سے درجِ ذیل مقدمات کی سماعت گشتی عدالتوں کے رُوبرو کی جاسکتی ہے:۔

(ا) دعویٰ برائے دِلا پانے رقم (Suit for Recovery of Money) جو کسی تحریری معاہدے، رسید یا کسی دوسری دستاویز کی رُو سے بقایا ہو؛

(۲) دعویٰ برائے تعمیلِ مختص یا انفساخ معاہدہ تحریری (Suit for Specific Performance or Recission of a contract in writing)؛

(۳) دعویٰ برائے حصولِ جائیدادِ منقولہ یا اُس کی قیمت (Suit for recovery of movable property or value thereof)؛

(۴) دعویٰ برائے حصولِ علیٰحدہ قبضہ درمشترکہ جائیدادِ غیر منقولہ بذریعہ تقسیم ماسوائے زرعی اراضی (Suit for separate possession of joint immovable property through partition or otherwise other then Agricultural Land)؛

(۵) دعویٰ برائے ہرجانہ (Suit for compensation)؛

(۶) دعویٰ برائے انفکاکِ رہنِ جائیدادِ مرہونہ (Suit for redemption of mortgage property)؛

(۷) دعویٰ برائے نفاذِ حقوقِ آسائش (Suit for enforcement of easement rights)؛

(۸) دعویٰ برائے اجرائے حساباتِ مشترکہ جائیداد (Suit for rendition of accounts of joint property)؛

(۹) امر باعثِ تکلیف اور فضلہ وغیرہ ہٹانے کا دعویٰ (Suit to restrain waste and remove nuisance)؛

(۱۰) زرواصلاتِ جائیداد (Mense profits of property)؛

(۱۱) منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کو ناجائز طور پر ہتھیانے اور نقصان پہنچانے کے معاوضے کی وصولی کا دعویٰ (Suit for compensation for wrongful taking or damaging movable or immovable property)؛

(۱۲) مداخلتِ بے جا مویشیان سے ہونے والے نقصان کے معاوضہ کا دعویٰ (Suit for damages by cattle trespass)؛

(۱۳) دیگر کوئی چارہ جوئی جو جدول ہذا میں نہ موجود ہو لیکن فریقین اُس کا تصفیہ قانون ہذا کے تحت کرنا چاہیں۔

صوبۂ سندھ کا بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود سے متعلق قانون

ہر مذہب معاشرے میں بزرگ شہریوں کو نہ صرف عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ ان کی بہبود کے لیے خصوصی اقدامات بھی کیے جاتے ہیں۔ اسلام عمر رسیدہ افراد کو باعث برکت اور قابل عزت و تکریم قرار دیتا ہے اور انھیں زندگی کی سہولیات کی فراہمی میں ترجیح کا حقدار ٹھہراتا ہے۔ کنونشن برائے بین الاقوامی اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق بھی معمر افراد کو جسمانی و ذہنی صحت کا حق، معاشرتی تحفظ، تعلیم کا حق، کام کرنے کے حق کے علاوہ بہتر طریقے سے رہنے کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔ آئین پاکستان بھی اپنے شہریوں کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ حکومت سندھ نے بزرگ شہریوں کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے "سندھ بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے قانون مجریہ ۲۰۱۴ء (The Sindh Senior Citizens Welfare Act 2014) کے نام سے نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت بزرگ شہریوں کو مختلف قسم کی مراعات حاصل ہونگی جنکی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

بزرگ شہریوں کی خصوصی مراعات:۔

1۔ بینکوں، بچت مراکز اور ٹکٹ کاؤنٹر پر خصوصی سہولیات کی فراہمی؛

2۔ معمر افراد کی آمدن یا اس پر حاصل ہونے والے منافع کی رقم ٹیکس سے مستثنیٰ ہوگی؛

3۔ اندرون اور بیرونِ شہر سرکاری اور نجی ٹرانسپورٹ پر کرائے میں پچاس فیصد رعایت ہوگی، ریلوے اور پی آئی اے کی ٹکٹس پر بھی رعایت دی جائے گی؛

4۔ بڑھاپے سے متعلق بیماریوں کے علاج کی ادویات پر 25% فیصد رعایت؛

5۔ معمر افراد کے لیے سرکاری و نیم سرکاری ہسپتالوں میں بستروں کے بندوبست کے علاوہ علیحدہ قطار کا اہتمام؛

6۔ سرکاری ہسپتالوں میں دائمی، ٹرمینل اور جوڑوں کے امراض کے علاج کی سہولیات کی فراہمی؛

7۔ معمر افراد کو لیکچر کے علاوہ ان کی قابلیت کے اظہار کے لیے کتاب لکھنے کا موقع فراہم کرنا اور انکا نام ایوارڈ، انعام، تمغہ اور سرٹیفیکیٹ کے لیے نامزد کرنا؛

بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت سندھ کی ذمہ داریاں:۔

1۔ ضلعی سطح پر ہر سرکاری ہسپتال میں بڑھاپے کے امراض کے علاج کے لیے سہولیات کی فراہمی؛

2۔ معمر افراد کی جسمانی، ذہنی اور تفریحی ضروریات کو فروغ دینے کے لیے ڈے کیئر سنٹرز (Day Care Centres) کا قیام؛

3۔ بینو ولنٹ فنڈ سے معمر افراد کی خصوصی ضروریات پوری کرنے کے لیے فنڈ کی فراہمی ممکن بنانا؛

4۔ بین الاقوامی بزرگ شہریوں کے دن کو باقاعدہ طور پر منانا؛

5۔ نان و نفقہ، طبی اور معاشی مسائل کے حل کے لیے زکواۃ فنڈ یا بیت المال سے فنڈ کی فراہمی؛

6۔ یونین کونسل کی سطح پر معمر افراد کا ڈیٹا جمع کرنا؛

7۔ غیر سرکاری تنظیموں کی معمر افراد کی فلاح کے کام میں مدد کرنا؛

8۔ حکومت مذکورہ قانون کے تحت دستیاب سہولیات کی اشاعت عوامی میڈیا بشمول ٹیلی ویژن، ریڈیو اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے سے کرے گی؛

9۔ مذکورہ قانون سے متعلق معاملات کے بارے میں حساسیت اور شعور بیدار کرنے کے لیے سرکاری افسران بشمول پولیس اور عدلیہ کے ارکان کو ٹریننگ دی جائے گی؛

10۔ **معمر افراد کے لیے گھروں کا قیام (دفعہ 8):**

حکومت مرحلہ وار ہر ضلعی سطح کی قابل رسائی جگہوں پر ایک اولڈ ایج ہوم بنائے گی جو کہ معمر افراد کے لیے ہوگا حکومت ان گھروں میں طبی نگہداشت اور تفریحی سہولیات کے لیے ایک اسکیم مرتب کرے گی۔ ان گھروں کا مالیاتی منتظم ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیر آفیسر ہوگا اور انتظامی امور کو ہیلتھ کیئر ور کر دیکھے گا۔

11۔ **مخصوص حالات میں جائیداد کی منتقلی باطل تصور ہوگی (دفعہ 11):**

مذکورہ قانون کے نفاذ کے بعد اگر کوئی معمر فرد اپنی جائیداد بطور ہبہ یا اس کے علاوہ کسی کو اس شرط پر منتقل کرتا ہے کہ جائیداد حاصل کرنے والا شخص معمر فرد کو بنیادی سہولیات اور بنیادی جسمانی ضروریات فراہم کرے گا لیکن وہ معمر فرد کو ان سہولیات کو مہیا کرنے سے انکار کر دیتا ہے یا ناکام ہو جاتا ہے۔ تو اس جائیداد کی منتقلی کو بذریعہ فراڈ یا زبردستی یا اثر و رسوخ سے منتقل کرنا سمجھا جائے گا اور یہ جائیداد منتقل کرنے والے کے اختیار میں ہوگا کہ جائیداد کی منتقلی کو بذریعہ حکومت باطل قرار دلوا دے، محکمہ مال بذریعہ اعلان تمام رجسٹرار آفس اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اس حوالے سے مستقبل میں تمام جائیدادوں کی منتقلی کے معاہدوں میں یہ اضافی شق بھی شامل کریں گے۔

12 بزرگ شہریوں کی بہبود کے فنڈ کا قیام ومصرف (دفعہ 12):

بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے فنڈ قائم کیا جائے گا۔ فنڈ کا استعمال بزرگ شہریوں کی فلاح اور معاشرے میں اچھے طریقے سے زندگی گزارنے پر استعمال کیا جائے گا۔ فنڈ کے ذرائع میں حکومت کی طرف سے ملنے والی رقم، کثیر الملکی ڈونر، ملکی اور بین الاقوامی اداروں سے ملنے والی رقم، لوکل کونسل، سول سوسائٹی اور کسی دوسرے ذریعے سے ملنے والی رقم شامل ہے۔ کونسل صوبائی حکومت کی منظوری سے فنڈ کی رقم پر سرمایہ کاری بھی کرسکتی ہے۔

بزرگ شہریوں کی بہبود کے لیے کونسل کا قیام:۔

کونسل کے فرائض (دفعہ 5)

کونسل وہ تمام اقدامات کرے گی اور فرائض سرانجام دے گی جو بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے علاوہ معاشرے میں ان کی بہتری اور شمولیت کے لیے ہونگے۔ کونسل بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے پالیسیاں مرتب کرے گی۔ بزرگ شہریوں کو ضروری خدمات اور فوائد فراہم کرنے کے لیے بزرگ شہری کارڈ (آزادی کارڈ) جاری کرے گی۔ بزرگ شہریوں کی جسمانی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی اور معاشی بہتری کے لیے ادارے قائم کرے گی۔ بزرگ شہریوں سے زندگی کے مختلف شعبوں میں علم، مہارت اور تجربے سے فائدہ اٹھانے کے لیے معمر افراد کی قومی دھارے میں شمولیت کو فروغ دے گی۔ قومی، بین الاقوامی اور غیر سرکاری اداروں کے ساتھ رابطہ کرکے بزرگ شہریوں کی مختلف اوقات میں مالی مدد سے بہتری کے لیے اقدامات اٹھائے گی۔ کونسل بزرگ شہریوں کی طبی اور صحت کی سہولیات کے ساتھ ساتھ سرکاری ہسپتالوں، ڈسپنسریوں اور میڈیکل سنٹرز سے مفت ادویات کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور نجی ہسپتالوں میڈیکل سینٹرز اور کلینکس سے ادویات 25% فیصد رعایت پر دی جائیں گی۔ ریٹائرڈ بزرگ شہریوں کو متعلقہ اداروں سے پنشن کے فوائد اور ادائیگیوں کے حصول میں مدد کرنا۔ روڈ ٹرانسپورٹ کے کرائے میں پچاس فیصد رعایت دے گی اور انکے ذاتی استعمال کی اشیاء اور ادویات پر 25% فیصد رعایت دی جائے گی اور خدمات فراہم کرنے والے یعنی مینوفیکچرز خوردہ فروش اور خدمات فراہم کرنے والے اور پیشہ ور بھی 25% رعایت دیں گے۔ تفریحی مقامات، سینما تھیٹر، چائے خانہ بشمول ہوٹل، موٹل، سیر گاہ، ریسٹورنٹ، کھانے کی جگھوں اور قیام گاہوں پر 25% فیصد رعایت مہیا کرنا۔ معمر شہری کی وفات پر کفن دفن کے لیے لوکل کونسل کی طرف سے مفت خدمات فراہم کرنا۔ معمر شہری کو سماجی و اقتصادی پروگرامات کی ٹریننگ کے لیے فیس معاف ہوگی۔

قانون کی خلاف ورزی (دفعہ 14):۔

کوئی بھی شخص جو کونسل کی طرف سے جاری کردہ بزرگ شہری کارڈ قبول کرنے سے انکار کرے یا قانون کی کسی شق کی خلاف ورزی کرے تو اسے قید بامشقت کی سزا جو کہ ایک سال سے کم لیکن تین سال سے زیادہ نہیں ہوگی کی سزا دی جائے گی یا جرمانہ جو کہ تیس ہزار روپے تک بڑھایا جاسکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

ایسا کوئی بھی شخص بشمول خاندان کے فرد اور بیوی جو کہ معمر فرد کی دیکھ بھال اور تحفظ پر مامور ہو لیکن یہ افراد بزرگ شہری کو کسی ایسی جگہ پر اس نیت سے لے جائیں کہ اسے مکمل طور پر چھوڑ دیا جائے تو ایسی صورت میں انھیں تین ماہ قید یا جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔

سماعت کا اختیار (دفعہ 16):۔

قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم قابل دست اندازی اور قابل ضمانت ہونگے اور ان جرائم کی سرسری سماعت کا اختیار مجسٹریٹ درجہ اول کو ہوگا۔

پاکستان میں رائج گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے قوانین

فوجداری مقدمات میں سزا کا دارومدار شہادتوں پر ہوتا ہے۔ جرائم کے مرتکب افراد جب قانون کی گرفت میں آتے ہیں تو اُن کو سزا دلوانے میں رائج فوجداری نظام، معتبر شہادتیں اور ٹھوس ثبوت انتہائی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ عموماً ایسے واقعات کے گواہان عام شہری ہوتے ہیں لہٰذا بعض اوقات وہ دہشت گردوں اور جرائم پیشہ منظم گروہوں کے خوف سے شہادت دینے سے کتراتے ہیں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد کے لیے سامنے نہیں آتے باوجود اس کہ کے ان کی گواہی مجرمان کو کیفرِ کردار تک پہنچانے میں ممد و معاون ہو سکتی ہے لیکن عدم تحفظ کا احساس اُن کو گواہی دینے اور مصدقہ معلومات بہم پہنچانے سے باز رکھتا ہے۔ اِس ضمن میں ضروری ہے کہ عوام کو ریاست کی جانب سے یہ اطمینان دِلایا جائے کہ گواہی/شہادت دینے کی صورت میں اِن کی جان و مال کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوگا۔

اقوامِ متحدہ کی قرار داد برائے انسدادِ منظم بین الاقوامی جرائم (The United Nations Convention against Transnational Organized Crime) کا آرٹیکل 24، رُکن ریاستوں سے تقاضہ کرتا ہے کہ وہ منظم جرائم کے گواہان کو انتقامی کارروائیوں اور دھمکیوں سے محفوظ رکھنے کے لیئے مؤثر اقدامات اُٹھائیں۔ بدقسمتی سے پاکستان منظم دہشت گردی کا مسلسل شکار ہے لہٰذا حکومت نے اپنی بین الاقوامی و انتظامی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جرائم کے خاتمے کے لئے ٹھوس اقدامات اُٹھاتے ہوئے گواہان کو تحفظ بخشنے کے لیئے قانون سازی کی ہے۔ پاکستان میں رائج انسدادِ دہشت گردی کا قانون مجریہ 1997ء عمومی طور پر انسداد دہشت گردی کی عدالت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ اگر عدالت ضروری سمجھے تو موجودہ وسائل کو مدِنظر رکھتے ہوئے کسی گواہ، جج، (رُکن)، استغاثہ، وکیل یا کسی دوسرے شخص کو انسداد دہشت گردی کے قانون کے تحت کسی مقدمے کی کارروائی کے دوران تحفظ فراہم کرنے کے احکامات جاری کر سکتا ہے، یہ تحفظ درجِ ذیل طریقوں سے بہم پہنچایا جا سکتا ہے۔

(الف) جہاں ضروری سمجھا جائے کہ کارروائی کو خفیہ رکھا جائے اور عام عوام کو مقدمے کی سماعت یا کارروائی سے دور رکھا جائے تا کہ مقدمے کے جج (رکن)، وکیل، گواہ یا مقتولین کے ورثاء کو تحفظ بخشا جاسکے یا لوگوں کو عدالت میں جج کو دھمکانے یا دباؤ ڈالنے یا خطرناک ماحول بنانے کی غرض سے رش لگانے اور ہجوم اکٹھا کرنے سے روکا جاسکے۔

(ب) ججوں (اراکین)، وکلاء، سرکاری وکیل استغاثہ، گواہان اور دیگر کارروائی سے متعلقہ افراد کے نام شائع نہ کرے۔ اور

(ج) تفتیش یا مقدمے کی کارروائی کے دوران جب کبھی بھی ملزم کی شناخت کا سوال پیدا ہو، وہ گواہ جو ملزم کو شناخت کر رہے ہوں کو ضروری تحفظ مہیا کیا جائے، تا کہ شناخت کو ملزم سے خفیہ رکھا جاسکے۔

انسدادِ دہشت گردی کے قانون مجریہ 1997ء کے تحت حکومت ججوں، اراکین، ملزمان، گواہان، استغاثہ یا وکیل صفائی یا مقدمے کی کارروائی سے متعلقہ کسی اور شخص کو تحفظ فراہم کرنے کے لیئے دیگر ضروری اقدامات بھی اُٹھا سکتی ہے۔(دفعہ 21، قانون برائے انسدادِ دہشت گردی مجریہ 1997ء)۔

پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ وفاق کے زیرِ اختیار علاقوں میں **''گواہان کے تحفظ، سلامتی اور فوائد کا قانون مجریہ 2017ء''** رائج کیا گیا ہے جبکہ صوبہء سندھ میں **''قانون برائے تحفظِ گواہان مجریہ 2013ء''** اور صوبہ بلوچستان میں **''قانون برائے تحفظ گواہان مجریہ 2016ء''** رائج ہے۔

متذکرہ بالا قوانین کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

پروگرام برائے تحفظِ گواہان:۔

متذکرہ بالا قوانین کے تحت فوجداری مقدمات کے گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے متعلقہ حکومتیں گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کریں گی جس کے تحت:۔

(الف) ایسے ضروری انتظامات عمل میں لائے جائیں گے جو:

(1) گواہان کو نئی شناخت استعمال کرنے کی اجازت دیں گے؛

(2) گواہ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ مقدمے کی کارروائی اور تفتیش کے دوران نقاب پہن کر، اپنی آواز بدل کر، اپنا حلیہ بدل کر یا کسی دوسرے طریقے سے اپنی شناخت تبدیل کر سکے؛

(3) تحفظ یافتہ شخص کو ویڈیو کانفرنسنگ کی اجازت دی جائے گی بشرطیکہ قانونِ ھٰذا کے تحت قائم کردہ متعلقہ اتھارٹی نے اِس ضمن میں انتظامات کی منظوری دی ہو؛

(ب) گواہ کی جگہ بدلنا؛

(ج) گواہ کو رہائش مہیا کرنا؛

(د) گواہ کی جائیداد کی منتقلی کے لیئے ذرائع آمدورفت مہیا کرنا؛ (صوبہ سندھ اور بلوچستان کے قوانین برائے تحفظِ گواہان)

(ہ) جب ضرورت ہو گواہ کو ضروریاتِ زندگی کے حصول کے لیئے معقول مالی معاونت فراہم کرنا؛

(و) اگر تحفظ فراہم کرنے کے اس پروگرام میں شرکت کی وجہ سے تحفظ یافتہ شخص قتل ہو جائے یا مستقل طور پر معذور ہو جائے تو اُس کے نابالغ لواحقین کو مفت تعلیم مہیا کرنا؛

(ز) معقول وقت کے لیئے گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے خصوصی انتظامات کرنا؛

(ح) متذکرہ بالا تحفظات اور سہولیات اگر وہ اِن کا تقاضا کرے تو اُس کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی مہیا کیئے جائیں گے؛

ایڈوائزری بورڈ اور حفاظتی مراکز کا قیام(Protection Unit):۔

گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے وفاقی (قانون) وصوبائی قوانین کے مطابق وفاق اور صوبہ جات میں متعلقہ محکمہ جات کے اعلیٰ عہدیداران پر مشتمل ایڈوائزری بورڈ تشکیل دیا جائے گا جس کا مقصد قوانین ھٰذا کے تحت قائم کردہ حفاظتی مراکز (Protection Unit) کے انتظامی معاملات کی نگرانی، تخمینے کے مطابق ضروری بجٹ منظور کرنا اور متعلقہ قوانین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے گواہان کو تحفظ فراہم کرنے کے لیئے پالیسیاں وضع کرنا ہے۔ اسی طرح تمام متذکرہ بالا قوانین کے تحت گواہان کو تحفظ دینے کی غرض سے انتظامی محکمہ (وفاقی قانون کے مطابق) یا صوبائی محکمہ داخلہ میں گواہان کے لیئے حفاظتی مراکز قائم کیئے جائیں گے۔ قوانین ھٰذا کے تحت قائم کردہ حفاظتی مراکز کی درج ذیل ذمہ داریاں ہونگی:۔

(الف) گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کے پروگرام کا اجراء اور قیام؛

(ب) پروگرام میں شمولیت یا اخراج کی بابت/ متعلق اہلیت کا معیار متعین کرنا؛

(ج) یہ وضع کرنا کہ گواہ کو کس قسم کا تحفظ مہیا کیا جائے گا؛

(د) حکومتی اداروں، محکموں، ایجنسیوں یا کسی دیگر فرد کو گواہ کے تحفظ کے اقدامات کو اپنانے کی ہدایات دینا اور

(ہ) قوانین ھٰذا یا حکومت کی جانب سے دیئے گئے احکامات کی تعمیل میں دیگر ضروری افعال سرانجام دینا؛

گواہان کی حفاظتی پروگرام میں شمولیت:۔

صوبہ سندھ اور بلوچستان کے قوانین برائے تحفظ گواہان حفاظتی پروگرام میں شرکت کے لیئے چند معیارات بھی وضع کرتے ہیں متعلقہ قوانین کے تحت قائم کردہ کمیٹی کی رپورٹ اور سفارشات کو درجِ ذیل نکات کی بنیاد پر جانچتے ہوئے کسی گواہ کی حفاظتی پروگرام میں شمولیت کا فیصلہ کیا جائے گا:

(الف) جرم جس میں گواہی دینا مطلوب ہے انتہائی سنگین نوعیت کا ہے؛

(ب) بیان کی نوعیت اور اہمیت؛

(ج) گواہ کو لاحق ممکنہ خطرے کی نوعیت؛

(د) گواہ کا کسی دوسرے گواہ جس کو حفاظتی پروگرام میں شمولیت کے لیے پرکھا جا رہا ہے سے تعلق یا رشتے داری کی نوعیت؛

(ہ) اگر گواہ کو تحفظ نہ بخشا گیا تو کوئی ایسا خطرہ جس سے عوامی مفادات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو؛

(و) کارروائی کی نوعیت جس میں گواہ شہادت دے رہا ہو یا دینے کا ارادہ رکھتا ہو؛

(ز) اِن امکانات کا جائزہ لینا کے گواہ یا متعلقہ شخص اپنے حالات، شخصی خصوصیات، خانگی تعلقات وغیرہ کے متعلق حفاظتی پروگرام سے مطابقت اختیار کرے گا؛

(ح) گواہ یا متعلقہ شخص کو تحفظ فراہم کرنے کے عمل پر اُٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ؛

(ط) پروگرام میں شمولیت کے لیئے کیئے گئے نفسیاتی وذہنی کیفیات کے تجربے کے نتائج؛

(ی) یہ جائزہ لینا کہ آیا گواہ کو تحفظ دینے کے متبادل قابلِ عمل طریقے بھی موجود ہیں؛

(ک) آیا گواہ کا کوئی سابقہ مجرمانہ ریکارڈ خاص طور پر سنگین جرائم کے متعلق موجود ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اُس کا حفاظتی پروگرام میں شامل کیا جانا عوام کے لیئے نقصان دہ ہے؛اور

(گ) دیگر کوئی اور خصوصیات جنہیں مرکز کا سربراہ اہم متصور کرے۔قوانین ھٰذا کے مطابق کوئی بھی گواہ اُس وقت تک حفاظتی پروگرام میں شامل نہیں کیا جائے گا جب تک وہ تحریری طور پر پروگرام میں شمولیت کی رضامندی نہ دے؛

تحفظ یافتہ شخص کے ساتھ معاہدہ:۔

کسی بھی شخص کو قانون ھٰذا کے تحت تحفظ فراہم کیئے جانے سے قبل مذکورہ شخص تحریری طور پر ایک معاہدہ کرے گا جس میں اُس کی ذمہ داریاں درج ہونگی۔مذکورہ معاہدے کے تحت تحفظ یافتہ شخص درج ذیل ذمہ داریوں کو قبول کرے گا:

(الف) جرم سے متعلق تمام متعلقہ قانون نافذ کرنے والے افراد کے رُوبرُو اور ضروری کارروائیوں کے دوران گواہی دے گا۔

(ب) کسی جرم کے ارتکاب سے اجتناب برتے گا۔

(ج) لوگوں کو حاصل حفاظت ظاہر کرنے یا بتانے سے حتی المقدور احتیاط برتے گا۔

(د) اپنے خلاف آنے والے دیوانی فیصلہ جات اور اپنی قانونی ذمہ داریوں کی تعمیل کرے گا۔

(ہ) وہ سرکاری اہلکار جو اِسے تحفظ فراہم کر رہے ہیں سے مکمل تعاون کرے گا؛اور

(و) یونٹ کو اپنی سرگرمیوں اور موجودہ پتے سے مطلع رکھے گا۔

سندھ اور بلوچستان کے قوانین تحفظ یافتہ شخص پر چند مزید ذمہ داریاں بھی عائد کرتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(الف) اپنی اُن تمام مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنا جن کی ادائیگی حفاظتی مرکز کے ذمہ نہ ہے؛

(ب) ایسی سرگرمیوں سے گریز کرنا جن کی وجہ سے خود اُس کو یا کسی دوسرے تحفظ یافتہ شخص کو کوئی نقصان پہنچے؛

حفاظتی معاہدے کی تنسیخ / منسوخی:۔

وفاق میں رائج گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کا قانون مجریہ 2017ء معاہدے کی شرائط سے انحراف کو معاہدے کے انفساخ کی صورت قرار دیتا ہے جبکہ سندھ اور بلوچستان کے قوانین متفقہ طور پر دیگر چند صورتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جو حفاظتی معاہدے کی تنسیخ کا باعث بن سکتی ہیں؛

(i) جب گواہ کا طرزِ عمل حفاظتی پروگرام کے تحفظ اور سلامتی کے لیئے خطرہ ہو جائے؛

(ii) وہ حالات جن کی بناء پر گواہ کو تحفظ فراہم کی گیا تھا ختم ہو گئے ہوں؛

(iii) گواہ کے تحفظ کو مزید خطرہ لاحق نہ ہو؛

(iv) گواہ کے تحفظ کے لیئے اطمینان بخش متبادل انتظامات کر لیئے گئے ہوں؛

(v) گواہ نے جھوٹ اور غلط بیانی پر مبنی درخواست کی بنا پر یا جان بوجھ کر کچھ معلومات چھپا کر تحفظ حاصل کیا ہو؛

(vi) گواہ کی مزید گواہی کی ضرورت نہ رہی ہو اور کارروائی کے ختم ہونے کے متعلق تحریری طور پر حفاظتی مرکز کو مطلع کر دیا گیا ہو؛

گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کے عدالتی احکامات:۔

سندھ اور بلوچستان کے قوانین برائے تحفظ گواہان کی رُو سے جب کسی گواہ کو تحفظ فراہم کرنا مقصود ہو گا تو حفاظتی مرکز عدالت سے رجوع کرے گا کہ عدالت اِس ضمن میں احکامات صادر کر کے کسی شخص یا اشخاص کو اجازت دے گی کہ:

(الف) وہ تحفظ یافتہ گواہان کے متعلق پیدائش و اموات کے ریکارڈ یا نکاح رجسٹر میں نئے اندراجات کروائے۔

(ب) گواہ کو نئی شناخت اور شناختی دستاویزات جاری کرے۔

حفاظتی مرکز کی درخواست کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عدالت اگر محسوس کرے کہ کسی شخص کو گواہی دینے کی صورت میں جان کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے تو وہ گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کے احکامات جاری کر سکتی ہے۔ گواہ کو تحفظ فراہم کرنے کی درخواست پر تمام کارروائی کو خفیہ رکھا جائے گا۔

گواہ کو تحفظ فراہم کرنے سے متعلق جرائم:۔

صوبہء سندھ اور صوبہء بلوچستان کے قانون برائے تحفظ گواہان میں اُن افعال کا تذکرہ کیا گیا ہے جن کا ارتکاب متعلقہ قوانین کے تحت جرم متصور ہو گا اُن جرائم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کوئی شخص جو:۔

(ا) جان بوجھ کر غیر ذمہ داری سے کسی غیر مجاز شخص کو تحفظ یافتہ شخص تک رسائی دے۔

(ب) جان بوجھ کر یا غیر ذمہ داری سے قوانینِ ھٰذا کے برخلاف درج ذیل معلومات ظاہر کرے؛

(i) تحفظ یافتہ شخص کی شناخت؛

(ii) یہ معلومات کے ایک مخصوص شخص / گواہ زیرِ تحفظ ہے؛

(iii) اُس محفوظ مقام یا جگہ کا ظاہر کرنا جہاں تحفظ کی غرض سے کسی گواہ کو رکھا گیا ہے؛

(iv) ایسی کسی معلومات کا افشاء کرنا جن کی وجہ سے گواہ کی شناخت یا قیام کا پتہ چلے؛

(v) ایسی کسی معلومات کا افشاء کرنا جن کی وجہ سے حفاظتی مرکز کی سلامتی داؤ پر لگ جائے؛

(vi) ایسی معلومات جو تحفظ یافتہ شخص کی شناخت یا جگہ بدلنے کے متعلق ہوں؛

(vii) ایسی معلومات جن سے مذکورہ شخص کا تحفظ داؤ پر لگ جائے؛

(ج) جان بوجھ کر یا غیر ذمہ داری سے متعلقہ قوانین کی شقات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے معلومات افشاء کرے یا حفاظتی مرکز کے سربراہ کی جانب سے جاری کردہ شرائط سے انحراف کرے، تو وہ قانون ھٰذا کے تحت جرم کا مرتکب ہوگا اور اُسے جرمانہ یا سزائے قید جو تین برس سے زائد نہ ہو کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

(2) کوئی شخص جو؛

(i) جان بوجھ کر حفاظتی مرکز کے افسران اور اراکین کے افعال کی سرانجام دہی میں رکاوٹ پیدا کرے؛ یا

(ii) قانون ھٰذا کے تحت دیئے گئے تحفظ کے حصول کے لیئے غلط اور جھوٹ پرمبنی معلومات مہیا کرے تو اُس شخص کو جرمانے اور قید کی سزا جو پانچ برس سے زائد نہ ہو کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا۔

جرائم جن میں تحفظ مہیا کیا جائے گا:۔

تحفظ برائے گواہان کے قوانین میں اُن جرائم کی ایک فہرست بھی دی گئی ہے جن سے متعلقہ گواہان کو تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ مذکورہ فہرست میں درج ذیل جرائم آتے ہیں۔

(1) غداری۔

(2) بغاوت۔

(3) قتل۔

(4) عصمت دری (Rape)۔

(5) عوامی تشدد۔

(6) رہزنی۔

(الف) جب حالات مشتعل ہو جائیں؛ اور

(ب) جب موٹر گاڑی چھینی گئی ہو۔

(7) اغواء۔

(8) انصاف کی فراہمی میں خلل ڈالنا۔

(9) دروغ حلفی۔

(10) 16 برس سے کم عمر بچے پر غیر مناسب طور پر حملہ کرنا جس کے باعث اُس کو شدید جسمانی ضرر پہنچے۔

(11) منشیات یا منشیات کی اسمگلنگ سے متعلق جرائم اگر:

(الف) مواد کی قیمت دس لاکھ سے زائد ہو یا

(ب) جرم کا ارتکاب کسی قانون نافذ کرنے والے شخص سے ہوا ہو۔

(12) انسدادِ دہشت گردی کے قانون میں درج جرائم۔

(13) جرم جو اسلحے، گولہ بارود یا دھماکہ خیز مواد سے متعلق یا اِن کی اسمگلنگ سے متعلق ہو یا کسی خودکار یا نیم خودکار ہتھیار یا دھماکہ خیز مواد کو قبضے میں رکھنے کے متعلق ہو۔

(14) کوئی ایسا جرم جو بدعنوانی، بھتہ خوری، چوری، دھوکہ دہی، جعل سازی کی حاصل کردہ رقم کی منتقلی سے متعلق ہو جس میں:

(الف) پچاس لاکھ روپے سے زائد رقم ملوث ہو؛ یا

(ب) دس لاکھ روپے سے زائد رقم ملوث ہو لیکن جرم کسی شخص گروہ، منظم گروہ یا ادارے نے مشترکہ سازش کے تحت سرزد کیا ہو؛

(ج) جب جرم کسی قانون نافذ کرنے والے ادارے کے اہلکار نے سرزد کیا ہو اور جرم میں دس لاکھ روپے تک کی رقم ملوث ہو یا جرم کسی گروہ، منظم گروہ یا ادارے کے رُکن کے طور پر مشترکہ سازش کے تحت سرزد کیا گیا ہو۔

(15) کوئی ایسا جرم جو کسی قانون کے تحت ریاست کا امن تباہ کرنے کا جرم متصور ہوتا ہو۔

(16) کوئی سازش، فتنہ انگیزی یا اقدام جو مندرجہ بالا جرائم کے ارتکاب کے لیے کی جائیں۔

(17) دیگر کوئی بھی مجوزہ جرم۔

(18) کوئی دیگر جرائم جن کے بارے میں کہا جائے کہ اِن کا ارتکاب:

(ا) کسی شخص، افراد کے گروہ، منظم گروہ یا کسی ادارے نے باقاعدہ کسی منظم سازش کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے کیا ہے یا

(ب) کسی قانون نافذ کرنے والے ادارے کے رُکن نے کیا ہو اور اُس کے بارے میں حفاظتی ادارے کا خیال ہو کہ گواہ کو تحفظ فراہم کرنا ضروری ہے۔

بڑھاپے میں ملازمین کی بہبود کا قانون مجریہ 1976ء

پاکستان میں بزرگ افراد کے حقوق کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ایسے کارکنان اور ملازمین جو کہ صنعتی، کمرشل یا دوسرے اداروں میں اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں اور جوانی کے سنہرے دور میں انتھک محنت اور لگن سے اداروں کو کامیابیوں سے ہمکنار کرتے ہیں مگر بڑھاپے میں نامساعد حالات کا شکار ہوجاتے ہیں اِن کیلئے حکومتِ پاکستان نے " بڑھاپے میں ملازمین کی بہبود کا قانون مجریہ 1976ء (Employees Old Age Benefit,1976) رائج کیا ہے۔مذکورہ قانون کے تحت صنعتی، کمرشل و دیگر اداروں کے ملازمین اور کارکنان کو بڑھاپے میں معاشی و معاشرتی استحکام دیا گیا ہے۔مذکورہ قانون کی چند اہم شقات حسبِ ذیل ہیں۔

قانون ھٰذا کا اطلاق:۔

قانون ھٰذا کا اطلاق صنعتی، کمرشل اور دوسرے تمام ایسے اداروں پر حسبِ ذیل صورتوں میں ہوگا۔

(i) دس یا دس سے زیادہ ملازمین براہِ راست آجر کی جانب سے یا کسی اور شخص یا ادارے کی جانب سے جو قانونِ ھٰذا کے نفاذ کے بارہ ماہ کے عرصے کے دوران ملازمت پر رکھے گئے ہوں۔مذکورہ اداروں میں اگر ملازمین کی تعداد کسی وقت دس سے کم بھی ہوجاتی ہے تب بھی اُن پر قانونِ ھٰذا کا اِطلاق ہوگا۔

(ia) وہ ادارے جہاں ملازمین کی تعداد دس سے کم ہو مگر آجر اپنے ملازمین کو مذکورہ قانون کے تحت تحفظ دینے کا متمنی ہو اور وہ بذریعہ تحریری درخواست ادارے پر قانون ھٰذا کے اطلاق کے لئے رجوع کرے تو اُس ادارے پر بھی مذکورہ قانون کا اِطلاق ہوگا۔

(ii) ہر اُس ادارے پر قانونِ ھٰذا کا اطلاق ہوگا جسے حکومت وقت بذریعہ نوٹیفکیشن اجازت دے۔قانونِ ھٰذا کے تحت ایک ادارہ بڑھاپے میں ملازمین کی بہبود کے لئے قائم کیا جائے گا جو کہ ادارہ برائے بہبود بزرگ ملازمین کہلائے گا۔

لازمی بیمہ:۔

مذکورہ قانون کے تحت کسی صنعت یا ادارے کے تمام ملازمین کا بیمہ قانون ھٰذا میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق کروایا جانا لازم ہے۔مذکورہ بالا قانون کے مطابق ملازمین کا بیمہ آجر یا مالکان اپنے ملازمین کو بڑھاپے میں تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے کرواتے ہیں۔

بیمہ کی رقم کی شرح اور تشخیص:۔

(1) ہر آجر اپنے بیمہ شدہ ملازم کی تنخواہ کا چھ فیصد ادارہ برائے بہبودِ بزرگ ملازمین کے بیمہ کی رقم میں ملازم/کارکن کے حصے کے طور پر جمع کروائے گا۔ اسی طرح وہ اشخاص جن کی عمر پچپن (عورت کی صورت میں) یا ساٹھ سال ہے اور وہ اس قانون کے تحت پینشن وصول کر رہے ہیں ان سے بیمہ کی مد میں کوئی کٹوتی نہیں کی جائے گی۔

(2) اُن اداروں میں جہاں کارکنان یا ملازمین کسی خاص دورانیہ کے لئے کوئی معاوضہ وصول نہ کر رہے ہونگے اُنکے معاوضے کا تعین ملازمین کی بہبود کا ادارہ قانونِ ھٰذا کے تحت طے کردہ اصول وضوابط کی روشنی میں خود کرے گا۔

(3) قانونِ ھٰذا کے تحت آجر کسی بیمہ شدہ ملازم کے معاوضے یا دیگر کسی اور طریقے سے بیمہ کی رقم ملازم کے حصے کے طور پر ملازم سے وصول کرنے کا اہل نہ ہے۔

(4) بیمہ کی تشخیص مشکل ہونے کی صورت میں ادارہ برائے بہبود بزرگ ملازمین طے شدہ قواعد وضوابط کے تحت معاوضے کا تعین کرے گا۔

آجر/ادارے کی رجسٹریشن کا طریقہء کار:۔

ہر آجر پر لازم ہے کہ وہ قانونِ ھٰذا کا اطلاق ہونے کے بعد تیس دِن کے اندر اپنی صنعت یا ادارے کا نام اور دیگر ضروری معلومات اور اس صنعت میں کام کرنے والے تمام بیمہ شُدہ ملازمین و کارکنان کے کوائف ادارہ ھٰذا میں جمع کروائے جس پر وہ مذکورہ اداروں یا ادارے یا بیمہ شدہ فرد کا نام مقررہ طریقہ کار کے مطابق رجسٹر کرے گا اور بیمہ شدہ فرد کو رجسٹریشن کارڈ جاری کرے گا۔

آجر کی جانب سے بیمہ کی رقم نہ ادا کرنے پر بیمہ شدہ ملازم کو حاصل تحفظ:۔

مذکورہ قانون کے مطابق ایک بیمہ شدہ ملازم جو کہ ادارہ ھٰذا میں باقاعدہ طور پر اپنے نام کا اندراج کروا چکا ہو اور اُسے ادارے کی جانب سے باقاعدہ رجسٹریشن کارڈ جاری ہوا ہو اگر اِس دوران اپنی ملازمت تبدیل کر لیتا ہے تو اُسکے نئے آجر کی جانب سے اُسکے بیمہ کی رقم کی ادائیگی نہ کرنے سے اس کا استحقاق متاثر نہ ہوگا اور وہ قانونِ ھٰذا کے تحت اپنے تمام حقوق ویسے ہی استعمال کر سکے گا جیسے وہ کسی عدم ادائیگی کا مرتکب نہ ہوا ہو۔

ملازمین کی بڑھاپے میں بہبود کا فنڈ:۔

(1) بڑھاپے میں ملازمین کی بہبود کا ادارہ ایک فنڈ قائم کرے گا جسے بڑھاپے میں ملازمین کی بہبود کا فنڈ کہا جائے گا جس سے ادارہ وہ اخراجات پورے کرے گا جو کہ قانونِ ھٰذا کے تحت پورے کئے جانے ضروری ہیں۔

(2) ادارے کو صنعتوں تنظیموں اور اداروں کی جانب سے ملازمین کے بیمے کی مد میں دیئے جانے والا حصہ اِس فنڈ کا حصہ بنے گا۔

(3) ادارہ برائے بہبودِ بزرگ مُلازمین اپنا سرمایہ مندرجہ ذیل طریقوں سے اکٹھا کرے گا:۔

(الف) قانونِ ھٰذا کے تحت جمع کردہ حصص سے۔

(ب) قانونِ ھٰذا کے تحت آجر کے حصص سے ادا کردہ دوسری تمام رقوم سے

(ج) ادارے کی جانب سے کی گئی سرمایہ کاری سے بطور منافع وصول شدہ رقم سے

(د) قانونِ ھٰذا کے تحت دیئے گئے چندہ وغیرہ سے

(4) ادارے کے اثاثہ جات اِس قانون کے مقاصد کے حصول کے لئے ہی صرف کیئے جائینگے۔

(5) ادارے کا سرمایہ اُن بینکوں میں جمع کروایا جائے گا جو کہ ادارے کے بورڈ کی جانب سے منظور شُدہ ہونگے۔

قانونِ ھٰذا کے تحت حاصل ہونے والے فوائد:۔

بڑھاپے میں ملنے والی پینشن:۔

قانونِ ھٰذا کے تحت بیمہ شدہ شخص کو ماہانہ بنیادوں پر پینشن مندرجہ ذیل صورتوں میں ملے گی جب وہ ساٹھ سال کی عُمر کو پہنچ چکا ہو، عورت ہونے کی صورت میں یہ عمر پچپن سال ہوگی اور وہ ملازم ادارہ کو تقریباً پندرہ سال تک اپنے حصے کی رقم باقاعدگی سے ادا کرتا رہا ہو۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے پینشن کے لئے اہل ہونے کی بیان کردہ عمر میں پانچ سال تک کی کمی کی جائے گی اگر ملازم گزشتہ دس سالوں سے کان کُنی کے پیشے سے وابستہ ہو۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بھی ضروری ہے کہ قانونِ ھٰذا کے نفاذ اور کسی صنعت یا ادارے پر اِس قانون کے اِطلاق کے وقت اگر ملازم کی عمر چالیس سال سے زیادہ اور عورت ہونے کی صورت میں پینتیس سال سے زیادہ ہو تو حصے کی ادائیگی کا دورانیہ پندرہ سال کی بجائے سات سال لیا جائے گا۔ اسی طرح اگر قانونِ ھٰذا کے نفاذ یا اِطلاق کے وقت ملازم کی عمر پینتالیس سال اور عورت ہونے کی صورت میں چالیس سال ہو تو حصے

کی ادائیگی کا دورانیہ پانچ سال ہو جائے گا۔ اِسی طرح اگر ایک بیمہ شُدہ ملازم جو کہ ساٹھ سال کی عُمر کو پہنچنے سے پہلے مگر پچپن سال کی عمر کے بعد اور عورت ہونے کی صورت میں پچاس سال کے بعد ریٹائر ہو جائے تو وہ قانونِ ھٰذا کے تحت تخفیف شدہ پینشن کا حقدار ہوگا بشرطیکہ وہ مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اُترتا ہو:۔

(الف) اگر ادارہ ھٰذا کسی تحریری ثبوت کی بناء پر مطمئن ہو کہ آجر نے اپنے ادارے کے لئے ایک مستقل عمر برائے ریٹائرمنٹ مقرر کر رکھی ہے جو کہ ساٹھ سال اور عورت ہونے کی صورت میں پچپن سال، کی عمر سے کم ہے۔

(ب) آجر تصدیق کرے کہ ملازم یا کارکن کا حصہ قانونِ ھٰذا کے تحت بیان کردہ عرصے تک ادا شدہ ہے۔

(ج) بیمہ کی رقم میں ملازم یا کارکن کا حصہ قانونِ ھٰذا کے تحت بیان کردہ عرصے تک ادا شدہ ہو۔

اگر کوئی شخص اوپر بیان کردہ طریقے سے ساٹھ سال کی عمر، عورت ہونے کی صورت میں پچپن سال کی عمر کے پہنچنے سے پہلے ریٹائر ہو جائے تو اُسے ماہانہ اوسط طے شُدہ پینشن میں سے 1/2 فیصد کی تخفیف کر کے پینشن ملے گی۔ تخفیف ساٹھ سال مکمل ہونے پر ختم نہ ہوگی بلکہ ملازم تمام عمر تخفیف شدہ پینشن ہی وصول کرے گا۔ بیمہ شُدہ ملازم کو بڑھاپے میں ملنے والی یہ پینشن ملازم کی موت کی صورت میں ختم ہو جائے گی۔

بڑھاپے میں ملنے والی امداد:۔

اگر کوئی بیمہ شدہ مزدور یا کارکن جو کہ چند وجوہات کی بناء پر بڑھاپے میں ملنے والی پینشن کا اہل نہ ہو ساٹھ سال اور عورت ہونے کی صُورت میں پچپن سال کی عمر کو پہنچ کر ریٹائر ہو جائے جبکہ بیمہ کی رقم میں اِس نے اپنا حصہ پندرہ سال سے کم عرصے تک لیکن دو سال سے زیادہ عرصے تک ادا کیا ہو تو وہ شخص بڑھاپے کی امداد جو کہ یکمشت ادا کی جائے گی کا حقدار ہوگا۔

جانشینوں کو ملنے والی پینشن:۔

بیمہ شدہ ملازمت کے دوران بیمہ شدہ ملازم کی موت کی صورت میں اگر وہ ملازمت کے تین سال مکمل کر چکا ہو تو اس کا شریک حیات اُس شخص کی پینشن وصول کرنے کا اہل ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص جو کہ بیمہ شدہ ملازمت پر نہ ہو مگر بیمہ شدہ ملازمت کے پانچ سال پورے کر چکا ہو کی موت کی صورت میں بھی اسکی شریک حیات اُس شخص کی پینشن وصول کرنے کی اہل ہوگی اور اگر اس کی بھی موت واقع ہو جائے تو پینشن کی یہ رقم بیمہ شدہ شخص کے کمسن بچوں کو دی جائے گی جو بچے کی صورت میں اٹھارہ برس تک ملے گی اور بچی کی صورت میں جب تک وہ اٹھارہ برس کی نہ ہو جائے یا اُسکی شادی نہ ہو جائے۔

اِسی طرح اگر کسی بیمہ شدہ شخص کی شریکِ حیات جو کہ اُس شخص کی پینشن وصول کر رہی تھی اِس وصولی کے پانچ سال کے دوران وفات پا جائے اور اُس شخص کا کوئی کمسن بچہ بھی نہ ہو تو بیمہ شدہ شخص کے والدین اگر کوئی ہوں تو وہ اگلے پانچ سال تک بیمہ کی پینشن کے حقدار ہونگے۔ اسی طرح بیمہ شدہ شخص کی وفات کے وقت اُسکے وارثان میں اگر اسکی شریک حیات نہ ہو تو اُس شخص کی پینشن بیمہ شدہ شخص کے کمسن بچوں کو ملے گی اور اگر کمسن بچہ نہ ہو تو پینشن کی یہ رقم کسی بھی جانشین یا وارث (اگر کوئی ہو) کو پانچ سال تک کے لئے ادا کی جائے گی۔

معذوری کی پینشن:۔

ایک بیمہ شدہ شخص اگر کسی وجہ سے دورانِ ملازمت معذور ہو جاتا ہے تو وہ معذوری کی پینشن کا اہل ہوگا جو کہ جدول میں دیئے گئے فارمولے کے مطابق طے کردہ ہوگی بشرطیکہ:۔

(الف) اُس نے پندرہ سال تک بیمہ کی رقم میں اپنا حصہ ادا کیا ہو۔

(ب) بیمہ شدہ ملازمت میں آئے اُسے پانچ سال کا عرصہ گزر چکا ہو یا پھر اُن پانچ سالوں میں سے جس مہینے میں وہ معذور ہوا اُس وقت تک تین سال گزر چکے ہوں۔

(ج) دونوں صورتوں میں وہ ابھی ساٹھ سال یا پچپن سال (عورت ہونے کی صورت میں) کی عمر کو نہ پہنچا ہو۔ معذوری کی پینشن اُس وقت تک ادا کی جائے گی جب تک معذوری جاری رہے اور اگر وہ مسلسل پانچ سال تک معذوری کی پینشن وصول کرتا رہا ہو یا ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو وہ تاعمر معذوری کی پینشن وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔

قانونِ ھٰذا کے تحت درخواست دینے کا طریقہ کار:۔

قانونِ ھٰذا کے تحت دیئے گئے فوائد سے مستفید ہونے کے لئے ضروری ہے کہ درخواست تحریری شکل میں دی جائے اور تمام متعلقہ دستاویزات، معلومات اور دستاویزی شواہد اُس کے ساتھ منسلک کئے جائیں۔ قانونِ ھٰذا کے تحت اگر بارہ ماہ (سال) کے اندر درخواست نہ دی جائے تو مالی فوائد حاصل کرنے کا حق خود بخود ختم ہو جائے گا بشرطیکہ ادارہ بیمہ شدہ شخص کی جانب سے بیان کردہ تاخیر کی وجوہات سے مطمئن ہو کر اسکی درخواست کو منظور کر لے۔

بڑھاپے میں یا جانشینوں کو ملنے والی پینشن کا التوا:۔

اگر پینشن کا مستحق بیمہ شدہ ملازم یا اُسکے جانشین جو کہ پینشن حاصل کر رہے ہیں اگر ملک سے باہر ہوں تو وہ جتنا عرصہ ملک سے باہر رہیں گے اُن کی پینشن التواء میں رہے گی۔

دوہرے فوائد:۔

(1) کوئی بھی بیمہ شدہ شخص اگر قانونِ ھٰذا کے تحت کوئی مالی فوائد حاصل کر رہا ہو تو وہ قانونِ ھٰذا کے تحت دوسرے فوائد سے مستفید نہیں ہوسکتا۔

(2) اگر کوئی شخص قانونِ ھٰذا کے تحت دو فوائد حاصل کرنے کا اہل ہو تو اُس شخص کو جس فائدے کی مد میں زیادہ مالی فائدہ ہو وہ فائدہ ادا کیا جائے گا۔

(3) اگر کوئی بیمہ شدہ شخص قانونِ ھٰذا کے تحت کسی فائدے اور ملازمین کے معاشرتی تحفظ کے قانون مجریہ 1965ء (Employee's Social Security Ordinance, 1965) کے تحت معذوری کی پینشن کا حقدار ہو تو اُسے وہ پینشن ادا کی جائے گی جسکی مقدار زیادہ ہو۔

(4) معذوری کی پینشن اُس شخص کو ادا نہیں کی جائے گی جو ملازمین کے معاشرتی تحفظ کے قانون مجریہ 1965ء کے تحت بیماری کی پینشن حاصل کر رہا ہو۔

استثنٰی برائے قرقی و زیرِ باری:۔

قانونِ ھٰذا کے تحت حاصل کردہ مالی فوائد و پینشن وغیرہ کو تعمیل ڈگری کے دوران قرق نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اِس رقم کو زیرِ بار کیا جاسکتا ہے اور اِس طرح کا ہر وہ معاہدہ جو کہ پینشن کی رقم کو زیرِ بار لانے کے لئے کیا جائے باطل ہوگا۔ بیمہ شدہ شخص کے دیوالیہ ہونے کی صورت میں پینشن کی رقم کسی بھی قرض دہندہ یا اُسکے نمائندے کو نہیں دی جائے گی۔

جرائم اور سزائیں:۔

(الف) قانون ھٰذا کے تحت ہر ایسا شخص دو سال تک قید یا دس ہزار روپے تک جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا جو قانونِ ھٰذا کے تحت فوائد حاصل کرنے یا کسی ادائیگی سے بچنے کی خاطر یا کسی کو دی جانے والی امداد کی مخالفت کرنے کی غرض سے جان بوجھ کر جھوٹا بیان دے یا جھوٹی نمائندگی کرے یا کوئی ایسی دستاویز یا معلومات جن کے بارے میں وہ جانتا ہو کہ وہ غلط ہیں اور مبنی بر جھوٹ ہیں، پیش کرے۔

(ب) بیمہ شدہ شخص کی رقم کا حصہ ادا کرنے میں ناکام رہے۔

(ج) کسی بیمہ شدہ شخص سے بیمہ کی رقم میں اُسکا حصہ، وصول کرے یا وصول کرنے کی کوشش کرے یا اُسکے معاوضے میں سے بیمہ کی رقم میں سے کچھ حصہ یا تمام حصے کی کٹوتی کرنے کی کوشش کرے۔

(د)　قانونِ ھٰذا کے تحت دائر کیئے جانے والے گوشوارے داخل کرنے میں ناکام رہے، جمع کرنے سے منع کردے یا غلط گوشوارے جمع کروائے۔

(ذ)　ادارے کے کسی اہلکار کے فرائض کی ادائیگی میں مزاحم ہو۔

(ر)　قانون ھٰذا کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو۔

مذکورہ قانون کے تحت کوئی بھی استغاثہ وفاقی حکومت کی جانب سے مجاز افسر کی پیشگی اجازت کے بغیر دائر نہ کیا جائے گا اور مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت سے کم درجے کی عدالت قانونِ ھٰذا کے تحت سرزد جرائم کی سماعت کرنے کی اہل نہ ہے۔ کسی بھی عدالت کو اُس وقت تک قانونِ ھٰذا کے تحت سرزد کردہ جرائم کا اختیارِ سماعت نہ ہے جب تک جُرم کے ارتکاب کی بابت تحریری شکایت جُرم کے ارتکاب کے چھ ماہ کے اندر وفاقی حکومت یا مجاز افسران کی جانب سے درج نہ کرائی گئی ہو۔

سندھ میں بچوں کی حفاظت سے متعلق اتھارٹی کے قیام کا قانون مجریہ ۲۰۱۱ء

بچے قوم کا سرمایہ اور مستقبل کی اُمید ہوتے ہیں۔ بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا اور معاشرے کا فعال رکن بنانا حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے خاص طور پر ایسے بچے جن کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہ ہو انکا خیال رکھنا بالخصوص ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے حال ہی میں حکومتِ سندھ نے بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے "سندھ میں بچوں کی حفاظت سے متعلق اتھارٹی کا قانون مجریہ ۲۰۱۱ء" (The Sindh Child Protection Authority Act, 2011) نافذ کیا ہے جس کے ذریعے بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

اتھارٹی کا قیام اور اس کے فرائض:۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کی رُو سے ایک اتھارٹی قائم کی جائے گی جس کا مرکزی دفتر کراچی میں ہوگا۔ اتھارٹی چیئر پرسن اور نو دیگر ممبران پر مشتمل ہوگی۔ دفعہ ۱۰ کی رُو سے اتھارٹی مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گی۔

(۱) صوبائی اور ضلعی سطح پر بچوں کی حفاظت سے متعلق امور میں مطابقت پیدا کرنا اور ان کی نگرانی (Monitor) کرنا۔

(۲) خصوصی بچوں سے متعلق حفاظتی اقدامات اور حقوق کو یقینی بنانا۔

(۳) بچوں کی حفاظت سے متعلق امور کے لیے ادارے قائم کرنا اور ان کی مدد کرنا۔

(۴) بچوں کی بہبود سے متعلق موجودہ اداروں کی خدمات کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے ضروری کوششیں کرنا۔

(۵) سماجی اداروں اور بچوں کی دوبارہ بحالی سے متعلق اصلاحی اداروں کے قیام اور خدمات (Services) کے لیے کم از کم معیار مقرر کرنا اور ان معیارات پر عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

(۶) حکومت اور نجی سیکٹر کی طرف سے بچوں کی حفاظت کے امور سے متعلق قائم کیئے جانے والے اداروں کی نگرانی کرنا۔

(۷) بچوں سے متعلق دیگر ایسے اداروں (تعلیمی اداروں، یتیم خانوں، پناہ گاہوں (Shelter homes)، ریمانڈ ہومز، مقررہ سکول، نوعمر مجرموں کے کام کرنے کی جگہوں، بچوں کے پارک اور ہسپتالوں وغیرہ) کے لیے معیارات ترتیب دینا اور ان معیارات پر عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

(۸) متعلقہ قوانین کا جائزہ لینا اور ان میں ترامیم تجویز کرنا وران کو ان بین الاقوامی معاہدوں کے مطابق بنانا جن کی توثیق پاکستان نے کی ہوئی ہے اور نئے قوانین تجویز کرنا۔

(۹) بچوں سے متعلق پالیسی اور منصوبہ عمل میں بہتری کے لیے سفارشات دینا۔

(۱۰) قومی اور صوبائی قوانین اور بین الاقوامی معاہدوں کی خلاف ورزی کی نگرانی کر کے رپورٹ دینا اور بچوں کی حفاظت اور ان کی بحالی کے لیے اقدامات اُٹھانا۔

(۱۱) بچوں کی حفاظت کے انتظامات سے متعلق اطلاعی نظام متعارف کرنا اور سالانہ رپورٹیں تیار کرنا۔

(۱۲) بین الاقوامی، قومی اور صوبائی اداروں کے ذریعے بچوں کے خصوصی تحفظ سے متعلق پروگرام کے لیے مالی وسائل بروئے کار لانا۔

(۱۳) بچوں کے تحفظ سے متعلق امور کی منظم تفتیش اور تحقیق کو فروغ دینا۔

(۱۴) بچوں کے جرم کا شکار ہونے کی صورت میں متعلقہ حکام کے ذریعے مجرموں کے خلاف کارروائی شروع کرانا۔

(۱۵) فنڈ قائم کرنا اور اس کا انتظام کرنا۔

(۱۶) بچوں پر اثر انداز ہونے والے معاملات کے بارے میں خود یا موصولہ شکایت پر تفتیش یا تحقیقات کرنا۔

(۱۷) کوئی بھی ایسا فریضہ سرانجام دینا جو کہ حکومت نے اسے تفویض کیا ہو۔

دفعہ ۱۱ کی رُو سے تمام حکومتی ادارے اتھارٹی کو اس کے فرائض سرانجام دینے میں معاونت کریں گے۔

کمیٹیوں کا قیام:۔

دفعہ ۱۳ کی رُو سے اتھارٹی کمیٹیاں قائم کر سکتی ہے جو ایسے ممبران پر مشتمل ہونگی جنھیں اس مقصد کے لیے موزوں سمجھا جائے اور کوئی بھی معاملہ جسے ضروری سمجھے جائزے کے لیے اور اس پر رپورٹ دینے کے لیے ان کمیٹیوں کو بھجوا سکتی ہے۔

مشیروں اور بچوں کے تحفظ سے متعلق افسران وغیرہ کا تقرر:۔

دفعہ ۱۴ کی رُو سے اتھارٹی مختصر المدتی بنیاد پر ایسے مشیروں (Advisors and Consultants) کا تقرر عمل میں لا سکتی ہے جو بچوں کی حفاظت سے متعلق امور کا تجربہ اور مہارت کے حامل ہوں۔ اِسی طرح دفعہ ۱۵ کی رُو سے اتھارٹی بچوں کے تحفظ سے متعلق افسران کا تقرر کر سکتی ہے۔

دفعہ ۱۶ کے تحت اتھارٹی ضلعی سطح پر بچوں کے تحفظ سے متعلق یونٹ قائم کرے گی جو اتھارٹی کی طرف سے مقرر کردہ ممبران پر مشتمل ہوگا۔ یونٹ وہ تمام فرائض سرانجام دے گا جو کہ اتھارٹی نے اسے تفویض کیئے ہوں۔

حفاظتی اقدامات:۔

دفعہ ۱۷ کی ذیلی دفعہ (۱) کی رُو سے اگر بچہ کسی خاص حفاظتی اقدامات کا محتاج ہو تو بچوں کے تحفظ کے لیے مقرر کردہ افسر متعلقہ حکام کو مناسب اقدامات اُٹھانے کے لیے حکم دے سکتا ہے۔

ذیلی دفعہ (۲) کی رُو سے بچوں کے تحفظ سے متعلق افسر متعلقہ کمیٹی کے ساتھ مشاورت کے بعد قریبی مجسٹریٹ کو بچے کی تحویل کے بارے میں درخواست دے گا۔

ذیلی دفعہ (۳) کی رُو سے جب بچے کو تحویل میں لے لیا گیا ہو تو ایسی صورت میں اسے بچوں کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قریبی ادارے میں عارضی طور پر اس وقت تک رکھا جائے گا جب تک کہ متعلقہ حکام ان کے بارے میں کوئی مناسب حکم نہ جاری کردیں۔

بلوچستان میں مادری زبان کی تعلیم کا قانون

کسی ملک وقوم کی تہذیبی اور ثقافتی پہچان اس کی قومی زبان سے ہوتی ہے اور اُس ملک وقوم کی معاشی، صنعتی اور سماجی ترقی کا دارومدار بھی قومی زبان کے ہر میدانِ عمل میں استعمال پر ہوتا ہے۔ قومی زبان کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں اور لہجوں کی افادیت اور اہمیت دنیا کے کسی بھی آزاد ملک میں مسلمہ ہے۔ دستورِ پاکستان کے آرٹیکل 251 کے ذیلی آرٹیکل (3) میں مادری زبان کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے **''قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کیے بغیر کوئی صوبائی اسمبلی قانون کے ذریعے قومی زبان کے علاوہ کسی صوبائی زبان کی تعلیم، ترقی اور اس کے استعمال کے لیے اقدامات تجویز کر سکتی ہے''۔** چنانچہ حال ہی میں حکومتِ بلوچستان نے اس آئینی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے اضافی لازمی مضمون کے طور پر مادری زبان کی ترویج اور ترقی کے لیے مادری زبان کو پرائمری تعلیم کی سطح پر متعارف کرانے کے لیے بلوچستان میں مادری زبان کی تعلیم کا قانون مجریہ 2014ء نافذ کیا ہے۔ (The Balochistan Introduction of Mother Languages as Compulsory Additional Subject at Primary Level Act, 2014) مذکورہ قانون کی رو سے **''پرائمری تعلیم''** سے مراد پانچویں جماعت تک تعلیم ہے۔ **''مادری زبان''** سے مراد بلوچی، پشتو، براہوی، سندھی، فارسی اور سرائیکی کے علاوہ کوئی اور دوسری مادری زبان ہے جس کا اعلان حکومت کرے گی۔ **''سکول''** سے مراد حکومتی و نجی تعلیمی ادارے اور دینی مدارس ہیں۔

مادری زبان کی تعلیم:۔

دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی رُو سے قومی زبان کی حیثیت کو متاثر کیے بغیر پرائمری تعلیم کی سطح پر مادری زبان کو بطور اضافی لازمی مضمون کے تعلیمی اداروں میں پڑھایا جائے گا۔ ذیلی دفعہ (2) کی رُو سے حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ضلع میں کسی مخصوص مادری زبان کی تعلیم کے لیے اقدامات عمل میں لائے گی۔ دفعہ 4 کی رُو سے حکومت ضلعی سطح پر مخصوص کردہ مادری زبان کی تعلیم کے لیے کتابیں فراہم کرے گی۔

اساتذہ کی استعداد کار بڑھانا:۔

دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (1) کی رُو سے حکومت مقررہ مادری زبان سے متعلق تعلیم کے سلسلے میں اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کا بندوبست کرے گی۔ ذیلی دفعہ (2) کی رُو سے حکومت مادری زبانوں کی تعلیم کو اساتذہ کی تعیناتی سے پہلے تربیت کا ایک لازمی حصہ قرار دے گی۔ اور ہر ایسے استاد کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مرضی کی مادری زبان منتخب کرے۔

مادری زبانوں کا فروغ اور ترقی

دفعہ 6 کی رُو سے حکومت تحقیق کے ذریعے اس بات کو یقینی بنائے گی کہ مادری زبانوں کو اتنا فروغ اور ترقی دی جائے کہ وہ دنیا کی دیگر ترقی یافتہ قومی اور بین الاقوامی زبانوں کا مقابلہ کر سکیں۔

صارف قوانین کے تحت تجارت کی ناجائز صورتوں اور جھوٹی اشتہار بازی پر عائد پابندیاں

مشتری ہشیار باش کا قانونی اصول کو خرید و فروخت کے قدیم اصولوں میں شمار کیا جاتا ہے اور قانون معاہدہ اور بیع مال میں مستعمل یہ اصول دراصل خریدار پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ خریدتے وقت خریدی جانے والی اشیاء کے معیار کے متعلق تسلی کرے کیونکہ بعد از خرید کسی نقص کی بناء پر معاہدہ بیع کی تنسیخ مشکل امر ہے۔ دورِ جدید میں صارفین اور خریداروں کے حقوق سے متعلق آگاہی دِن بدن عام ہو رہی ہے اور تجارت کی ناجائز صورتوں کی نشاندھی کے ساتھ ساتھ تاجروں کو سستی شہرت، ناجائز منافع کے حصول اور صارف کے استحصال سے روکنے کے لیے قانونی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر صارف کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانون سازی بھی کی جا رہی ہے۔ اقوامِ متحدہ نے اِس ضمن میں "ہدایت نامہ برائے تحفظِ حقوقِ صارف مجریہ، ۱۹۸۵ء (United Nation Guidelines for Consumer Protection, 1985) جاری کیا ہے جس میں رُکن ممالک پر صارف کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے قانون سازی کرنے پر زور دیا گیا ہے اور صارف کے حقوق کے تحفظ سے متعلق عمومی اصولوں کا اعادہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ ہدایات میں صارف کے معاشی مفادات کے تحفظ پر زور دیا گیا ہے اور صارف کو فراہم کی جانے والی خدمات کو یقینی بنانے اور اشیاء کے معیار کو بہتر بنانے اور صارف کے تحفظ کو مقدم ٹھہرانے کے لیے معیارات بھی وضع کیے گئے ہیں۔

صارف کے حقوق کے تحفظ سے متعلق قوانین کے نفاذ کا مقصد دراصل اِن عوامل کا سدِ باب کرنا ہے جو تجارتی کاروبار میں دھوکے بازی اور ناجائز ہتھکنڈوں کے طور پر اپنے کاروباری حریفوں پر برتری حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جن کا حتمی نقصان عام صارف کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ یہ قوانین دراصل اشیائے صَرف کی تیاری، مارکیٹ /بازار میں اِن اشیاء کی فروخت، تاجر کی ذمہ داری اور اِس ضمن میں صارف عدالتوں کے دائرہ اختیار اور حکومت کی ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہیں۔

صوبۂ خیبر پختونخوا میں صارف کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کی غرض سے خیبر پختونخوا کا قانون برائے تحفظِ صارف مجریہ 1997ء رائج کیا گیا جس میں 2015ء میں کچھ مزید ترامیم کی گئی ہیں۔ صوبۂ سندھ میں قانون برائے تحفظِ حقوقِ صارف مجریہ 2014ء نافذ العمل ہے اور صوبۂ بلوچستان میں قانون برائے تحفظِ صارف 2003ء نافذ ہے۔ مذکورہ قوانین میں تجارت کی ناجائز صورتوں کی وضاحت کی گئی ہے اور جھوٹی اشتہار بازی پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ صوبۂ خیبر پختونخوا کے قانونِ صارفین میں کی گئی حالیہ ترامیم اور صوبۂ بلوچستان اور صوبۂ سندھ میں رائج قوانین برائے

تحفظِ حقوقِ صارف میں تجارت کی ناجائز صورتوں، غلط بیانی اور گمراہ کن نمائندگی کی توجیہات بیان کی گئی ہیں جن کا تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے:۔

تجارت کی ناجائز صورتیں:۔

صوبۂ خیبر پختونخوا کے قانون مجریہ 1997ء اور صوبۂ بلوچستان کے قانون برائے تحفظِ صارف مجریہ 2003ء کے مطابق ''تجارت کی ناجائز صورت'' سے مُراد ایسی تجارت ہے جس میں کوئی فرد اشیاء/ مصنوعات کی فروخت، استعمال اور فراہمی کے لیے یا کسی قسم کی خدمات کی انجام دہی یا کاروبار کی ترویج وترقی کے لیے ان طریقوں میں سے کوئی طریقہ استعمال کرے، مثلاً اشتہار بازی کے ذریعہ نقصان یا ضرر پہنچانا، چور بازاری کرنا، ملاوٹ کرنا، زائد از میعاد ادویات یا کھانے پینے کی ایسی اشیاء کی فروخت جو انسانی صحت کے لیے مُضر ہوں، یا اشیاء یا خدمات کا معاوضہ کسی مجاز عدالت کی جانب سے طے کردہ قیمت اور معاوضے سے زائد طلب کرنا، اشیاء کی فروخت، استعمال اور فراہمی کو بڑھانے کے لیے کوئی زبانی یا تحریری بیان دینا، دیواروں پر لکھوانا یا سائن بورڈ یا نیون سائن کے ذریعے مشتہر کرنا یا کتابچے بانٹنا یا کسی اور طریقے سے مشتہر کرنا جن میں برقی میڈیا بھی شامل ہے جس کے ذریعے؛

(i) غلط بیانی سے یہ ظاہر کیا جائے کہ اشیائے صَرف یا خدمات وغیرہ کسی خاص درجے، معیار، مقدار، ترکیب، نمونے، نوعیت یا طریقے کی حامل ہیں؛

(ii) غلط بیانی سے کسی دوبارہ بنائی گئی استعمال شدہ، مرمت شدہ، اِصلاح شدہ یا پرانی اشیاء کو نیا ظاہر کیا جائے؛

(iii) غلط بیانی سے یہ ظاہر کیا جائے کہ مصنوعات یا خدمات کو کسی مجاز اِدارے یا ایجنسی کی توثیق یا اجازت حاصل ہے یا یہ ظاہر کیا جائے کہ مذکورہ اشیاء کچھ اجزاء، خوبیوں، کارکردگی اور فوائد کی حامل ہیں جب کہ اُن اشیاء میں وہ اجزاء یا خوبیاں موجود نہ ہوں؛

(iv) غلط بیانی سے یہ ظاہر کیا جائے کہ اشیاء اور مہیا کردہ خدمات مقامی اور بین الاقوامی اداروں کے طے شدہ معیار کے مطابق ہیں؛

(v) اشیاء اور خدمات کے ضروری ہونے اور فوائد کے متعلق جھوٹ پر مبنی معلومات دی جائیں؛

(vi) عوام کو مصنوعات اور اشیاء کی کارکردگی، اجزاء، پرزہ جات، اثر پذیری اور طویل العمری کے متعلق جھوٹی ضمانت دی جائے جو آزمائش سے ثابت شدہ نہ ہو؛

(vii) غلط بیانی سے کسی مخصوص سہولیات کی حامل جگہ، گھر، اپارٹمنٹ، دُکان یا عمارت کی فروخت یا پٹہ پر دینے کی پیشکش کی جائے اور مخصوص مدت کے دوران قیمتوں میں اضافے کے بغیر قبضہ دینے کا وعدہ

کیا جائے یا غلط بیانی سے یہ ظاہر کیا جائے کہ مذکورہ جگہ، گھر، اپارٹمنٹ، دُکان یا عمارت مجاز اتھارٹی کی طرف سے منظور شدہ نقشے، خصوصیات کے مطابق بنائی یا تعمیر کی گئی ہے یا بیچی جارہی ہے؛

(viii) عوام کو اشیاء، مصنوعات اور خدمات کی حقیقی قیمت جس پر وہ عام طور پر بیچی یا مہیا کی جاتی ہیں کے متعلق گمراہ کیا جائے؛

(ix) کسی پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں مہیا کی جانے والی سہولیات کے متعلق غلط اور گمراہ کُن معلومات دی جائیں یا غلط بیانی سے یہ ظاہر کیا جائے کہ مذکورہ ادارہ مجاز اتھارٹی کی منظوری سے کام کر رہا ہے یا کسی غیر مُلکی تنظیم سے الحاق شدہ ہے؛

(x) پیشہ ورانہ خدمات بشمول طبی ماہرین، انجینئرز، معمار، وکلاء، اساتذہ (روحانی معالج) اور حکماء وغیرہ کے مہیا کیے جانے سے متعلق غلط بیانی سے کام لیا جائے؛

(xi) کسی دوسرے شخص، فرم، کمپنی یا کاروباری ادارے کی جانب سے تیار کردہ اشیاء، مہیا کردہ خدمات یا تجارت کو نقصان پہنچانے یا حقیر ظاہر کرنے کے لیے جھوٹ بولا یا گمراہ کیا جائے؛

(xii) اشیاء یا خدمات کی فراہمی کو رعایتی قیمتوں پر فروخت یا فراہم کرنے کے لیے اشتہار دیا جائے جب کہ اُن قیمتوں پر مذکورہ اشیاء کی فروختگی یا فراہمی کا ارادہ نہ ہو؛

(xiii) کسی تحفے یا انعام یا دیگر لوازمات کی پیشکش اِس ارادے سے کی جائے کہ حقیقت میں ایسا کوئی تحفہ نہیں دیا جائے گا یا ایسا تاثر قائم کیا جائے کہ کوئی چیز یا شے بلا قیمت دی جا رہی ہے جب کہ لین دین میں شے کی پوری قیمت وصول کر لی گئی ہو؛ اور

(xiv) جب آرڈر بذریعہ خط دیا جائے تو اشیاء اور خدمات کی خصوصیات کے متعلق جھوٹی معلومات مہیا کی جائیں۔

صوبۂ خیبر پختونخوا کے قانون کی رُو سے صنعتکاروں، تاجروں اور خدمات فراہم کرنے والوں پر تجارت کی ناجائز صورتیں اختیار کرنے کی پابندی ہے (دفعہ ۷) جب کہ صوبۂ سندھ میں رائج صارف کے حقوق کے تحفظ کے قانون مجریہ 2014ء کی دفعہ 21 بھی تجارت کی ناجائز صورتوں پر قدغن عائد کرتی ہے۔ مذکورہ دفعہ کی رُو سے کوئی بھی شخص درج ذیل طریقوں سے خرید و فروخت کرتے ہوئے دروغ گوئی سے دھوکہ دہی یا گمراہ کرنے کے لیے یہ ظاہر نہیں کرے گا کہ:۔

(الف) اشیائے صَرف یا خدمات وغیرہ کسی خاص درجے، معیار، مقدار، ترکیب، نمونہ، نوعیت یا طریقے کی حامل ہیں؛

(ب) مصنوعات کا کوئی مخصوص ماضی ہے یا ماضی میں مخصوص انداز سے استعمال کی جاتی رہی ہیں؛

(ج) خدمات مخصوص قسم، معیار یا درجے کی حامل ہیں؛

(د) خدمات اُس شخص کی جانب سے مہیا کی جا رہی ہیں جو متعلقہ صلاحیت، قابلیت اور تجربے کا حامل ہے؛

(ہ) مصنوعات کسی مخصوص وقت میں تیار، بنائی، پھیلائی یا دوبارہ بنائی گئی ہیں؛

(و) مصنوعات یا خدمات کو کوئی تعاون (Sponsership) اجازت یا توثیق حاصل ہے اور وہ کسی خاص کارکردگی، اجزاء مشتملات استعمال اور فوائد کی حامل ہیں؛

(ز) مصنوعات نئی ہیں یا دوبارہ تیار کی گئی ہیں یا صرف مخصوص عرصے کے لیے ہی استعمال میں رہی ہیں؛

(ح) مصنوعات تیار کرنے اور فروخت کرنے والے یا خدمات مہیا کرنے والے کو کسی خاص ادارے کی سرپرستی (Sponsership)، اجازت، توثیق یا الحاق حاصل ہے؛

(ط) مصنوعات اور خدمات کسی شخص کی بہتری کے لیے ناگزیر ہیں؛

(ی) مصنوعات میں کسی عنصر کی موجودگی، عدم موجودگی، کسی خاص حالت کے زیرِ اثر ہونے یا حق یا چارہ جوئی سے تعلق رکھتی ہو؛ اور

(ک) مصنوعات کے حقیقی ماخذ سے متعلق غلط بیانی کرنا۔

جھوٹی ترغیبی اشتہار بازی پر قدغن:۔

صوبۂ سندھ کے قانون برائے صارف میں ترغیبی اشتہار بازی پر قدغن بھی عائد کی گئی ہے۔ اِس قانون کے مطابق کوئی بھی شخص مہیا کردہ خدمات کے عوض انعام یا لاٹری کا اشتہار صارف کو متوجہ کرنے کی غرض سے نہ دے گا تا کہ وہ اشیاء کی حقیقی قیمت سے زائد قیمت، انعام یا صلے کی لالچ میں ادا نہ کریں جب کہ فروخت کنندہ ایسی اشیاء کی فراہمی کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو یا یہ یقین کرنے کی معقول وجوہات بھی نہ ہوں کہ کوئی شے یا خدمت اِس معاوضے پر بازار سے کم قیمت پر فروخت بھی کی جا سکتی ہیں۔ **(دفعہ 22 صوبۂ سندھ کا قانون برائے تحفظِ صارف)**

صوبۂ بلوچستان اور صوبۂ خیبر پختونخوا کے قوانین بھی جھوٹی اشتہار بازی پر قدغن عائد کرتے ہیں جن کے مطابق کوئی بھی کمپنی، ادارہ، فرم یا شخص کسی شے، منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا خدمات کی فروخت اور فراہمی اور جمع شدہ رقم پر زیادہ سے زیادہ منافع یا سود کی ادائیگی کا وعدہ نہیں کر سکتی جو صارف کو نقصان پہنچانے کا مؤجب بنے اور اگر کوئی کمپنی، شخص یا ادارہ اِس قسم کی غلط اور جھوٹی اشتہار بازی کا مرتکب پایا گیا تو عدالت اُس شخص، کمپنی یا ادارے پر ضرر رسیدہ شخص کو ہرجانے کی ادائیگی کا حکم جاری کر سکتی ہے۔ **(دفعہ 7 صوبۂ خیبر پختونخوا اور صوبۂ بلوچستان کے قوانین برائے تحفظِ صارف)**

تشہیری ذمہ داری(Duty of Disclosure):۔

صوبۂ خیبر پختونخوا اور صوبۂ سندھ میں رائج قوانین برائے تحفظِ حقوقِ صارف فروخت کنندہ پر اظہار کی ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔ اِس ضمن میں صوبۂ خیبر پختونخوا میں رائج قانون کی دفعہ 7۔الف اور صوبہ سندھ میں رائج قانون کی دفعہ 11 اور 16 اہم ہیں جن کے مطابق جب کسی شے کی ساخت اور ہیئت ایسی ہو کہ اُس کے اجزائے ترکیبی، حصے، معیار یا تیاری کی تاریخ یا استعمال کی مدت کا اظہار ضروری ہوتا کہ صارف اُس کو خریدنے یا نہ خریدنے کا فیصلہ کر سکے تو صنعت کار ادارے پر لازم ہے کہ وہ اِن معلومات کی تشہیر کرے۔ اِس ضمن میں حکومت عمومی یا خصوصی حکم ناموں کے ذریعے مذکورہ مخصوص تشہیر کا تقاضا بھی کر سکتی ہے۔ اِسی طرح جہاں خدمات کی فراہمی کا معاملہ ہو تو خدمات فراہم کرنے والے شخص کی صلاحیتوں اور تعلیمی قابلیت کا اظہار کرنا یا ان اشیاء کی پائیداری ظاہر کرنا جو خدمات کی سرانجام دہی کے دوران وہ استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بھی ضروری ہے تا کہ صارف کو یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو کہ وہ یہ خدمات حاصل کرنا چاہتا ہے یا نہیں۔

خیبر پختونخوا بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کا قانون مجریہ 2014ء

اسلام میں عمر رسیدہ افراد کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے اور انہیں نہ صرف باعث برکت و رحمت اور قابل عزت و تکریم قرار دیا گیا ہے بلکہ انہیں زندگی کی سہولیات کی فراہمی میں ترجیح کا حقدار ٹھہرایا گیا ہے۔ حال ہی میں خیبر پختونخوا کی حکومت نے بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے قانون نافذ کیا ہے جس کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

بزرگ شہریوں کو حاصل مراعات:۔

اس قانون کی رُو سے کوئی بھی شہری ساٹھ سال کی عمر پوری ہونے پر بزرگ شہری کارڈ حاصل کر سکتا ہے جس کی بنیاد پر وہ حسب ذیل مراعات کا حقدار ٹھہرتا ہے۔

(الف) عوامی عجائب گھروں، لائبریریوں، پارکوں اور تفریحی سہولیات کے مراکز میں مفت داخلہ؛

(ب) مستحق بزرگ شہریوں کی مالی امداد؛

(ج) ہسپتالوں میں بزرگ شہریوں کے لیے علیٰحدہ کاؤنٹر؛

(د) طبی اخراجات میں رعایت؛

(ذ) علیٰحدہ طبی وارڈ؛

(ر) بزرگ شہریوں کی تنظیم کی رکنیت؛

بزرگ شہریوں کی بہبود کے فنڈ کا قیام و مصرف:۔

صوبائی حکومت خیبر پختونخوا میں بزرگ شہریوں کی بہبود کا فنڈ قائم کرے گی جو وفاقی یا صوبائی حکومت کی طرف سے مختص کی جانے والی گرانٹس، اندرون اور بیرون ملک پرائیویٹ انفرادی تنظیموں کی طرف سے دیے گئے عطیات، کونسل کو دوسرے ذرائع سے بشمول بیت المال سے حاصل ہونے والی رقم، فنڈ کی سرمایہ کاری سے حاصل ہونے والے منافع اور مختلف مہمات اور کسی بھی جائز ذرائع سے حاصل ہونے والی رقم پر مشتمل ہوگا۔ فنڈ کی رقم کی سرمایہ کاری صرف شیڈول بینکوں، قومی بچت کے مراکز یا دیگر محفوظ سکیموں میں کی جائے گی۔ ایسی سرمایہ کاری اسٹاک مارکیٹ کے حصص اور قیاس آرائی پر کاروباری معاملات چلانے والے اداروں میں نہیں کی جائے گی۔

فنڈ کا انتظام و انصرام کونسل کرے گی اور اس قانون میں مندرج امور کی انجام دہی کے لیے اتنا فنڈ مختص کرے گی جو کونسل کی کارکردگی اور ذمہ داریوں کے پیش نظر مناسب ہو۔ اس فنڈ کو کونسل کے قیام پر اٹھنے والے اخراجات کو پورا کرنے اور بزرگ شہریوں کی بہبود کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

کونسل کا قیام اور اس کے فرائض:۔

خیبر پختونخوا میں بزرگ شہریوں کی بہبود کے لیے کونسل کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔کونسل بزرگ شہریوں کی بہبود کے لیے جو فرائض انجام دے گی اور اختیارات استعمال کرے گی ان میں قومی وعدوں کی روشنی میں بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے ان کی عمر سے متعلق پالیسی کے لیے تجاویز دینا اور وقتاً فوقتاً حکومت کے پاس منظوری کے لیے بھیجنا، پالیسی اور منصوبہ بندی کی تشکیل کے لیے عمر کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق اور اعداد وشمار مرتب کرنا ،میڈیکل کالج اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں Geriatrics (سائنس کی وہ شاخ جس میں بڑھاپے اور اس کی بیماریوں پر بحث کی جاتی ہے) کو متعارف کروانے کے لیے اقدامات کرنا، ہسپتالوں میں بہتر طبی سہولیات / دیکھ بھال کے انتظامات تجویز کرنا،تفریحی سہولیات کی فراہمی بشمول کلب میں جانے کی سہولت تاکہ معمر افراد کے مابین بہتر سماجی تعلقات پیدا کیئے جاسکیں،صحت منداور مطمئن زندگی گزارنے کے لیے زندگی میں مثبت تبدیلیاں لانے کی آگاہی کے لیے ورکشاپس کا اہتمام کرنا،شہری اور دیہی منصوبہ جات اور انکی ترقی میں معمر شہریوں کی ضروریات کی فراہمی کے لیے تجاویز مرتب کرنا، سرکاری اور نجی شعبے کے تعاون سے سماجی، اقتصادی اور دیگر فلاحی سرگرمیوں کے لیے اقدامات اٹھانا، مالی وسائل کو استعمال میں لانا،معمر شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات اٹھانے اور ان اقدامات کا جائزہ لینے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دینا،قومی اور بین الاقوامی سطح پر حکومتی، غیر سرکاری اور بین الاقوامی سماجی اور فلاحی تنظیموں کے ساتھ رابطہ کرنا، بزرگ شہریوں کی رہنمائی اور فلاح و بہبود کے لیے رپورٹس اور دیگر مواد شائع کرنا، بزرگ شہریوں کو ان کے شعبہ مہارت میں ایوارڈ دینا،سیمناروں، ورکشاپوں اور کانفرنسوں کے انعقاد اور ذرائع ابلاغ کے استعمال کے ذریعے عوام کے اندر آگاہی پیدا کرنا، بے گھر اور محتاج بزرگ شہریوں کے لیے گھر بنانا اور قومی ترقی میں بزرگ شہریوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے بزرگ شہریوں کی تنظیم قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا شامل ہیں۔

کونسل کے چیئر پرسن اور وائس چیئر پرسن بالترتیب محکمہ سماجی بہبود وخصوصی تعلیم کے وزیر اور سیکرٹری ہوں گے اور اس کے ممبران میں خیبر پختونخوا صوبائی اسمبلی کے دو ممبران، سیکرٹری محکمہ صحت، سیکرٹری محکمہ منصوبہ بندی و ترقی، سیکرٹری محکمہ خزانہ اور سیکرٹری محکمہ مقامی حکومت شامل ہوں گے اور چار نمائندے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں حکومتی کمیٹی کی طرف سے نامزد کردہ ہونگے جن میں سے دو بزرگ شہریوں کے ادارے سے اور دو غیر سرکاری تنظیم جو ترجیحاً بزرگ شہریوں کی فلاح کے لیے کام کر رہے ہوں سے لئے جائیں گے اور ڈائریکٹر محکمہ سماجی بہبود وخصوصی تعلیم بطور سیکرٹری کونسل فرائض سرانجام دے گا۔

قانون برائے فضائی نقل وحمل کے تحت فضائی سفر کے دوران مسافروں اور سامان کو پہنچنے والے نقصان کے ازالے کی قانونی صورتیں

فضائی سفر کو منزل پر باآسانی اور جلد از جلد پہنچنے کے لیے اہم اور محفوظ سمجھا جاتا ہے مگر دورانِ سفر ناگہانی حادثات اور نقصانات کے اندیشوں سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔ گذشتہ کچھ عرصے سے ہوائی جہازوں کے حادثات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ اگرچہ اِن حادثات کی وجہ سے مسافروں کی جان و مال کو پہنچنے والے نقصانات کا تدارک ممکن نہیں۔ تاہم اِن نقصانات کے ازالے کی غرض سے بین الاقوامی اور قومی سطح پر قانون سازی کے ذریعے مسافر بردار طیاروں اور باربردار اداروں پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ دورانِ پرواز حادثے کی صورت میں مسافروں اور اُن کے سامان کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لیے ہرجانے کی ادائیگی کریں۔ ہرجانے کی رقم کا تعین بین الاقوامی کنونشن اور مقامی قوانین کے تحت کیا جاتا ہے۔ اِس ضمن میں پاکستان میں قانون برائے فضائی نقل وحمل مجریہ 2012ء رائج ہے جن میں اقوامِ متحدہ کی جانب سے منظور شدہ بین الاقوامی کنونشنز کو قانون کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اِن کنونشنز میں طیارے کے حادثے اور مسافروں کو دورانِ سفر پہنچنے والے نقصان کے ازالے کے لیے تفصیلی شقات موجود ہیں اور ہرجانے کی رقم کے تعین کا طریقۂ کار بھی دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں، پاکستان سول ایوی ایشن اتھارٹی نے مسافروں کے حقوق کے تحفظ کی غرض سے سول ایوی ایشن اتھارٹی قواعد کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت اہم ضوابط بھی مرتب کیے ہیں۔ اِن ضوابط کے نفاذ کا مقصد نا صرف مسافروں کے حقوق کو تحفظ مہیا کرنا ہے بلکہ اِس امر کو یقینی بنانا بھی ہے کہ باربردار اداروں کے متعلق ہمہ گیر اور موافق شرائط نافذ العمل ہوں کیونکہ باربردار اداروں کی جانب سے مہیا کی جانے والی جدولی اور غیر جدولی خدمات فضائی سفر کے متعلق مسافروں میں عدم اعتماد پیدا کرنے کا باعث بھی ہیں لہٰذا یہ ناگزیر تھا کہ باربردار اداروں، چارٹرڈ طیاروں اور ٹور آپریٹرز کے لیے یکساں قواعد وضع کیے جائیں۔ مذکورہ بین الاقوامی قانون اور مقامی ضوابط کے مطابق باربردار کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔

نقصان یا حادثے کی صورت میں باربردار کی ذمہ داری بین الاقوامی قواعد کی رُو سے:۔

قانون برائے فضائی نقل وحمل مجریہ 2012ء کے جدول چہارم میں مونٹیریال کنونشن، جو بین الاقوامی فضائی نقل وحمل کے قواعد مجریہ 1999ء کو بین الاقوامی سطح پر ہم آہنگ اور یکساں بنانے کی غرض سے رائج کی گئی ہے، کے تحت وضع کردہ قواعد کا تذکرہ ہے جن کی رُو سے باربردار ادارہ (ایئر لائن) مسافر کی دورانِ سفر حادثاتی موت یا جسمانی ضرر یا

نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ اسی طرح ایئر لائن اس رجسٹرڈ سامان یا اشیاء کی تباہی، گمشدگی یا نقصان کی ذمہ دار ہوگی جو دورانِ پرواز یا جہاز پر چڑھائے جانے یا اتارے جانے کے دوران اسے پہنچا ہو۔ تاہم مسافر کی موت یا زخمی ہونے یا سامان کی تباہی، گمشدگی یا نقصان کی صورت میں ہرجانے کی ادائیگی سے متعلق ایئر لائن کی ذمہ داری مختص کردہ رقم تک محدود ہوگی۔ بین الاقوامی طور پر ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ داری کے تعین اور قانون ھذا کے تحت ادائیگی کے لیے مخصوص حقوق (Special Driving Rights (SDR متعین کر دیئے گئے ہیں جو بین الاقوامی مالیاتی ادارہ (IMF) کی مروّجہ اصطلاح ہے اور جس کے تحت مذکورہ حقوق کو ہر مُلک اپنی رائج کرنسی کی مالیت کے تحت تبدیل کرتا ہے۔ قانون ھذا کے تحت بین الاقوامی سفر کے دوران مسافروں کی اموات اور زخمی ہونے کی صورت میں ہر مسافر (SDR)100,000 تک ادائیگی کے مخصوص حق کا حقدار ہوگا۔

اسی طرح کارگو یا سامان کی ترسیل میں تاخیر کی وجہ سے نقصان کی صورت میں ادائیگی کے مخصوص حق کی حد (SDR)4150 رکھی گئی ہے۔ سفری سامان کی تباہی، گمشدگی اور نقصان کی صورت میں ہرجانے کی حد (SDR)1000 فی مسافر مقرر کی گئی ہے جبکہ کارگو سامان کی گمشدگی، تباہی یا نقصان کی صورت میں ہرجانے کی حد 17 (SDR) فی کلوگرام تک ہے۔ تاہم سفری سامان یا کارگو کی ترسیل کے وقت اگر سامان بھیجنے والے یا مسافر نے سامان کی قیمت کے متعلق مخصوص حلف نامہ دیا تھا تو ایئر لائن صرف مذکورہ قیمت کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی۔

اندرونِ مُلک فضائی سفر کے دوران پہنچنے والے نقصان کے ازالے کے لیے باربردار کی ذمہ داری:۔

قانون برائے فضائی نقل وحمل مجریہ 2012ء کا جدول 5 اندرونِ مُلک فضائی سفر کے دوران مسافروں کو پہنچنے والے نقصانات اور حادثاتی اموات کی صورت میں باربردار کی ذمہ داری کا تعین کرتا ہے اور اِس اَمر کا اعادہ کرتا ہے کہ فضائی سفر کے دوران یا جہاز پر سوار ہونے یا اترنے کے عمل کے دوران مسافر کو جسمانی ضرر پہنچنے یا اس کی موت کی صورت میں ایئر لائن ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی۔ اسی طرح ایئر لائن کو پڑتال شدہ سامان کو دورانِ پرواز چڑھانے یا اتارنے کے عمل کے دوران پہنچنے والے نقصان، اس کی تباہی اور گمشدگی کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا بشرطیکہ مذکورہ تباہی، گمشدگی یا نقصان سامان کے ایئر لائن کے تصرف یا قبضے میں آنے کے بعد پہنچا ہو۔ اگر ایئر لائن پڑتال شدہ سامان کی گمشدگی کا اعتراف کرلے یا پڑتال شدہ سامان منزل پر پہنچنے کی ممکنہ تاریخ کے بعد اکیس (21) یوم گزرنے کے باوجود بھی منزلِ مقصود پر نہ پہنچا ہو تو مسافر کو معاہدہ باربرداری کے تحت ایئر لائن کے خلاف چارہ جوئی کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح کارگو سامان کو پہنچنے والے نقصان یا اس کی تباہی اور گمشدگی کی صورت میں بھی ایئر لائن ذمہ دار ہوگی بشرطیکہ سامان کو ایسا نقصان فضائی باربرداری کے دوران پہنچا ہو، تاہم اگر کارگو سامان کی تباہی، گمشدگی یا نقصان درج ذیل وجوہات سے ہوا ہو تو ایئر لائن نقصان کی ذمہ دار نہ ہوگی:

(الف) کارگو میں موجود سامان کے ذاتی نقص، معیار کی خرابی یا عیب کی وجہ سے؛

(ب) کارگو کی ناقص پیکنگ جو ایئر لائن کے کسی نمائندہ کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے کی ہو؛

(ج) کسی جنگ یا مسلح تنازعے کی وجہ سے؛

(د) عوامی ادارے کے کسی عمل کی وجہ سے جو کارگو کے داخلے، اخراج اور دورانِ سفر کیا گیا ہو؛

تاخیر کی صورت میں ہرجانے کی ذمہ داری:۔

ایئر لائن، مسافروں، ان کے سامان اور کارگو سامان کو دیر سے پہنچانے پر بھی ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ دار ہو گی۔ تاہم اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ ایئر لائن اور اس کے ملازمین نے تاخیر سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی یا تاخیر سے بچنا ان کے بس سے باہر تھا تو ایئر لائن اس صورت میں ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ دار نہ ہو گی۔ اسی طرح اگر ایئر لائن یہ ثابت کر دے کہ مسافر یا سامان کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ مسافر کی اپنی کوتاہی یا غیر ذمہ داری ہے تو ایئر لائن اپنی ذمہ داری سے مکمل یا جزوی طور پر بری الذمہ قرار پائے گی۔ سول ایوی ایشن اتھارٹی کے قواعد کے مطابق تاخیر کی صورت میں ایئر لائن جدولی اور غیر جدولی چارٹرڈ طیاروں کے مسافروں کو فوری اور مکمل معاونت فراہم کرے گی۔ اس ضمن میں چار گھنٹے سے زائد تاخیر کی صورت میں ایئر لائن بیرونِ ملک 3500 کلومیٹر سے زائد فاصلے پر جانے والی پرواز کے مسافروں کو اشیائے خورد و نوش اور کھانا فراہم کرے گی اور اگر ضروری ہو تو مسافروں کے لیے ہوٹل میں قیام کا بندوبست بھی کیا جائے گا اور مسافروں کو عزیز و اقارب سے رابطے کی سہولیات بھی مہیا کی جائیں گی۔

مسافروں کی تعداد موجود نشستوں سے زائد ہونے کی صورت میں سہولت دینے سے انکار پر ہرجانہ:۔

سول ایوی ایشن اتھارٹی کے ضوابط کے تحت اگر کسی پرواز کے لیے مسافروں کی تعداد موجودہ نشستوں سے زائد ہو تو ائیر لائن سب سے پہلے مسافروں سے رضا کارانہ طور پر طے شدہ فوائد (جس میں ٹکٹ کی رقم کی مکمل واپسی یا مسافر کی منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لیے متبادل ذریعے کا بندوبست کیا جانا شامل ہے) کے عوض جہاز میں سواری سے دستبردار ہونے کی درخواست کرے گا۔ اگر مسافر رضا کارانہ طور پر دستبردار نہ ہوں تو ایئر لائن انھیں حکومتی محصولات منہا کر کے ٹکٹ کی مالیت کی پچاس فیصد رقم کے برابر ہرجانہ ادا کرے گی۔ پرواز پر سوار کیے جانے سے انکار کی صورت میں بھی مسافر معاوضے کی ادائیگی اور مکمل معاونت کا حق رکھتے ہیں۔ مزید برآں ائیر لائن پر لازم ہے کہ وہ جلد از جلد مذکورہ منزل کے لیے کسی دوسری پرواز یا متبادل ذریعے کا بندوبست کرے تاکہ مسافر اپنی منزل پر پہنچ سکیں بصورتِ دیگر غیر استعمال شدہ ٹکٹوں کی رقم مذکورہ مسافروں کو واپس کی جائے گی۔

پروازوں سے متعلق معلومات اور ریزرویشن:۔

کسی ایئر لائن یا پاکستان میں موجود اُس باربردار ادارہ (ایئر لائن) کے نمائندگان سے ٹکٹ حاصل کرتے وقت، معلومات حاصل کرتے ہوئے یا پیشگی نشست محفوظ (Reservation) کرواتے وقت یہ مسافر کا حق ہوگا کہ اُس کو متعلقہ اور غیر جانبدار معلومات مہیا کی جائیں۔ اگر مسافر کچھ اور معلومات چاہتا ہو تو ایئر لائن اور اُس کا نمائندہ کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کے نظام کے ذریعے متوقع سفر کے متعلق تمام معلومات غیر جانبدارانہ طور پر جاری کرے گا۔ یہ معلومات درج ذیل سے متعلق ہو سکتی ہیں:۔

(۱) نان سٹاپ پرواز؛

(۲) مختلف جگہوں پر رُکنے والی پرواز جس میں جہاز تبدیل نہ کیا جائے؛

(۳) رابطہ پروازیں؛

(۴) تمام ایئر لائنز کے کرایوں کے متعلق؛

(۵) ایئر لائن اور اُس کا نمائندہ تمام معلومات پرنٹ شدہ صورت میں مسافر کو مہیا کرے گی؛

(۶) ایئر لائن کی خدمات مہیا کرنے والی ایئر لائن کی شناخت جس کا اندراج ٹکٹ پر نہ ہو؛

(۷) دورانِ سفر طیارے کی تبدیلی؛

(۸) دورانِ سفر مقامِ قیام؛

(۹) دورانِ سفر ائیرپورٹ کے مابین منتقلی کی سہولت؛

(۱۰) اگر پرواز میں تاخیر ہو یا وہ ناگزیر حالات کی وجہ سے منسوخ کردی گئی ہو تو کھانے، مشروبات اور رابطے کی سہولیات کی بابت معلومات اور اگر ضروری ہو تو رات گزارنے کے لیے ہوٹل میں تمام مسافروں کے لیے بلا تفریق کمرے کے انتظام سے متعلق معلومات۔

کسی مسافر کی موت واقع ہونے یا زخمی ہونے کی صورت میں ہرجانہ:۔

قانون برائے فضائی نقل وحمل مجریہ 2012ء کے جدول پانچ کے قاعدہ 21 میں دورانِ سفر مسافر کی موت واقع ہونے یا اس کے زخمی ہونے پر ایئر لائن پر عائد ہرجانے کا تعین کیا گیا ہے جو فی مسافر پچاس لاکھ روپے سے زائد نہ ہوگا، تاہم ایئر لائن ایسی صورت میں مذکورہ پچاس لاکھ روپے ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ دار نہ ہوگی اگر وہ ثابت کردے کہ:

(الف) مذکورہ نقصان باربردار یا اس کے کارندے کی انتہائی غفلت، نقصان پہنچانے کی نیت یا جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کی کوشش کی وجہ سے نہ ہوا ہے؛

(ب) مذکورہ نقصان صرف اور صرف کسی تیسرے فریق کی انتہائی غفلت، غیر ذمہ داری یا جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کی وجہ سے پہنچا ہے۔

مزید برآں، سول ایوی ایشن کے قواعد کے مطابق پاکستانی ائیر لائن کے حادثے کی صورت میں مسافر کی موت واقع ہونے یا زخمی ہونے کی صورت میں ایسے مسافر کو حق حاصل ہے کہ اسے فوری ضرورت کی رقم کی پیشگی ادائیگی کی جائے اور اگر ایئر لائن مسافر کے دعویٰ سے انکاری ہو تو مسافر کو بمطابق قانون چارہ جوئی کا حق حاصل ہے۔

تاخیر سے سفری سامان یا کارگو پہنچانے پر ذمہ داری:۔

ایئر لائن تاخیر سے مسافروں کا سامان اور کارگو سامان پہنچانے پر بھی ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ دار ہوگی اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مذکورہ تاخیر سے سامان یا مسافر کو کوئی نقصان پہنچا ہے۔ یہ ہرجانہ پہنچائے گئے نقصان کے برابر یا بار برداری کے لیے ادا کی گئی رقم سے دُگنا، دونوں میں سے جو بھی کم ہو، ادا کیا جائے گا۔ جبکہ فضائی بار برداری کے دوران سفری سامان یا کارگو سامان کی تباہی، گمشدگی یا نقصان پہنچنے کی صورت میں ایئر لائن پر 1000 روپے فی کلوگرام کے حساب سے ہرجانے کی ادائیگی کی ذمہ داری عائد ہوگی تاہم اگر مسافر یا سامان ارسال کرنے والے نے سامان ارسال کرتے وقت اس کی حلفیہ قیمت درج کر رکھی ہو تو ایسی صورت میں ایئر لائن صرف مجوزہ قیمت کی ادائیگی کی ہی ذمہ دار ہو گی جب تک کہ مسافر یا ارسال کنندہ یہ ثابت نہ کر دے کہ سفری سامان یا کارگو کی قیمت حلفیہ قیمت سے کہیں زیادہ تھی۔ سول ایوی ایشن قواعد کے مطابق جمع شدہ سامان کو پہنچنے والے نقصان کا کلیم اس کی واپسی کے سات یوم کے اندر اور سامان کی تاخیر سے واپسی کا کلیم 21 یوم کے اندر ائیر لائن کو جمع کروا دیا جانا چاہیے۔ یہ کلیم اس ادارے سے ہی کیا جائے گا جس سے مسافر کا سفری معاہدہ طے ہوا یا جو ادارہ حقیقت میں پرواز لے کر گیا ہو۔

پرواز کی منسوخی:۔

سول ایوی ایشن اتھارٹی کے قواعد کی رُو سے پرواز کی منسوخی کی صورت میں سول ایوی ایشن اتھارٹی کے قواعد کے مطابق جب کبھی بھی کوئی پرواز منسوخ کی جائے گی تو ایئر لائن مسافر کو ایسا متبادل ذریعہ مہیا کرے گی جس سے وہ اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ سکے یا پھر نہ صرف مسافر کو رقم واپس کرے گی بلکہ پرواز کے حصول کے لیے جہاں سے مسافر سفر کر کے آیا ہو وہاں تک واپسی کا ٹکٹ بلا معاوضہ (free of cost) فراہم کرے گا۔ اِس کے علاوہ پرواز کی منسوخی کی صورت میں مسافروں کو اشیائے خورد و نوش، کھانا اور ضرورت پڑنے پر ہوٹل میں رہائش کا بندوبست بھی ایئر لائن کی جانب سے مہیا کیا

جائے گا اور مسافروں کو رابطے کی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ منسوخی کی صورت میں ایئر لائن مسافروں کو اُسی طرح جرمانے کی ادائیگی کرے گی جیسے سوار کرانے سے انکار کی صورت میں کیا جاتا ہے تاوقتیکہ منسوخی کے متعلق بروقت اطلاع مسافروں کو دی جاچکی ہو۔ ٹکٹ کی رقم کی واپسی نقد، بینک ٹرانسفر، ٹریول واؤچر یا مسافر سے معاہدہ کی صورت میں جس قدر جلد ممکن ہو کی جائے گی اور اگر مسافروں کو یہ سہولیات بہم نہ پہنچائی جائیں تو وہ متعلقہ ایئر لائن سے شکایت کر سکتے ہیں۔

تاخیر کی صورت میں مالی معاوضے کی ادائیگی کے لیے اگر پانچ گھنٹے سے زائد وقت گزر گیا ہو اور مسافر اپنا سفر جاری نہ رکھنا چاہے تو وہ اپنا ٹکٹ منسوخ کرواسکتا ہے اور کرایے کی رقم کی واپسی کا تقاضا کرنے کا بھی مجاز ہے۔ تاہم جب مالی معاوضہ کی ادائیگی بوجہ منسوخی کرنا مقصود ہو تو کچھ صورتوں میں ایئر لائن آفاقی وجوہات کا عذر لے سکتی ہے لیکن اِن حالات میں بھی اُس پر لازم ہے کہ وہ مسافروں کو منسوخی کی نوعیت سے آگاہ کرے۔

قانون برائے فضائی نقل و حمل کے تحت فضائی سفر کے لوازمات

سائنس کی ترقی نے ذرائع نقل و حمل کو بھی ایک نئی جہت سے روشناس کیا ہے۔ ازمنۂ قدیم میں ایک شہر سے دوسرے شہر یا مُلک کا سفر ایک مشکل اور صبر آزما کام ہوتا تھا۔ تجارتی قافلے اور مسافر دِنوں کی مسافت طے کر کے منزلِ مقصود پر پہنچنے میں کامیاب ہوتے تھے اور پھر واپسی کا طویل سفر شروع ہو جاتا تھا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انسان نے سفر کے ایسے طریقے اختیار کرنا شروع کیے جس سے کم وقت میں آسانی کے ساتھ منزلوں پر پہنچنا ممکن ہو سکے۔ ایندھن سے چلنے والی گاڑیوں، ریل گاڑیوں اور پھر ہوائی جہازوں کی ایجادات نے انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ آج مہینوں کے سفر دِنوں میں اور دِنوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے لگے ہیں۔ فاصلے سمٹ گئے اور ہزاروں میل کی کٹھن مسافت گھنٹوں میں با آسانی طے ہونے لگی۔ جدید ذرائع نقل و حمل میں سب سے سہل فضائی سفر کو سمجھا جاتا ہے جس کی بدولت مشکل سے مشکل راستوں کا سفر انتہائی کم وقت میں با آسانی طے کر لیا جاتا ہے۔ فضائی نقل و حمل کی بدولت بین الاقوامی تجارت کو بھی ایک نئی جہت ملی ہے جو بین الاقوامی معاشی ترقی میں اپنا کردار بخوبی نبھا رہی ہے۔

اگرچہ فضائی ذرائع نقل و حمل محفوظ تصور کیے جاتے ہیں لیکن حادثات اور نقصانات کے اندیشوں کو رَد نہیں کیا جا سکتا لہٰذا یہ انتہائی اہم ہے کہ فضائی سفر اور نقل و حمل کو انتہائی حد تک محفوظ بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں اور مسافروں یا اُن کی املاک کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے پر اُنھیں مناسب معاوضہ اور چارہ جوئی فراہم کرنے کے لیے قوانین رائج کیے جائیں۔ اِس مقصد کے لیے بین الاقوامی سطح پر بہت سے قوانین ریاستوں کی باہمی رضامندی سے رائج کیے گئے ہیں۔ اس ضمن میں اقوامِ متحدہ کی وارسا کنونشن، ۱۹۲۹ء (Warsw Convention, 1929)، گوڈالا جارا کنونشن، ۱۹۹۹ء (Gudalajara Convention, 1999) اور مونٹیریال کنونشن، ۱۹۹۹ء (Montreal Convention, 1999) اہم ہیں جو فضائی ذرائع نقل و حمل کے لیے بین الاقوامی سطح پر ایک مکمل ضابطۂ عمل تشکیل دیتی ہیں۔ مذکورہ بالا کنونشن کو اقوامِ متحدہ کے رُکن ممالک نے بطورِ ریاستی قانون رائج کیا ہے۔ پاکستان بھی چونکہ اقوامِ متحدہ کا فعال رُکن اور فضائی نقل و حمل کا مستفید کنندہ ہے لہٰذا پاکستان نے بھی مذکورہ بالا کنونشنز کو تسلیم کرتے ہوئے فضائی نقل حمل کا قانون مجریہ 2012ء رائج کیا ہے۔ مذکورہ بالا بین الاقوامی کنونشنز کو جدول اول تا چہارم کے تحت قانونِ ہٰذا کا جزو بنایا گیا ہے اور ریاست کے اداروں اور شہریوں پر اِن کنونشنز کی پاسداری کو لازم قرار دیا گیا ہے۔

فضائی نقل وحمل کے قانون مجریہ 2012ء میں مسافروں، مال برداروں، بار برداروں، ارسال کنندگان اور وصول کنندگان کے حقوق اور ذمہ داریوں کا بین الاقوامی قانون کے مطابق تعین کیا گیا ہے۔ قانون ہٰذا کے جدول اوّل میں وارسا کنونشن، 1929ء کو قانون کا حصہ بنایا گیا ہے جو فضائی سفر اور نقل وحمل کے دوران مسافروں، مال برداری، ارسال کنندگان اور وصول کنندگان کے متعلق بین الاقوامی قواعد وضوابط کو یکجا کرتی ہے۔ مذکورہ کنونشن فضائی نقل وحمل کی مروّجہ دستاویزات اور اُن دستاویزات کے ضروری لوازمات، بار برداران کی ذمہ داریوں اور حقوق کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ قانونِ ہٰذا کا اطلاق پاکستان سے کیے جانے والے تمام فضائی نقل وحمل پر ہوگا قطع نظر اس کے کہ نقل وحمل کا ذریعہ بننے والا جہاز کس مُلک سے تعلق رکھتا ہے۔

قانون ھٰذا کا جدول پانچ اُن قواعد کا اعادہ کرتا ہے جو اس فضائی سفر یا بار برداری پر لاگو ہوتے ہیں جو قومی سطح پر فضائی بار برداری کے متعلق ہوں۔ مذکورہ قواعد کے مطابق بھی سفری دستاویزات اور مسافروں، ان کے سامان اور کارگو کے متعلق بار بردار کی ذمہ داریوں کا اعادہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ جدول کے باب دوئم کے قاعدہ 3 میں درج کیا گیا ہے کہ مسافروں کو انفرادی طور پر اور ان کے سامان کے ساتھ اجتماعی طور پر دستاویز جاری کی جائے گی جس پر ان کی روانگی کی جگہ اور حتمی منزل کا اندراج ہوگا۔ بار بردار مسافر کو سامان کی نشاندھی کے لیے ہر سامان کے لیے ایک شناختی ٹیگ جاری کرے گا اور مسافر کو جدولِ ھٰذا کے لاگو ہونے اور اس کے تحت مسافر کی موت، زخمی ہو جانے یا سامان کی گمشدگی، تباہی یا نقصان کی صورت میں بار بردار پر عائد ذمہ داریوں سے مطلع کرے گا تاہم مذکورہ شقات کی عدم تکمیل بار برداری کے معاہدے پر اثر انداز نہ ہوگی جو بلاشبہ قانون ھٰذا کے تحت مقررہ ذمہ داریوں کے تابع ہوگا۔

جدولِ ھٰذا کے تحت کارگو سامان کی ترسیل کے لیے فضائی سفر کا بل (Airway Bill) یا رسید جاری کی جائے گی جس میں سامان کی روانگی کی جگہ اور منزل کا پتہ درج ہوگا اور ارسال شدہ سامان کا وزن درج ہوگا۔

قانون برائے فضائی نقل وحمل کے چیدہ چیدہ نکات اور ضروری شقات حسبِ ذیل ہیں:۔

دستاویزات برائے فضائی نقل وحمل:۔

سفری ٹکٹ (شق ۳ باب دوئم):۔

مسافروں کی فضائی نقل وحمل کے لیے بار بردار ادارہ مسافروں کو ٹکٹ جاری کرے گا جو درج ذیل معلومات پر مشتمل ہوگا:۔

(الف) اجراء کی جگہ اور تاریخ؛

(ب) مقامِ روانگی اور مقامِ اختتامِ سفر؛

(ج) متفقہ مقاماتِ پڑاؤ، تاہم بار بردار کو حق ہوگا کہ ضرورت پڑنے پر پڑاؤ کے مقامات میں ردّوبدل کرے البتہ اِس ردّوبدل سے نقل وحمل کے بین الاقوامی کردار پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیے؛

(د) بار بردار ادارے کا نام و پتہ؛

(ہ) ایک تحریری بیان کہ نقل وحمل اور سفر پر ذمہ داریوں سے متعلق ان قواعد کا اطلاق ہوگا جو جدول ہذا میں درج ہیں؛

مسافر کے ٹکٹ کی گمشدگی، عدم موجودگی یا کوئی بے قاعدگی مسافروں اور بار بردار ادارے کے مابین سفری معاہدے پر اثر انداز نہ ہوگی۔ تاہم اگر بار بردار ادارہ کسی ایسے مسافر کو لے جانا منظور کرتا ہے جو حاملِ ٹکٹ نہ ہو تو اُس کے لیے بار بردار پر کوئی ذمہ داری نہ ہوگی اور نہ ہی وہ مسافر قانونِ ہذا کے تحت کسی حق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

سامان کا ٹکٹ (شق ۴ باب دوئم):۔

اُس چھوٹے سامان کے علاوہ جو مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے باقی تمام سامان کی نقل وحمل کے لیے بھی مسافر کو ایک ٹکٹ جاری کیا جائے گا۔ مذکورہ سامان کا ٹکٹ دو نقول میں تیار کیا جائے گا جس کی ایک نقل مسافر اور دوسری نقل بار بردار کی تحویل میں رہے گی۔ سامان کے ٹکٹ پر درج ذیل معلومات درج کی جانی ضروری ہیں:۔

(الف) اجراء کی جگہ اور تاریخ؛

(ب) مقامِ روانگی اور مقامِ اختتامِ سفر؛

(ج) بار بردار کمپنی کا نام اور پتہ؛

(د) مسافر کے ٹکٹ کا نمبر؛

(ہ) تحریری بیان کہ سامان حاملِ ٹکٹ کے حوالے کیا جائے گا؛

(و) بندھے ہوئے سامان کی تعداد اور کُل وزن؛

(ز) سامان کی متوقع لاگت یا قیمت جس کا تعین متذکرہ بالا کنونشن کی دفعہ 22 میں کیا گیا ہے جس کا تذکرہ بار بردار ادارے کی ذمہ داریوں میں کیا جائے گا؛

(ح) ایک تحریری بیان کہ نقل وحمل پر جدولِ ہذا میں درج قواعد و ذمہ داریوں کا اطلاق ہوتا ہے۔

مذکورہ سامان کے ٹکٹ کی گمشدگی، عدم موجودگی یا کوئی بے قاعدگی نقل وحمل کے معاہدے پر اثر انداز نہ ہوگی تاہم اگر بار بردار ادارہ کسی ایسے سامان کو لے جانا منظور کرتا ہے جو ٹکٹ کا حامل نہ ہو یا ٹکٹ پر درج بالا اندراجات موجود نہ ہوں تو اُس سامان کے متعلق بار بردار ادارے پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

اطلاع برائے فضائی ترسیل(Air Consignment Note) (شقات ۵ تا ۱۶ باب دوئم):۔

اشیاء کی باربرداری کرنے والوں کو حق حاصل ہے کہ وہ ارسال کنندہ سے فضائی ترسیل کی اطلاع سے متعلق دستاویز طلب کریں جس کا قبول کیا جانا ہر باربردار کے لیے لازم ہے۔فضائی ترسیل کی یہ اطلاعی دستاویز تین جلدوں /نقول میں تیار کی جائے گی۔پہلی نقل پر ''برائے باربردار'' کے الفاظ تحریر کیے جائیں گے اور ارسال کنندہ کے دستخط ثبت ہوں گے۔دوسری نقل پر ''برائے وصول کنندہ'' کے الفاظ تحریر کیے جائیں گے اور اس نقل پر باربردار اور ترسیل کنندہ دونوں کے دستخط ثبت ہوں گے جو اشیاء کے ساتھ ارسال کی جائے گی اور تیسری نقل پر باربردار ادارہ اشیاء کی ترسیل کی رضامندی کے بعد اپنے دستخط ثبت کرے گا اور ترسیل کنندہ کے حوالے کرے گا۔فضائی ترسیل کی اطلاع سے متعلق دستاویز میں درج ذیل حقائق کا اندراج لازم ہے۔

(الف) تکمیل کی تاریخ و مقام؛

(ب) مقامِ روانگی اور مقامِ اختتامِ سفر؛

(ج) متفقہ مقاماتِ پڑاؤ جبکہ باربردار یہ حق محفوظ رکھتا ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر پڑاؤ کے مقامات میں ردو بدل کرے لیکن اس ردوبدل سے نقل وحمل کے بین الاقوامی کردار پر کوئی اثر نہیں پڑنا چاہیئے؛

(د) ارسال کنندہ کا نام اور پتہ؛

(ہ) پہلے باربردار کا نام اور پتہ؛

(و) وصول کنندہ کا نام اور پتہ (اگر ضروری ہو تو)

(ز) اشیاء کی نوعیت:

(ح) پارسل یا سامان کی تعداد، پیکنگ کا طریقہ کار اور ان پر موجود مخصوص نشانات اور نمبر؛

(ط) اشیاء یا سامان کا وزن، مقدار یا حجم یا طول وعرض؛

(ی) اشیاء یا بندھے ہوئے سامان کی ظاہری حالت؛

(ک) باربرداری کا کرایہ اگر طے ہو چکا ہو تو ادائیگی کی تاریخ اور جگہ اور اس شخص کا نام جسے ادائیگی کی جانی مقصود ہو؛

(ل) اگر اشیاء وصولی پر ادائیگی کے تحت بھیجی جا رہی ہوں تو اشیاء کی قیمت اور اگر ضرورت ہو تو ترسیل کے اخراجات کی تفصیلات؛

(م) اشیاء کی تخمینہ شدہ قیمت؛

(ن) نوٹ برائے فضائی ترسیل کی پرتوں / جلدوں کی تعداد؛

(س) ان دستاویزات کی تفصیل جو نوٹ برائے فضائی ترسیل کے ہمراہ باربردار کے حوالے کیے گئے ہوں؛

(ع) باربرداری کی تکمیل کی مقررہ مدت اور اختیار کردہ راستے کا مختصر خاکہ اگر ان شرائط پر اتفاق کر لیا گیا ہو؛

(ف) ایک تحریری بیان کہ باربرداری کی ذمہ داری جدول ھذا میں متذکرہ قواعد کے تابع ہے۔

خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کے قوانین

پاکستان میں امنِ عامہ کی ناگفتہ بہ حالت اور دہشت گردی کے بڑھتے ہوئے واقعات پر قابو پانے کی غرض سے تمام مقتدر حلقے، سیاسی رہنما اور عسکری قیادت اِس متفقہ فیصلے پر پہنچے ہیں کہ پاکستان میں عسکریت پسندانہ سرگرمیوں اور دہشت گردی کی روک تھام کے لیے ایک جامع لائحہ عمل تشکیل دیا جانا ناگزیر ہے۔ دسمبر 2014ء میں آرمی پبلک سکول میں دہشت گردوں کے سفاک حملے نے اعلیٰ مُلکی قیادت کو ایک قومی لائحہ عمل پر متفق ہونے اور دہشت گردی کے عفریت سے نمٹنے کے لیے جنگی بنیادوں پر اقدامات کرنے پر مجبور کردیا۔ کُل جماعتی سیاسی قیادت اور مُلک کی عسکری قیادت نے متفقہ طور پر "قومی لائحہ عمل" (National Action Plan) تشکیل دیا۔ مذکورہ لائحہ عمل کا اوّلین مقصد مُلک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی پر قابو پانا اور مُلک میں موجود مُلک دشمن عناصر کی بیخ کنی کرنا تھا۔

قومی لائحہ عمل چند جامع نکات پر مشتمل ہے جن میں سرِ فہرست دہشت گردی کے جرم میں مقید سزائے موت کے قیدیوں کی سزا پر عمل درآمد کرنا، دہشت گردی کے مقدمات کی سماعت کے لیے مخصوص عدالتوں کا قیام تاکہ مجرمان کو فوری سزا دی جا سکے، نیکٹا (NACTA) کی کارکردگی کو مؤثر بنانا، اشتعال انگیز تقاریر اور نفرت انگیز مواد کی روک تھام، دہشت گردوں اور دہشت گرد تنظیموں کو مالی معاونت کی فراہمی پر بندش عائد کرنا، کالعدم تنظیموں کی تنظیمِ نو کو روکنا، دینی مدارس کی رجسٹریشن پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے توسط سے دہشت گردی اور دہشت گرد تنظیموں کی تعریف و تشہیر پر پابندی لگانا، فاٹا اصلاحات، دہشت گرد تنظیموں کے ذرائعِ ابلاغ کے استعمال پر پابندی عائد کرنا، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ناجائز استعمال کی روک تھام کے اقدامات کرنا، کراچی میں جاری آپریشن کو اُس کے منطقی انجام تک پہنچانا، بلوچستان میں مصالحتی عمل کی تکمیل، فرقہ وارانہ دہشت گردی پر قابو پانا، افغان مہاجرین کے معاملے سے نمٹنا اور فوجداری نظامِ انصاف کی تجدید اور اصلاحات کے لیے اقدامات کرنا۔

مذکورہ "قومی لائحہ عمل" کو مُلک کے تمام حلقوں اور طبقوں کی جانب سے خاصی پذیرائی ملی اور قومی اور صوبائی حکومتیں بھی فوری طور پر اِس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی کوششوں میں مصروف ہوگئیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ایسے اداروں اور عمارتوں کو تحفظ فراہم کرنا بھی تھا جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے حساس اور دہشت گردی کے خدشے سے دوچار تھیں۔ لہٰذا اِن اداروں کو تحفظ مہیا کرنے کی غرض سے صوبہ پنجاب میں "خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کا قانون مجریہ 2015" (The Punjab Security of Vulnerable Establishment Act, 2015) اور صوبہ خیبر پختونخوا نے اپنے صوبہ میں "خطرے سے دوچار حساس اداروں اور جگہوں کو تحفظ بخشے جانے کے قانون مجریہ 2015" (The Khyber Pakhtunkhwa Sensitive and Vulnerable Establishment & Places (Security) Act, 2015) نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قوانین کا مقصد

خطرے سے دوچار اداروں کو منجملہ اور چیزوں کے دہشت گردی اور مجرمانہ سرگرمیوں سے تحفظ بخشنا، جدید آلات کے ذریعہ شہادت اکٹھی کرنا، جرائم کی تفتیش کرنا، استغاثہ دائر کرنا اور دیگر متعلقہ معاملات سے نمٹنا ہے۔

قوانینِ ھذا ''خطرے سے دوچار ادارے'' کی مفصل تعریف کرتے ہیں جن کے مطابق خطرے سے دوچار اداروں سے مُراد عبادت کی جگہیں یا کوئی اور مذہبی مقام، حساس سرکاری دفاتر، وفاقی یا غیر سرکاری تنظیمیں یا غیر مُلکی منصوبے، ہسپتال، بنک منی چینجرز، مالیاتی ادارے، پبلک پارک، پرائیویٹ کلینک، شادی گھر، پیٹرول یا سی این جی اسٹیشنز، جیولری شاپس، ہوٹل، تفریحی مقامات، بس اڈہ یا ریلوے اسٹیشن، خاص بازار، تجارتی علاقے، دُکان اور شاپنگ آرکیڈ وغیرہ ہیں جنھیں قوانینِ ھذا کی رُو سے خطرے سے دوچار قرار دیا جائے۔ اِسی طرح سیکورٹی یا تحفظ کے اقدامات سے اِن قوانین میں مُراد مؤثر طبعی یا تکنیکی سیکورٹی کے اقدامات ہیں جن میں کلوز سرکٹ کیمروں کی تنصیب اور فعال کارکردگی، بائیومیٹرک نظام، واک تھرو راہداری، سیکورٹی الارم اور دیگر جدید آلات کا استعمال شامل ہیں۔

قوانینِ ھذا کی رُو سے خیبر پختونخوا کے ہر ڈسٹرکٹ اور پنجاب میں ہر ڈویژن میں ایک سیکورٹی ایڈوائزری کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس کی ذمہ داریوں میں حساس اداروں اور جگہوں کی نشاندھی کرنا، سہ ماہی بنیادوں پر اُن کا جائزہ لینا، اداروں کے سربراہان اور منتظمین کو ضروری سیکورٹی کے انتظامات کے لیے تحریری ہدایات جاری کرنا اور ہدایات پر عدم عمل درآمد کی صورت میں ڈسٹرکٹ پولیس کو عدم عمل درآمد کی رپورٹ کرنا شامل ہے۔ مذکورہ کمیٹی کی سفارشات پر حکومت کسی بھی ادارے یا جگہ کو حساس قرار دے سکتی ہے۔

خطرے سے دوچار ادارے کا تحفظ:۔

کسی بھی خطرے سے دوچار ادارے جس کو ایڈوائزری کمیٹی کی جانب سے خطرے سے دوچار قرار دیا جاچکا ہو کا سربراہ یا منتظم اُس ادارے کے تحفظ کے لیے ضروری انتظامات کرے گا اور کمیٹی کی ہدایت پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گا۔

عوامی مقامات کا تحفظ:۔

پنجاب میں نافذ قانون کے تحت مقامی حکومت یا کوئی مقامی ادارہ/اتھارٹی اِس امر کو یقینی بنائے گا کہ سڑکوں اور گلیوں کو کچرے، ملبے یا تعمیراتی سامان کے ڈھیر وغیرہ کو روزانہ کی بنیاد پر صاف کیا جائے۔ کُھلے مین ہولز کو ڈھکا جائے اور پانی کی ترسیل کی ٹوٹی ہوئی پائپ لائن کو ہٹایا جائے تاکہ اُن جگہوں پر دھماکہ خیز مواد نہ چھپایا جاسکے۔

اِسی طرح خیبر پختونخوا کا قانون بھی خطرے سے دوچار اداروں کے تحفظ کے لیے ہر ضلع میں یوٹیلٹی عوامی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو اِس امر کا ذمہ دار بنایا جائے گا کہ وہ اپنی تنصیبات میں غیر قانونی اور بلا اجازت دخل اندازی کو روکیں تاکہ وہاں کوئی مشکوک مواد نصب نہ کیا جاسکے اور اِس مقصد کے لیے مذکورہ ادارہ معائنہ ٹیم تشکیل دے گا جو باقاعدگی سے سیکورٹی انتظامات کا جائزہ لے گی اور کسی جگہ پر مشکوک مواد کی موجودگی کی نشاندھی کی صورت میں ضلعی انتظامی حکومت فوری طور پر شہری دفاع کے ادارے، پولیس یا اسپیشل برانچ پولیس کو اس بابت مطلع کرے گی۔

متعلقہ علاقے جس میں خطرے سے دوچار عمارت یا ادارہ واقع ہو کے تھانہ انچارج کو اختیار ہوگا کہ مذکورہ عمارت یا ادارے کا معائنہ کرے اور اپنی رپورٹ سے کمیٹی کو مطلع کرے۔ اگر ایڈوائزری کمیٹی موصول شدہ معلومات اور علاقے کے تھانہ انچارج یا سب کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں یہ محسوس کرے کہ خطرے سے دوچار ادارے میں ہدایات کے مطابق حفاظتی اقدامات نہیں کیے گئے تو وہ مذکورہ ادارے کی انتظامیہ کو تحریری تنبیہ جاری کرے گی۔ مذکورہ تنبیہ میں مخصوص ہدایت جس کی خلاف ورزی کی گئی ہو کا تذکرہ کیا جانا لازم ہے۔ تنبیہ کے اجراء کے بعد خطرے سے دوچار ادارے کے سربراہ، مالک یا منتظم پر لازم ہوگا کہ وہ معینہ مدت کے دوران مذکورہ ہدایت پر عمل درآمد کرے (خیبر پختونخوا کے قانون کے مطابق یہ معینہ مدت 15 یوم ہے)

خطرے سے دوچار ادارے کا سر بمہر کیا جانا:۔

پنجاب کے قانون کے مطابق اگر کسی خطرے سے دوچار ادارے کا منتظم کمیٹی کی ہدایت پر عمل درآمد میں ناکام رہتا ہے تو کمیٹی مذکورہ ادارے کو کُلی یا جزوی طور پر سر بمہر کر سکتی ہے اور ہدایت کی تعمیل تک ادارے کی سرگرمیوں کو معطل کر سکتی ہے جبکہ خیبر پختونخوا کے قانون کے تحت جاری کردہ ہدایات کے مسلسل نظر انداز کیئے جانے کی صورت میں ادارے کو ہدایات کی تعمیل تک سر بمہر کیا جا سکتا ہے۔

سزا اور جرم کی نوعیت:۔

قوانینِ ھذا کے مطابق اگر کسی خطرے سے دوچار ادارے کا منتظم، مالک یا کوئی اور شخص جو کمیٹی کی ہدایات کے مطابق ادارے میں حفاظتی اقدامات کرنے میں ناکام رہے، کسی جرم کے متعلق معلومات دینے یا بیانِ حلفی کے مطابق عمل درآمد میں ناکام رہے اُس کو پنجاب کے قانون کے مطابق چھ ماہ تک کی قید یا جرمانہ جو پچاس ہزار روپے سے کم نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ ایک لاکھ روپے ہو کی سزا دی جائے گی۔ جبکہ خیبر پختونخوا کے قانون کے مطابق مذکورہ شخص کو ایک برس تک قید اور چالیس ہزار روپیہ جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ پنجاب کے قانون کے مطابق قانونِ ھذا کے تحت سرزد جرم قابل دست اندازی پولیس اور ناقابلِ ضمانت ہے جبکہ خیبر پختونخوا کے قانون کے مطابق جرم قابلِ دست اندازی پولیس ہے لیکن قابلِ ضمانت ہے۔ دونوں صوبوں کے قوانین کے مطابق قانون میں مذکورہ جرم کی سماعت درجہ اول کا جوڈیشل مجسٹریٹ کرے گا۔ پنجاب کے قانون کے تحت سرزد جرم قابلِ صلح ہے بشرطیکہ پچاس ہزار روپیہ تک کی رقم بطور انتظامی جرمانہ جمع کروادی جائے تاہم اگر مجرم پہلے بھی قانونِ ھذا کے تحت سزا یافتہ ہو تو جرم قابلِ صلح نہ ہوگا۔

مستحق افراد کو قانونی طور پر با اختیار بنانے کیلئے ضلعی سطح پر کمیٹی کا قیام اور اس کی ذمہ داریاں

انصاف کا حصول ہر شخص کا بنیادی حق اور اس کے حصول کو ممکن بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے تاکہ ہر شخص بلا امتیاز انصاف حاصل کر سکے۔ اسی طرح ایسے اداروں کا قیام اور ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے فنڈ مہیا کرنے کے علاوہ ان تمام امور پر توجہ دینا جن سے انصاف کے حصول کو آسان اور سہل بنایا جا سکے کی ذمہ داری بھی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ انصاف کے حصول سے کسی بھی شخص کو محروم نہیں کیا جا سکتا لیکن بعض افراد مفلسی کی وجہ سے مقدمات میں عدالت میں اپنا دفاع کرنے کے لیے وکیل مقرر نہیں کر سکتے۔ لہذا ایسے افراد کی قانونی امداد کیلئے ۲۰۱۱ میں قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان آرڈیننس ۱۹۷۹ء کی دفعہ ۹ کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ضلعی سطح پر ایسے افراد کو قانونی طور پر با اختیار بنانے کیلئے کمیٹی کے قیام اور اُسکی ذمہ داریوں سے متعلق قواعد مجریہ ۲۰۱۱ء (District Legal Empowerment Committee (Constitution and Functions) Rules, 2011) نافذ کیئے گئے ہیں۔ مذکورہ قواعد کے نفاذ کا مقصد مفلس افراد کو مقدمات میں قانونی مدد فراہم کرنا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

مفلس سے مراد مقدمے میں ملوث ایسا شخص ہے جو کہ وسائل میسر نہ ہونے کی وجہ سے وکیل کر کے اپنے جائز حقوق کا دفاع نہ کر سکے ایسی صورت میں کمیٹی ایسے مفلس کو قانونی مدد فراہم کرے گی۔

کمیٹی کا قیام:۔

قاعدہ ۳ کے تحت قانون و انصاف کمیشن، ہائی کورٹس اور صوبائی حکومتوں کی مشاورت سے کمیٹی تشکیل دے گا جس کے مندرجہ ذیل ممبران ہونگے۔

۱۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج / ضلع قاضی (چیئر پرسن)
۲۔ ضلعی رابطہ افسر (District Coordination Officer) / ڈپٹی کمشنر / پولیٹیکل ایجنٹ
۳۔ سپرنٹنڈنٹ ضلعی جیل
۴۔ صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن
۵۔ سول سوسائٹی کا نمائندہ

کمیٹی کی ذمہ داریاں:۔

کمیٹی مقدمے میں ملوث مفلس کو قانونی امداد فراہم کرنے کیلئے فنڈ مہیا کرے گی۔ قانونی امداد مندرجہ ذیل صورتوں میں فراہم کی جائے گی۔

(الف) وکیل کی فیس

(ب) کورٹ فیس

(ج) نقول کے اخراجات

(چ) پروسیس فیس

قانونی امداد فراہم کرنے کا طریقہ کار:۔

کوئی بھی مفلس شخص کمیٹی کی طرف سے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق سادہ کاغذ پر کمیٹی کے چیئر مین کے نام درخواست لکھے گا اور واضح طور پر قاعدہ ۵ کی شق (ii) کے تحت وضع کردہ شرائط کے مطابق مقدمے کے اخراجات کی ادائیگی کیلئے درخواست کرے گا۔ درخواست کے ساتھ شناختی کارڈ کی نقل بمعہ دوسرے شناختی دستاویزات بھی لف کرے گا۔ اسی طرح ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ جیل بھی کسی سزایافتہ قیدی، ایسے قیدی جنکا مقدمہ ابھی زیر سماعت ہو یا ایسے قیدی جو کہ دیوانی مقدمے میں وسائل کے نہ ہونے کی وجہ سے جیل میں بند ہوں کی درخواستیں قانونی مدد کے لیے بھجوا سکتا ہے جن کے بارے میں تحقیق سے معلوم ہو کہ وہ نادار اور بے وسیلہ ہیں۔ اس کے علاوہ وسائل کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے التواء میں پڑے ہوئے مقدمات کو بھی عدالت کمیٹی کی طرف بھجوا سکتی ہے۔

چیئر مین کمیٹی مناسب سمجھے تو کسی نادار شخص کی مالی حیثیت کی تصدیق کے لیے کسی شخص کو نامزد کر سکتا ہے۔ قانونی مدد حاصل کرنے کے لیے بھیجی جانے والی درخواستوں کی جانچ پڑتال اور درخواست دہندہ کی اہلیت کا تعین کمیٹی کے ماہانہ یا خصوصی اجلاس میں کیا جائے گا۔ مگر واضح رہے کہ ایسے شخص کو قانونی مدد فراہم نہیں کی جائے گی جو کہ پہلے ہی نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت اس مقدمے کے لیے وکیل یا پبلک پراسیکیوٹر یا حکومتی وکیل کی سہولت حاصل کر چکا ہو۔

وکیل کا انتخاب:۔

کمیٹی صوبائی بار کونسل کے وائس چیئر مین، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر کے ساتھ مشاورت اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی منظوری سے قانونی امداد کے لیے وکلاء کی ایک فہرست مرتب کریگی۔ ایسا وکیل جس کی بار میں پانچ سال کی پریکٹس ہو منتخب کیئے جانے کا اہل ہوگا۔ کمیٹی ایسے وکیل کی فیس کا بھی تعین کرے گی جو مختلف مقدمات میں مختلف ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ فیس بیس ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی۔ اگر کمیٹی مطمئن ہو کہ مقرر کردہ وکیل کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ہے تو ایسی صورت میں کمیٹی کسی دوسرے وکیل کا تقرر کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں پہلے سے موجود وکیل کا نام فہرست سے حذف کر دیا جائے گا۔ کمیٹی سالانہ بنیاد پر وکلاء کی کارکردگی کا جائزہ لے سکتی ہے اور وکلاء کے ناموں کی فہرست میں ان کی کارکردگی کی بناء پر ترمیم کر سکتی ہے۔

ملازمت پیشہ خواتین کو دورانِ زچگی حاصل شدہ مراعات

پاکستان کے آئین میں جہاں خواتین کے حقوق کو تحفظ دینے کے لئے شقات موجود ہیں وہاں ملازمت پیشہ خواتین کو دورانِ زچگی حاصل شدہ مراعات کی ضمانت بھی دی گئی ہے۔ آرٹیکل 37 کی ذیلی دفعہ (e) کی رُو سے ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے قوانین بنائے جن کے تحت سازگار اور انسانی اقدار کے مطابق ملازمت کے مواقع فراہم کئے جائیں اور ریاست اس بات کو یقینی بنائے کہ خواتین اور بچے ایسے پیشوں کو اختیار نہ کریں جو انکی عمر اور جنس سے مطابقت نہ رکھتے ہوں اور ملازمت پیشہ خواتین کو دورانِ زچگی مراعات فراہم کی جائیں۔ ملازمت پیشہ خواتین کو دورانِ زچگی مراعات کی فراہمی کے لئے پاکستان میں مغربی پاکستان آرڈیننس برائے مراعات زچگی مجریہ 1958ء (West Pakistan Maternity Benefit Ordinance,1958) نافذ العمل ہے۔

مراعاتِ زچگی اور ان کا حصول:۔

مراعاتِ زچگی سے مراد وہ رقم ہے جو آرڈیننس برائے مراعاتِ زچگی کے مطابق کسی بھی صنعتی، تجارتی یا کسی ایسے دوسرے ادارے میں ملازمت کرنے والی خاتون کے لئے زچگی کے ایام کے دوران قابل ادا ہوتا ہے۔ دفعہ 4 کے تحت اس قانون کے احکام سے مشروط ہر ایسی خاتون جو کسی ادارے میں ملازم ہو وہ بلاتفریق زچگی کی مراعات کی حقدار قرار دی جائے گی اور انکے آجر پر لازم ہوگا کہ وہ ان خواتین کو مراعاتِ زچگی کی ادائیگی انکی اس روزانہ اجرت کے مطابق کرے جسکی وہ بچہ کی پیدائش سے چھ ہفتے پہلے سے حقدار تھی۔ مراعاتِ زچگی کے قانون کے تحت ایسی خاتون بارہ ہفتے کی رخصت بمع تنخواہ کی اہل ہوگی لیکن اگر کسی ایسے ادارے میں اس کا عرصہ ملازمت چار ماہ سے کم ہو تو وہ مراعاتِ زچگی کی اہل قرار نہیں دی جائے گی۔

مراعات زچگی کی ادائیگی کا طریقہ کار:۔

(1) مذکورہ قانون کے مطابق مراعاتِ زچگی کی اہل وہ خاتون ہے جو حاملہ ہو اور وہ اپنے ادارے یا آجر کو زبانی یا تحریری نوٹس کے ذریعہ اطلاع دے کہ وہ امید سے ہے اور چھ ہفتوں کے دوران انکے ہاں بچے کی ولادت متوقع ہے اور ساتھ ہی وہ کسی شخص کو نامزد کرے جو اس خاتون کی غیر موجودگی میں مذکورہ مراعات کے حصول کا اہل ہو۔ وہ خاتون جس نے ادارے کو بذریعہ نوٹس مطلع نہ کیا ہو لیکن اسکے ہاں بچے کی ولادت ہو جائے تو بچے کی ولادت کے سات یوم کے اندر وہ ادارے کو نوٹس دے سکتی ہے۔

(2) جب کسی ادارے یا آجر کو مذکورہ بالا نوٹس موصول ہو تو وہ مذکورہ خاتون کو نوٹس کی تاریخ سے رخصت پر جانے کی اجازت دے گا یا بچے کی ولادت کی صورت میں بچے کی ولادت کی تاریخ سے اسکی رخصت منظور کرے گا۔ بچے کی ولادت کے بعد یہ رخصت چھ ہفتوں تک محیط ہو گی۔

(3) ایک آجر مراعاتِ زچگی کی اہل خاتون کو بارہ ہفتوں کی مراعات کی ادائیگی مندرجہ ذیل طریقوں میں سے خاتون کی جانب سے منتخب کردہ طریقے کے مطابق کرے گا۔

(i) بچے کی ولادت سے چھ ہفتے پہلے جب کہ خاتون کسی مستند طبی ماہر کی جانب سے جاری شدہ سرٹیفیکیٹ پیش کرے جس میں تحریر ہو کہ خاتون کے ہاں سرٹیفیکیٹ ھٰذا کی تاریخ کے چھ ہفتے کے دوران بچے کی ولادت متوقع ہے یا بچے کی ولادت کے چھ ہفتے بعد تک جب کہ خاتون بچے کی ولادت کا مستند ثبوت پیش کرے، مذکورہ خاتون اس دورانیہ کی مراعات کی اہل قرار دی جائے گی۔

(ii) بچے کی ولادت سے چھ ہفتے پہلے بشمول بچے کی ولادت کا دن جبکہ وہ بچے کی ولادت کے بارے میں معقول ثبوت پیش کرے اور ولادت کے بعد کے چھ ہفتوں کے لئے مراعات جو کہ اسکی روزانہ کی طے شدہ اجرت کے مطابق ہو کی ادائیگی آجر پر لازم ہے۔

(iii) خاتون کی جانب سے زچگی کا ثبوت فراہم کرنے کے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اسے تمام بارہ ہفتوں کی مراعات فراہم کی جائینگی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ خاتون مندرجہ بالا مراعاتِ زچگی کی اہل نہیں قرار دی جائیگی اگر وہ بچے کی ولادت کے چھ ماہ کے اندر زچگی کا ثبوت فراہم کرنے میں ناکام رہے۔ زچگی کے ثبوت کیلئے پیدائشی رجسٹر میں بچے کی ولادت کے اندراج کی نقل پیش کی جا سکتی ہے جو کسی مستند طبی ماہر کی جانب سے تصدیق شدہ ہو یا کوئی اور ثبوت جو کہ آجر یا ادارے کے لئے قابل قبول ہو۔

دورانِ زچگی خاتون کی وفات کی صورت میں مراعاتِ زچگی کا حصول:۔

(1) اگر ایک خاتون جو کہ مراعاتِ زچگی کی اہل ہو اور وہ دوران زچگی وفات پا جائے تو مراعاتِ زچگی کی ادائیگی کیلئے آجر کی ذمہ داری خاتون کی وفات سے ختم نہیں ہو جاتی بلکہ آجر پر لازم ہے کہ وہ تمام واجب الادا مراعاتِ زچگی مذکورہ خاتون کی جانب سے نامزد اسکے قانونی نمائندہ کو ادا کرے اور اگر خاتون کی جانب سے کوئی نامزد قانونی نمائندہ نہ ہو تو ان مراعات کی ادائیگی تمام وارثان کو کی جائے گی۔

(2) اگر کوئی خاتون دورانِ حمل جبکہ وہ مراعات زچگی کی اہل ہو بچے کی ولادت سے قبل وفات پا جائے تو آجر صرف اس وقت تک کی مراعات دینے کا ذمہ دار ہوگا۔اس عرصے کے دوران میں اگر آجر اسے کوئی پیشگی مراعات کی ادائیگی کر چکا ہو تو اس خاتون کی وفات کی صورت میں آجر ان مراعات کی وصولی خاتون کے وارثان سے کرنے کا حقدار نہیں ہوگا لیکن اگر کوئی رقم خاتون کو واجب الادا ہو تو اسکا نامزد کردہ قانونی نمائندہ یا قانونی وارثان وہ رقم وصول کرنے کے اہل ہونگے۔

وہ حالات جن میں خاتون کو دورانِ زچگی ملازمت سے نکالا نہیں جاسکتا:۔

آرڈیننس برائے مراعاتِ زچگی کی دفعات کے مطابق اگر کوئی خاتون دورانِ زچگی رخصت پر ہو تو قانونی طور پر اسکا آجر اسے نوکری سے برخاست کرنے کا نوٹس نہیں دے سکتا۔اس طرح کوئی آجر ولادت سے چھ ماہ پہلے تک ایسی خاتون کو مراعاتِ زچگی سے محروم رکھنے کی نیت سے اسے نوکری سے برخاست نہیں کرسکتا اور اگر کوئی آجر ایسا کرتا ہے تو اسکا یہ اقدام فیکٹری انسپکٹر کے سامنے چیلنج کیا جاسکتا ہے اور فیکٹری انسپکٹر کے حکم کے خلاف اپیل حکم کے ساٹھ دن کے اندر ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کو دائر کی جاسکتی ہے۔

دورانِ رخصت کام کرنے کا ہرجانہ:۔

اگر کوئی خاتون آجر کی جانب سے زچگی کے لئے رخصت پر بھیجی جاچکی ہو اور وہ صرف پیسہ کمانے کے لئے کام پر آئے تو اس خاتون پر دس روپے تک جرمانہ عائد کیا جائے گا۔

آجر کی جانب سے آرڈیننس کی خلاف ورزی کی سزا اور جرمانے کی ادائیگی:۔

اگر کوئی آجر مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کرے گا تو اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا جو کہ پانچ سو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔جب کسی آجر پر عدالت کی جانب سے جرمانہ عائد کیا جائے گا تو وہ جرمانہ اس خاتون کو آجر کی جانب سے پہنچائے گئے نقصان کی مد میں بطور معاوضہ ادا کیا جائیگا۔

مذکورہ قانون کے تحت ہر ادارہ جہاں خواتین ملازمین موجود ہوں اس آرڈیننس کی دفعات کو علاقائی زبانوں میں تحریر کروا کر نمایاں طور پر چسپاں کروانے کا پابند ہوگا۔

مراعاتِ زچگی سے متعلق دیگر قوانین:۔

مذکورہ آرڈیننس برائے مراعاتِ زچگی مجریہ 1958ء کے علاوہ پاکستان میں ملازمت پیشہ خواتین کو زچگی کی مراعات کے لئے اور قوانین بھی نافذ ہیں جن میں کانوں میں کام کرنے والی خواتین کے لئے مراعاتِ زچگی کا قانون مجریہ 1941ء (Mines Maternity Benefit Act,1941) اور خواتین سرکاری ملازمین کو حاصل شدہ

مراعاتِ زچگی بروئے سول سرونٹ رولز مجریہ 1973ء اور نظر ثانی شدہ اصول برائے رخصت مجریہ 1980ء شامل ہیں۔کانوں میں کام کرنے والی خواتین کو بھی مراعاتِ زچگی کی مد میں بارہ ہفتے کی رخصت بمع طے شدہ تنخواہ جو کہ وہ دورانِ ملازمت حاصل کر رہی ہیں ادا کی جائیگی۔مذکورہ قانون کے تحت خاتون کو جسکے ہاں بچے کی ولادت دس ہفتوں میں متوقع ہو زیرِ زمین کام کرنے کی اجازت نہ ہوگی اسی طرح وہ ملازمت پیشہ خواتین جو کہ سرکاری ملازم ہیں انہیں سول سرونٹ رولز مجریہ 1973ء اور نظر ثانی شدہ اصول برائے رخصت مجریہ 1980ء کے تحت دورانِ زچگی سرکار کی طرف سے وضع کردہ قواعد وضوابط کے تحت نوے دن کی چھٹی بمعہ تنخواہ دی جائے گی۔ایک خاتون سرکاری ملازم اپنی مدت ملازمت میں تین دفعہ سے زیادہ زچگی کی رخصت حاصل کرنے کی اہل نہیں۔اسی طرح صوبائی ملازمین کا معاشرتی تحفظ کے قانون مجریہ 1965ء(Provincial Employees Social Security Ordinance,1965) کے تحت تمام صوبائی اداروں میں ملازم افراد کو بیماری، زچگی، دورانِ ملازمت کسی حادثے یا موت کی صورت میں مالی اور طبی تحفظ فراہم کیا جاتا ہے اس قانون کے تحت بھی ملازمت پیشہ حاملہ خواتین کو مراعاتِ زچگی یعنی رخصت اور تنخواہ اور طبی امداد فراہم کرنے کو یقینی بنایا گیا ہے۔

پنجاب کے نجی تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کا قانون مجریہ ۱۹۸۴ء

تعلیم کے فروغ کے لیے سرکاری تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ رائج الوقت پرائیویٹ تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنانے کے لیے حکومتِ پنجاب نے پنجاب میں موجود تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو رجسٹر کرنے اور ان کے تعلیمی نصاب اور باقی تعلیمی سرگرمیوں کو مربوط بنانے سے متعلق اقدامات پر عمل درآمد کے لیے پنجاب کے نجی تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کا قانون مجریہ ۱۹۸۴ء "Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation Ordinance, 1984)" نافذ کیا ہے۔

رجسٹریشن سے استثنیٰ (Exemption):۔

مذکورہ قانون کی دفعہ ۳ کے تحت کوئی بھی نجی تعلیمی ادارہ اس مذکورہ قانون وقواعد کے تحت رجسٹریشن کروائے بغیر نہیں چلایا جاسکتا۔ تاہم دفعہ ۴ کی رُو سے حکومت پنجاب سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے کسی بھی ادارے کو مذکورہ قانون کے نفاذ سے مستثنیٰ کرسکتی ہے۔

ضلعی کمیٹی (District Committee):۔

دفعہ ۵ کی رُو سے حکومت سرکاری جریدے میں اعلان کے ذریعے ہر ضلع میں کم از کم پانچ ممبران پر مشتمل کمیٹی بنائے گی جو کہ وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق فرائض سرانجام دے گی۔

ادارے کی رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے کا طریقہ کار:۔

دفعہ ٦ کی رُو سے ادارے کا انچارج/ سربراہ مقررہ افسر کو وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق ادارے کی رجسٹریشن کے لیے درخواست دیگا۔

درخواست کی موصولی کے بعد اسے ضلعی کمیٹی کے سامنے پیش کردیا جائے گا جس پر کمیٹی وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق انکوائری کرانے کے بعد اپنی رپورٹ بمعہ سفارشات ساٹھ دنوں کے اندر رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس جمع کرائے گی۔ رجسٹریشن اتھارٹی ضلعی کمیٹی کی رپورٹ کا جائزہ یا مزید انکوائری اگر ضروری سمجھے کروانے کے بعد اگر مطمئن ہو کہ رجسٹریشن سے متعلق شرائط کو پورا کیا گیا ہے تو رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ جاری کردے گی۔ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کرنے سے انکار کی صورت میں حکم نامہ، انکار کی وجوہات تحریر میں لائے بغیر اور درخواست دہندہ کو شنوائی کا موقع دیئے بغیر جاری نہیں کیا جاسکتا۔

معائنہ (Inspection):۔

دفعہ۸ کی ذیلی دفعہ(۱) کی رُو سے رجسٹریشن اتھارٹی خود یا حکومت کی طرف سے نامزد کردہ شخص ادارے کا معائنہ کرسکتا ہے اور رجسٹریشن کے لیے وضع کردہ شرائط پر عمل درآمد کے لیے ہدایات جاری کرسکتا ہے۔

ذیلی دفعہ(۲) کی رُو سے اوپر وضع کردہ ہدایات ایک حکم نامے کی صورت میں ادارے کے انچارج کو بھجوائی جائیں گی جن پر وہ حکم نامہ میں مقررہ دورانیے میں عمل درآمد کرنے کا پابند ہوگا۔

رجسٹریشن کی منسوخی (Cancellation of Registration):۔

دفعہ۹ کی رُو سے رجسٹریشن اتھارٹی مندرجہ ذیل صورتوں میں ادارے کے سربراہ کو سماعت کا موقع دینے کے بعد دفعہ۶ کے تحت جاری کردہ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ منسوخ کرسکتی ہے:۔

(۱) جب مذکورہ قانون وقواعد کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کی گئی ہو تاہم اگر غلطی کوئی چھوٹی سی ہو اور اسے دور کیا جاسکتا ہو تو ایسی صورت میں اسے اس غلطی کو مقررہ مدت کے اندر دور کرنے کا موقع دیا جائے گا اور غلطی دور نہ کرنے کی صورت میں رجسٹریشن کی منسوخی کا حکم نامہ بدستور قائم رہے گا۔

(۲) ادارے کا انچارج مذکورہ قانون وقواعد کے تحت جاری کی گئی ہدایات پر مقررہ مدت کے دوران عمل درآمد کرنے میں ناکام ہوگیا ہو۔

(۳) ادارے کا وجود باقی نہ رہا ہو۔

اپیل (Appeal):۔

دفعہ۱۰ کی رُو سے مذکورہ قانون کی دفعات ۶، ۸، ۹ سے متاثرہ شخص حکم نامہ جاری ہونے کے تیس دنوں کے اندر نامزد کردہ اتھارٹی کے پاس اپیل دائر کرسکتا ہے اور اپیلیٹ اتھارٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

سزائیں (Penalties):۔

دفعہ۱۱ کی ذیلی دفعہ(۱) کی رُو سے کوئی بھی شخص جو کہ بغیر رجسٹریشن یا رجسٹریشن کی منسوخی یا استرداد کے بعد بھی ادارہ چلائے یا جاری رکھے تو ایسی صورت میں اسے جرم جاری رہنے تک ۱۰۰ روپے یومیہ جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

ذیلی دفعہ(۲) کی رُو سے جہاں پر خلاف ورزی تین ماہ تک جاری رہے تو رجسٹریشن اتھارٹی ادارہ بند کرنے کی پابند ہوگی۔

مگر واضح رہے کہ کوئی بھی حکم نامہ ادارے کے انچارج کو سماعت کا موقع دیئے بغیر جاری نہیں کیا جاسکتا۔

اختیارِ سماعت (Cognizance of offence):۔

کوئی بھی عدالت مذکورہ قانون کے تحت کسی جرم کی سماعت رجسٹریشن اتھارٹی یا اس کی طرف سے نامزد کردہ شخص کی تحریری شکایت پر ہی کر سکتی ہے۔ مذکورہ قانون کے تحت سرزد ہونے والے جرائم کی سماعت فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ہی کرے گا۔

صوبہ سندھ کا ایلو پیتھک نظام کے غیر مجاز استعمال کی روک تھام کا قانون مجریہ 2014ء

صحت ہزار نعمت ہے لیکن اگر خدانخواستہ کبھی کوئی بیمار پڑ جائے تو صحت میں بہتری کے لیے دوا و علاج کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ دوا اگر پُر تاثیر ہو اور بیماری کی مطابقت سے تجویز کی جائے تو نعمت سے کم نہیں لیکن اگر تجویز کردہ دوا ناتجربہ کار طبیب نے بلا تشخیص تجویز کی ہو تو زندگی کو خطرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ لہٰذا احتیاط کا تقاضہ ہے کہ بیماری کی صورت میں ہمیشہ مستند طبیب سے ہی رجوع کیا جائے اور تجویز کردہ ادویات کے معاملے میں بھی محتاط رویہ اختیار کیا جائے کہ وہ قانون کے مطابق بازار میں موجود ہیں اور باقاعدہ اجازت نامے کے تحت فروخت کی جارہی ہیں۔ پاکستان میں ادویات کی غیر مجاز فروخت کی روک تھام کے لیے ڈرگ ایکٹ 1976ء نافذ العمل ہے۔ مذکورہ قانون اور اُس کے تحت قائم کردہ اتھارٹی برائے انضباطِ ادویات (Drug Regulatory Authority) مُلک بھر میں ادویات کی ترسیل، خرید و فروخت، غیر مجاز فروخت، زائد المعیاد ادویات کا اتلاف اور ادویات کی قیمتوں پر قابو رکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً پالیسیاں وضع کرتی ہے اور موثر طریقے سے فعال ہے۔ اِس کے علاوہ حال ہی میں صوبہ سندھ نے ایلو پیتھک نظام کے غیر مجاز استعمال کی روک تھام کا قانون مجریہ 2014ء (The Sindh Allopathic System (Prevention of Unauthorized use) Act, 2014) نافذ کیا ہے۔ مذکورہ قانون کے نفاذ کا مقصد ایلو پیتھک ادویات کے غیر ضروری استعمال کی روک تھام ہے۔ قانونِ ھذا شعبہ طِب سے وابستہ افراد پر چند اہم قدغنیں عائد کرتا ہے جن کی پاسداری مُلک میں ادویات کے غیر قانونی کاروبار اور غیر مستند طبیبوں کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ذیل میں عائد کردہ قدغنوں اور قانون کے تحت تجویز کردہ سزا کا جائزہ پیش ہے:۔

''ڈاکٹر'' لفظ کے استعمال کی قدغن:۔

کوئی بھی شخص جو ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک، ایرویدک، طبابت، یونانی یا دیگر کسی اور طبی نظام کے تحت کام کرتا ہو اُس وقت تک اپنے نام کے ساتھ لفظ ڈاکٹر یا گرائمر میں اِس لفظ کی کوئی متبادل اصطلاح، مماثل تاثر اور کوئی تخفیف یہ تاثر دینے کی غرض سے استعمال نہ کر سکے گا کہ وہ طِب کے شعبہ میں کام کرنے کا مجاز ہے جب تک کہ وہ قانون کے تحت رجسٹرڈ نہ ہو۔ تاہم اِس شق کا اطلاق اُن افراد پر نہ ہو گا جو پاکستان یا کسی غیر مُلکی یونیورسٹی سے شعبہ طِب کے علاوہ کسی اور شعبہ میں حاصل شدہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حامل ہوں۔

طِب کی ڈگری اور ڈپلومہ کے استعمال پر قدغن:۔

قانونِ ھذٰا طِب کی ڈگری اور ڈپلومہ رکھنے والوں پر بھی اِس ڈگری اور ڈپلومہ کے استعمال کی قدغن عائد کرتا ہے تاوقتیکہ وہ ڈگری یا ڈپلومہ پاکستان کی کونسل برائے طِب و دندان سازی (PMDC) کی جانب سے منظور شدہ ادارے یا یونیورسٹی کا جاری کردہ نہ ہو۔ یعنی جب تک طِب کی ڈگری PMDC سے منظور شدہ نہ ہو کوئی شخص طِب کے شعبہ میں خدمات سرانجام دینے کا اہل نہیں۔

غیر مستند اشخاص کی جانب سے سرجری یا آپریشن کرنے کی ممانعت:۔

قانونِ ھذٰا کی رُو سے کسی بھی شخص کو جو سند یافتہ رجسٹرڈ طبی ماہر نہ ہو کو ماسوائے ختنہ کرنے، پھوڑوں کو چیرا لگانے یا انجکشن لگانے کے علاوہ کوئی جراحتی عمل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

ادویات تجویز کرنے کی ممانعت:۔

قانونِ ھذٰا کی رُو سے یہ ممانعت بھی کی گئی ہے کہ رجسٹرڈ طبیب / طبی ماہر اور حکومت کی جانب سے اِس غرض کے لیے مجاز شخص کے علاوہ کوئی بھی شخص کسی کو اینٹی بائیوٹک ادویات یا خطرناک ادویات جو قانونِ ھذٰا کے تحت قواعد میں درج ہیں تجویز نہیں کر سکتا۔

ادویات کے اجزاء کی تفصیلات:۔

قانونِ ھذٰا کی رُو سے یونانی، ایرویدک، ہومیو پیتھک، بائیوکیمسٹ یا نظامِ ایلو پیتھک کی ادویات کے مالکان اور ان کے متعلق اختراعی اسناد کے حامل افراد اُن ادویات کو اُس وقت تک بازار میں فروخت نہ کر سکیں گے جب تک اُن ادویات کے لیبل یا ڈبے پر جلی حروف میں واضح طور پر دوا میں استعمال ہونے والے اجزاء کی تفصیل بمعہ فارمولہ درج نہ ہوں۔

سزا:۔

جو شخص بھی قانونِ ھذٰا کی خلاف ورزی کرے گا اُسے قید کی سزا جو ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو ایک لاکھ روپے سے زائد نہ ہو کا مستوجب ٹھہرایا جائے گا یا پھر دونوں سزائیں ساتھ دی جائیں گی۔

دائرۂ اختیار:۔

قانونِ ھذٰا کے تحت استغاثہ صرف ڈرگ ایکٹ 1976ء کے تحت تقرر کردہ انسپکٹر یا حکومت کی جانب سے اِس مقصد کے لیے مجاز شخص ہی دائر کر سکتا ہے اور قانونِ ھذٰا کے تحت سرزد جرم کے مقدمے کی سماعت کا اختیار مجسٹریٹ درجہ اول سے کم درجے کی عدالت کو نہیں ہے۔ قانونِ ھذٰا کے تحت استغاثہ دائر کرتے ہوئے انسپکٹر یا مجاز شخص کی جانب سے اُٹھائے گئے اقدامات کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔

تھیلیسیمیا سے بچاؤ اور اُس کے سدِ باب کے قوانین

تھیلیسیمیا خون کی خرابی کا ایک ایسا موذی مرض ہے جو موروثی طور پر پھیلتا ہے۔ اِس بیماری میں خون میں موجود سُرخ خلیات انتہائی حد تک متاثر ہوتے ہیں جو مریض کو خون کی کمی کا شکار کر دیتے ہیں۔ یہ ایسی موروثی بیماری ہے جس میں مریض اپنے والدین میں سے کسی ایک سے جو غیر محسوس طور پر تھیلیسیمیا کے جرثومے کا حامل ہو یہ جرثومہ وارثت میں حاصل کرتا ہے اور تھیلیسیمیا کا شکار ہو جاتا ہے خواہ تھیلیسیمیا کے جرثومے کے حامل والدین خود اس مرض کا شکار نہ بھی ہوں۔ تھیلیسیمیا جان لیوا مرض ہے اور مرض کے شکار شخص کو شدید تکلیف سے گزرنا پڑتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً خون اور حرام مغز کی تبدیلی بھی شامل ہے۔ ایشیائی ممالک میں یہ عام پائی جانے والی بیماری ہے۔ تعلیم کی کمی اور آگاہی کے فقدان کی بدولت پاکستان میں خاصی تعداد اس کا شکار ہو رہی ہے۔ تھیلیسیمیا کا علاج مہنگا اور مشکل ہونے کی وجہ سے مریض کی اذیت میں اضافے کا باعث بھی بنتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال بے شمار بچے اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں جو صحت کے شعبے کے لیے ایک چیلنج ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق ممکنہ حفاظتی اقدامات اور عوامی آگاہی سے تھیلیسیمیا سے بچاؤ ممکن ہے۔ اس ضمن میں ماہرین کے مطابق اگر تھیلیسیمیا کے جرثومے کے حامل افراد کی بروقت تشخیص، جینیاتی مشاورت اور قبل از پیدائش تشخیص کر لی جائے تو بچوں کو پیدائشی طور پر تھیلیسیمیا میں مبتلا ہونے سے بچایا جا سکتا ہے جو ممکنہ طور پر مُلک میں تھیلیسیمیا کی روک تھام میں مدد ومعاون بھی ثابت ہوگا۔ اس ضمن میں حکومتِ پاکستان نے صوبوں پر زور دیا کہ وہ قانون سازی کے ذریعے عوام میں تھیلیسیمیا سے بچاؤ کے متعلق شعور اور آگاہی پیدا کریں اور تھیلیسیمیا کے جینیاتی جرثومے کے حامل افراد کو قانونی طور پر ازدواجی بندھن میں بندھنے سے قبل خون کے نمونے کا لیبارٹری تجزیہ کروانے کا پابند کیا جائے تاکہ تھیلیسیمیا کی تشخیص ممکن ہو سکے اور مستقبل میں اُن کی اولاد کے اس موذی مرض میں مبتلا ہونے کے خدشے کا ہر ممکن سدِ باب کیا جا سکے۔

پاکستان میں تا حال صوبۂ سندھ اور صوبۂ بلوچستان نے تھیلیسیمیا سے بچاؤ اور اس کے سدِ باب کے حوالے سے قوانین رائج کیے ہیں۔ اس ضمن میں صوبۂ سندھ میں تھیلیسیمیا سے بچاؤ اور اس کے سدِ باب کا قانون مجریہ 2013ء اور صوبۂ بلوچستان میں تھیلیسیمیا سے بچاؤ اور اس کے سدِ باب کا قانون مجریہ 2016ء نافذ العمل ہے۔ ان قوانین کی چند اہم شقات ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں جو عوامی شعور اور آگاہی کے لیے انتہائی اہم ہیں:۔

تھیلیسیمیا سے متعلق تعلیمی اور معلوماتی مواد (دفعہ ۳):۔

حکومت تھیلیسیمیا سے متعلق جامع اور اہم تعلیمی مواد اور معلومات کی تشہیر اور تقسیم کو یقینی بنائے گی اور اس معلوماتی اور تعلیمی مواد کی ترتیب اور تشہیر کے لیے اگر ضروری سمجھے تو سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعے ہدایات جاری اور پالیسی وضع کرے گی۔

ریاستی ذمہ داریاں (دفعہ ۴):۔

حکومت ایک ایسا مضبوط اور مؤثر نظام متعارف کروائے گی جو صوبۂ سندھ اور بلوچستان کے عوام کو جینیاتی مشاورت اور تشخیص کی سہولیات فراہم کرنے میں مددگار ہوگا اور ایسے اقدامات اُٹھائے گی جو عوام میں تھیلیسیمیا کی تشخیص کا ٹیسٹ کروانے اور مشاورت حاصل کرنے کے متعلق حوصلہ افزا شعور پیدا کرے۔ تھیلیسیمیا کے مریضوں کو خون کی تبدیلی کی سہولیات غیر سرکاری ادارے فراہم کر سکتے ہیں تاہم حکومت تھیلیسیمیا کے حامل افراد کی تشخیص کی غرض سے بنائے گئے تشخیصی مراکز تک عوام کی آسان رسائی کو یقینی بنائے گی۔

تھیلیسیمیا کی تشخیص اور اس کے بارے میں آگاہی کے حوالے سے اقدامات (دفعہ ۵):۔

تھیلیسیمیا کے مریض جس مرکز صحت میں زیرِ علاج ہوں گے وہاں کی انتظامیہ اِس امر کو یقینی بنائے گی کہ اُن مریضوں کے تمام خونی رشتے داروں بطور خاص وہ رشتے دار جو ازدواجی بندھن میں بندھنے جا رہے ہوں شادی سے قبل اپنے خون کا لیبارٹری تجزیہ ضرور کروائیں تا کہ اس امر کی تصدیق ہو سکے کہ وہ تھیلیسیمیا کے جینیاتی جرثومے کے حامل تو نہیں؟ حاملہ خواتین جو تھیلیسیمیا کے جرثومے کی حامل ہوں اور جن کے شریکِ حیات میں بھی مذکورہ جرثومے کی موجودگی کا احتمال ہو کے لیے بچے کی پیدائش سے قبل ان حاملہ خواتین اور اُن کے شریکِ حیات کی اجازت سے تھیلیسیمیا کے لیے خون کا تجزیہ کروانا لازمی ہے۔

اِس ضمن میں تمام غیر سرکاری تنظیمیں اور ادارے جو تھیلیسیمیا کے تدارک اور اِس پر قابو پانے کے لیے کام کر رہے ہیں اپنے مکمل بجٹ کا 10 فیصد حصہ تھیلیسیمیا کے علاج کے لیے مہیا کردہ سہولیات کی فراہمی اور قبل از پیدائش تھیلیسیمیا کی تشخیص کے لیے مختص کریں گے۔ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے مراکز مریضوں کے لواحقین کو خون کے رشتوں اور قرابتی شادیوں سے متعلق مشاورت اور ایسی شادیوں کے نتیجے میں تھیلیسیمیا سے متاثر بچوں کی پیدائش کے خدشے کے متعلق معلومات فراہم کریں گے۔ شادی سے قبل فریقین کے تجزیے کی غرض سے لیے گئے خون کے اجزاء سے اگر یہ ظاہر ہو کہ اُن کے خون میں سرخ خلیات کی مقدار کم ہے تو اُن کے ہیموگلوبن کے برقی انتقال (Electro Phoresis) کا تجزیہ کیا جائے گا تا کہ یہ یقین کیا جا سکے کہ وہ تھیلیسیمیا کے جرثومے کے حامل نہ ہیں۔ وہ تمام حاملہ خواتین جو تھیلیسیمیا کے

جرثومے کی حامل ہوں یا اُن کے شریکِ حیات میں وہ جرثومہ موجود ہو بچے کی پیدائش سے قبل تھیلیسیمیا کی تشخیص کا تجزیہ کروائیں گی۔ یہ تجزیہ کرنے کے لیے تجزیہ کروانے والے کی مرضی شامل ہونا ضروری ہے۔ بیماری کی تشخیص اُن مراکز یا ہسپتالوں میں جہاں یہ سہولت فراہم کی گئی ہو دورانِ حمل جنین میں کسی نقص کی تشخیص کی غرض سے لیے جانے والے نمونے (Chronic Villous Sampling) اور خامروں کے جاری عمل (Polymerase Chain reaction) کے تجزیہ کے ذریعے حمل کے پہلے تین ماہ کے دوران کی جانی چاہیئے۔

تجزیے کے نتائج سے آگاہی (دفعہ ۶):۔

مذکورہ بالا تجزیوں کے نتائج فوری طور پر اُن افراد کو فراہم کرنے چاہئیں جنھوں نے وہ جانچ کروائی ہو اور اگر اُن افراد میں تھیلیسیمیا کے جرثومے کی موجودگی پائی گئی ہو تو اُن کو متعلقہ مشاورت فراہم کی جانی چاہیئے جو تھیلیسیمیا کے جرثومے کے حامل شخص سے اُن کی شادی اور اُس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچوں کو لاحق خطرات سے آگاہی کے متعلق ہو۔ تجزیے کے نتائج صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں کو اپنے ڈیٹا بیس میں محفوظ رکھنے چاہئیں۔

خون کا لازمی تجزیہ (دفعہ ۷):۔

تمام افراد جو تولیدی عمل سے گزر رہے ہوں یا گزرنے کا ارادہ رکھتے ہوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا تھیلیسیمیا سے متعلق تجزیہ ضرور کروائیں یہ تجزیہ خون کے عام نمونے کے تجزیے جس کو ہیموگلوبن کے برقی انتقال کا تجزیہ (Hemoglobin Electrophoresis) کہا جاتا ہے، سے ممکن ہے۔ تاہم کسی فرد یا شخص کی مرضی کے بغیر اُس سے حاصل شدہ خون کے نمونے کا تھیلیسیمیا کی جانچ کے لیے تجزیہ نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی ادارہ یا شخص یا طبی ماہر یا کوئی دوسرا شخص کسی شخص کی اجازت کے بغیر اُس کے خون کا نمونہ حاصل کرے یا تھیلیسیمیا کا تجزیہ اُس کی مرضی کے بغیر کرے تو اس شخص کو مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 337 E کے مطابق سزا دی جائے گی جو ضرر (hurt) کی مختلف صورتوں کے متعلق ہے۔

سزائیں (دفعہ ۸):۔

اگر صحت کی سہولت فراہم کرنے والا ادارہ ضروری جانچ کرنے میں ناکام رہے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں لاپرواہی کا مرتکب ہو تو اُس پر ایک لاکھ روپے تک جرمانہ عائد کیا جائے گا اور اگر ایسا ادارہ یا شخص یا طبی ماہر یا کوئی دوسرا شخص کسی شخص کی اجازت کے بغیر اُس کے خون کا نمونہ حاصل کرے یا تھیلیسیمیا کا تجزیہ اُس کی مرضی کے بغیر کرے تو اس شخص کو مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 337 E کے مطابق سزا دی جائے گی جو ضرر (hurt) کی مختلف صورتوں کے متعلق ہے۔ اس کے علاوہ صحت کی سہولیات فراہم کرنے والوں پر لازم ہوگا کہ وہ جرثومے کے حامل افراد کو جرثومے کی منتقلی اور تھیلیسیمیا کی بیماری کے بارے میں مفصل جینیاتی معلومات اور مشاورت فراہم کریں اور اگر وہ ایسا کرنے میں

ناکام رہیں تو ان کے خلاف قانونی اور انضباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ قانونِ ھٰذا کے تحت سرزد جرائم کی سماعت کا اختیار مجسٹریٹ درجہ اول کو ہوگا اور یہ جرائم قابلِ ضمانت ہوں گے۔

تھیلیسیمیا اور ہیموگلوبینوپیتھی فاونڈیشن کا قیام (دفعہ ۹):۔

صوبائی حکومت تھیلیسیمیا اور ہیموگلوبینوپیتھی فاونڈیشن کے نام سے ایک فاونڈیشن عمل میں لائے گی جو باقاعدہ ایک بورڈ پر مشتمل ہوگی جس کے اراکین کا تعین صوبائی حکومت خود کرے گی۔ بورڈ ایسے اقدامات اُٹھائے گا جو تھیلیسیمیا اور ہیموگلوبینوپیتھی مراکز کو فروغ دینے اور اُن کی مالی ضروریات پورا کرنے کے لیے ضروری ہوں گے تاکہ اِس موذی مرض پر قابو پایا جاسکے۔ مذکورہ فاونڈیشن اِس غرض سے ایک فنڈ بھی قائم کرے گی جس کا مقصد تھیلیسیمیا فاونڈیشن کی مالیاتی ضروریات پورا کرنا ہوگا۔

پنجاب کا محفوظ خون کی منتقلی کا قانون

بعض اوقات بلڈ بینک کے اہلکاروں کی غفلت کی وجہ سے مریض کو کسی ایسے شخص کا خون منتقل کر دیا جاتا ہے جو کہ صحت کے لحاظ سے تندرست نہیں ہوتا۔ خون کی ضرورت مریض کو آپریشن کے دوران یا حادثہ کی صورت میں زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے لاحق ہوتی ہے بلڈ بینک کے انچارج اور دوسرے اہلکاروں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خون کو منتقل کرنے سے پہلے تصدیق کر لیں کہ خون تمام بیماریوں کے جراثیموں سے پاک ہے بصورت دیگر ایسے خون کو منتقل نہ کیا جائے اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے پنجاب میں محفوظ خون کی منتقلی کا آرڈیننس ۱۹۹۹ (Punjab Transfusion of Safe Blood Ordinance,1999) نافذ العمل ہے جسکے تحت بلڈ بینک کے عملہ، ڈاکٹروں اور معالجوں پر اس سلسلے میں ذمہ داریاں عائد کی گئیں ہیں اور ان ذمہ داریوں سے رُوگردانی کی صورت میں ان کے لیے سزائیں مقرر کی گئیں ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قانون کا اطلاق:۔

مذکورہ آرڈیننس کا اطلاق صرف صوبہ پنجاب کی حد تک ہے۔

محفوظ خون کی منتقلی:۔

پنجاب محفوظ خون کی منتقلی کے آرڈیننس ۱۹۹۹ء کی دفعہ ۳ کے تحت ہر شخص کے لیے مریض کو خون کی منتقلی سے پہلے تصدیق کرنا ضروری ہے کہ خون تمام بیماریوں کے جراثیم سے پاک ہے۔

بلڈ بینک کی رجسٹریشن:۔

دفعہ ۴ کے تحت کوئی بھی بلڈ بینک جسے پنجاب انتقال خون کی اتھارٹی نے رجسٹر نہ کیا نہ خون وصول کر سکتا ہے اور نہ ہی آگے منتقل کر سکتا ہے مگر اتھارٹی کی طرف سے وضع کردہ طریقہ کار کے مطابق اور مقرر کردہ فیس کی ادائیگی کے بعد رجسٹرڈ اور لائسنس یافتہ بلڈ بینک خون کو اکھٹا کر سکتا ہے اور آگے منتقل بھی کر سکتا ہے۔

اتھارٹی کا قیام:۔

دفعہ ۵ کے تحت حکومت پنجاب انتقال خون کی اتھارٹی قائم کرے گی۔

بلڈ بینک کے فرائض:۔

دفعہ ۷ کے تحت ہر بلڈ بینک مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دے گا۔

(الف) خون کا عطیہ دینے والوں کی حفاظت ونگہداشت کے لیے سٹاف اور عطیہ کردہ خون کے انتخاب سے متعلق ساز وسامان کے لیے ایک علیحدہ شعبہ قائم کرے گا۔

(ب) خون کا عطیہ دینے والوں کو اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق منتخب کرے گا۔

(ج) خون اور خون کے قبیل کے دیگر اشیاء کا اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق باقاعدہ جانچ برائے جراثیم متعدی بیماری کریگا۔

(د) خون میں ہیموگلوبن کی مقدار معلوم کرنے خون کی گروپ بندی، کراس میچنگ (Cross Matching) اور مدافعتی مواد کا سراغ لگانے اور متعدی بیماریوں جیسے ہیپا ٹائٹس، ملیریا، وائرس یا دوسری بیماریوں کے جراثیم جو کہ اتھارٹی کی طرف سے نامزد کئے گئے ہوں کے تجزیہ کے لیے ضروری آلات کا بندوبست کرنا۔

(ذ) خون اور خون کے قبیل کے دیگر اشیاء کو محفوظ رکھنے کیلئے ریفریجٹر کا بندوبست کرنا اور اس کے لیے بغیر کسی تعطل کے پاور سپلائی کا بندوبست کرنا۔

(ر) خون کا عطیہ دینے والے پیشہ ور افراد سے خون کا عطیہ نہ لینا۔

(س) خون کے موصولہ عطیات کی معیادی رپورٹس بمعہ ان بلڈ گروپس کے جن میں اینٹی باڈیز اور متعدی جراثیم کا سراغ لگایا گیا ہو کے متعلق اتھارٹی کو پیش کرنا۔

محفوظ خون کے انتقال کی ضلعی کمیٹی:۔

دفعہ ۸ کے تحت حکومت عوام میں خون کا عطیہ دینے کے جذبے کو ابھارنے کے لیے اور محفوظ خون سے متعلق شعور پیدا کرنے کے لیے ضلعی کمیٹیاں قائم کرے گی۔

خلاف ورزی کی سزا:۔

دفعہ ۹ کی ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کوئی بھی شخص جو کہ مذکورہ آرڈیننس کی کسی دفعہ کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا اسے تین سال تک قید اور پندرہ ہزار روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

دفعہ ۹ کی ذیلی (۲) کے تحت اگر اتھارٹی اس بات سے مطمئن ہو جائے کہ بلڈ بینک مذکورہ قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو ایسی صورت میں اتھارٹی مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا سکتی ہے۔

(الف) بلڈ بینک کے خلاف رپورٹ جاری کر دے گی اور بلڈ بینک کو پروبیشن پر رکھ دے گی۔

(ب) بلڈ بینک کے کام کو روک سکتی ہے۔

(ج) بلڈ بینک سے خون یا اس کے قبیل کے دیگر اشیاء کی ترسیل کو روک سکتی ہے جنہوں نے ضابطہ کی خلاف ورزی کی ہو۔

(چ) بلڈ بینک کی رجسٹریشن ختم کر سکتی ہے۔

(ح) اتھارٹی بلڈ بینک کو رجسٹریشن سے مستقل یا عارضی طور پر محروم کر سکتی ہے۔

اختیارِ سماعت:۔

دفعہ ۱۰ کے تحت کوئی بھی عدالت اس صورت میں مذکورہ آرڈیننس کے تحت سرزد ہونے والے جرائم کی سماعت کر سکتی ہے۔ جب متعلقہ اتھارٹی کے چیئرمین یا اس کے نامزد کردہ نمائندہ کی طرف سے تحریری شکایت کے موصول ہونے کی صورت میں کارروائی کر سکتی ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار:۔

دفعہ ۱۱ کے تحت حکومت مذکورہ قانون کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے قواعد بنا سکتی ہے۔

فیکٹری ملازمین کی صحت اور فلاح کا قانون

مزدوروں کی فلاح اور بہتری کیلئے ضروری اقدامات اُٹھانا ہر مہذب ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پاکستان چونکہ ایک صنعتی ملک ہے لہٰذا آئین پاکستان کی مختلف شقات مزدوروں کے حقوق کی مکمل ضمانت فراہم کرتی ہیں۔ اسی طرح ملک میں بہت سے ایسے قوانین رائج کئے گئے ہیں جو کہ مزدور اور ملازمت پیشہ طبقے کو ملازمت کا سازگار ماحول، بہترین معاوضہ اور مراعات فراہم کرنے کی یقین دہانی کراتے ہیں ان قوانین میں صنعتی تعلقات کا قانون، بچوں کی ملازمت کا قانون، خواتین کو ملازمت کے دوران ہراساں کرنے کا قانون، ملازمین کو بڑھاپے میں دی جانے والی مراعات کا قانون وغیرہ شامل ہیں۔

ملازمین کو دورانِ ملازمت بہترین اور سازگار ماحول کی فراہمی اور اُن کی ملازمت کے اوقات متعین کرنے اور ملازمین کو بین الاقوامی ادارہ برائے مزدور کی متعین کردہ اصلاحات کے مطابق مراعات فراہم کرنے کے لئے قانون برائے کارخانہ جات مجریہ 1934ء (The Factories Act,1934) نافذ العمل ہے۔ مذکورہ قانون کا مقصد کسی ادارے میں کام کرنے والے افراد کو بہترین اور انسانی حقوق سے مطابقت رکھنے والے سازگار ماحول کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ ان قوانین کی پاسداری سے نہ صرف بہترین ماحول فراہم ہوتا ہے بلکہ ادارے کی پیداواری صلاحیت میں روز افزوں اضافہ ہوتا ہے جو کہ بلاشبہ صنعتی ترقی کی دلیل ہے۔

ملازمین کی صحت اور تحفظ کے لئے اقدامات:-

(1) صفائی ستھرائی:-

قانون برائے کارخانہ جات کی دفعہ 31 کی رُو سے ہر ادارے یا فیکٹری کو صاف ستھرا رکھا جائے گا اور خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ ادارے، کارخانے، کام کی جگہ یا فیکٹری میں کسی قسم کی بدبو بالخصوص خارج ہونے والے گندے پانی کی بدبو نہ ہو یا کسی بھی اور طرح کی مضرِ صحت بدبوؤں سے پاک صاف رکھا جائے۔

(الف) کوڑا کچرا اور ضائع شدہ مواد ادارے کے فرشوں، کام کرنے کی جگہوں، سیڑھیوں اور راستوں سے روزانہ ادارے میں جھاڑو لگا کر یا کسی بھی اور مفید طریقے سے صاف کیا جائے اور ضائع کیا جائے گا۔

(ب) کام کرنے کی جگہوں اور کمروں کے فرشوں کو ہفتے میں کم از کم ایک بار دھو کر صاف کیا جائے گا اور اگر ضروری ہو تو دھلائی کے دوران جراثیم کش ادویات استعمال کی جائیں گی۔

Annex-I

قانون فہمی سے متعلق شائع شدہ موضوعات کی فہرست

Vol: 1

1	Law of Marriage	قانون نکاح
2	Law of Divorce	قانون طلاق
3	Law of Dower	قانون مہر
4	Law of Inheritance	قانون وراثت
5	Law of Gift	قانون ہبہ
6	Law of Waqf	قانون وقف
7	Law of Pre-emption	قانون شفع
8	Rent Laws	قانون کرایہ داری
9	Importance of National Identity Card and Procedure for its Obtaining	قومی شناختی کارڈ کی اہمیت اور اس کے حصول کا طریقہ کار
10	Procedure for Registration of FIR	ابتدائی اطلاعی رپورٹ (ایف۔آئی۔آر) کا اندراج
11	Procedure for Obtaining Succession Certificate	جانشینی سرٹیفکیٹ کے حصول کا طریقہ کار
12	Procedure for Obtaining Letter of Administration	پروانہ انصرام جائیداد کے حصول کا طریقہ کار
13	Procedure for Registration of Complaints in the office of Ombudsman and Process thereof	محتسب کے دفتر میں شکایات کے اندراج و پیروی کا طریقہ کار

14	Law and Procedure for the Maintenance of Wife and Children	بیوی اور بچوں کے نان ونفقہ کا قانون وطریقہ کار
15	Law and Procedure Concerning Child Custody	بچوں کی حضانت (تحویل) کا قانون وطریقہ کار
16	Procedure for Registration of Motor Vehicles	موٹر گاڑیوں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار
17	Procedure for Transfer of Immovable Property	غیر منقولہ جائیداد کے انتقال کا قانون وطریقہ کار
18	Rights/Safeguards Available to Child in Juvenile Justice System	بچوں کے لئے خاص طریقہ انصاف میں دستیاب حقوق وتحفظات
19	Procedure for Redressal of Grievances of Public Servants Against Departmental Actions	محکمانہ کارروائی کی صورت میں ملازم کی شکایات کے ازالہ کا طریقہ کار
20	Female Share in the Property of Deceased Persons	متوفی کی جائیداد میں عورت کا حصہ
21	Nikah Nama and Filling of its Columns	نکاح نامہ اور اسکی خانہ پُری
22	Fundamental Constitutional Rights and Their Enforcement by Courts	آئین میں دیے ہوئے بنیادی حقوق اور انکے حصول کا طریقہ کار
23	Procedure for Filing Civil Suits/Written Statements	دیوانی مقدمات میں دعویٰ/جواب دعویٰ دائر کرنے کا طریقہ کار
24	Jurisdiction of Supreme Court of Pakistan	سپریم کورٹ کا دائرہ اختیار

25	Jurisdiction of Federal Shariat Court	وفاقی شرعی عدالت کا دائرہ اختیار
26	Jurisdiction of High Court	عدالت عالیہ اوراس کا دائرہ اختیار
27	Jurisdiction of Lower Courts	ماتحت عدالتوں کا دائرہ اختیار

Vol: 2

1	Procedure for Obtaining Domicile Certificate	ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کے حصول کا طریقہ کار
2	Laws Prohibiting Child Labour.	بچوں کی مشقت کی ممانعت کے قوانین
3	Settling Claims and Disputes Through Arbitration	قانونِ ثالثی کے تحت تنازعات کے تصفیہ کا طریقہ کار
4	Procedure for Issuing of Summons and Process thereof.	ضابطۂ دیوانی کے تحت سمن اور تعمیل سمن کا طریقہ کار
5	Rights and Liabilities of Attorneys Under the Power of Attorney Act, 1882	قانون مختار نامہ مجریہ ۱۸۸۲ء کے تحت مختار کے حقوق اور ذمہ داریاں
6	The Importance of Investigation in Criminal Cases and Procedure thereof	فوجداری مقدمات میں تفتیش کی اہمیت اور اس کا طریقہ کار
7	Procedure for Trial under the Family Courts Act 1964.	فیملی کورٹس ایکٹ مجریہ ۱۹۶۴ء کے تحت مقدمات کی سماعت کا طریقہ کار۔
8	Law and Procedure Relating to Arrest, Detention and Bail of the Accused.	ملزم کی گرفتاری، حراست اور ضمانت سے متعلق قانون وطریقہ کار

9	Penalties for Physical Violence under PPC 1860	جسمانی ضربات سے متعلق تعزیراتی سزائیں
10	Compoundable Offences	جرائم قابل راضی نامہ اوران کے قانونی اثرات
11	Regulating the Use of Loudspeaker under the Loudspeaker and Sound Amplifier Ordinance 1964.	لاؤڈ سپیکر اور مکبر الصوت آلات کے انضباط کا قانون
12	Criminal Liability for Production, Consumption, Possession and Trafficking in Narcotics and Intoxicants	منشیات کی تیاری، استعمال، تحویل اور کاروبار سے متعلق جرائم وسزائیں۔
13	Law Relating to Restriction of Dowry	تحدیدِ جہیز کا قانون
14	Child Marriage Restraint Act 1929	کم عمری کی شادی کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۲۹
15	Registration of Marriage under the Muslim Family Laws Ordinance 1961	مسلم فیملی لاز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت نکاح کی رجسٹریشن
16	Law of Habeas Corpus	حبسِ بے جا کی صورت میں آئینی اور قانونی تحفظات
17	Law and Procedure Relating to Removal of Public Nuisance.	امر باعثِ تکلیف عام کو دور کرنے کا قانون وطریقہ کار
18	Temporary Injunction & Permanent Injunction under the Specific Relief Act, 1877	حکم امتناعی عارضی اور حکم امتناعی دوامی کے حصول کا طریقہ کار

19	Dissolution of Muslim Marriages Act 1939.	قانون تنسیخ نکاح مجریہ ۱۹۳۹ء
20	False Evidence and Effects Thereof	جھوٹی گواہی اور اس کے اثرات
21	Laws Relating to Compensation for Injured Passenger	سفر کے دوران حادثات کی صورت میں معاوضے کا قانون
22	Cost in Respect of Vexatious Claims under CPC 1908	ضابطۂ دیوانی کے تحت ایذا رساں دعوی میں دلائے جانے والا خرچہ برائے تلافی نقصان
23	Conditions and Procedure to Contact Second Marriage	عقد ثانی کیلئے ضروری شرائط اور طریقہ کار
24	Pure Food Ordinance, 1960	خالص خوراک کا قانون مجریہ ۱۹۶۰ء
25	Requirement of Valid Contract	قانون معاہدہ کے لوازمات
26	Bouncing of Cheque	بدنیتی سے چیک کے اجراء کی سزا
27	Law and Procedure for Regulating Traffic	ٹریفک کو منضبط کرنے کا قانون و طریقہ کار
28	Procedure for Obtaining Copies of Judgments etc	عدالتی کارروائی کی نقول کے حصول کا طریقہ کار
29	Rights of Consumers under Consumer Protection Act, 1995	صارف کے تحفظ کے قانون مجریہ ۱۹۹۵ کے تحت صارف کے قانونی حقوق
30	Law and Procedure for Legal Action on Account of Negligence of Medical Professionals	طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضابطہ اخلاق اور مجرمانہ غفلت کی صورت میں کاروائی کا طریقہ کار

31	Prohibition of Smoking in Public Places	پبلک مقامات پر تمبا کونوشی کی ممانعت کا قانون
32	Federal Employees Benevolent Fund And Group Insurance Act, 1969	قانون بہبود فنڈ واجتماعی بیمہ برائے وفاقی سرکاری ملازمین مجریہ ۱۹۶۹ء
33	Ehtram-e-Ramzan Ordinance, 1981	احترامِ رمضان آرڈیننس ۱۹۸۱
34	Procedure for Registration of Complaints in the office of Tax Ombudsman and Process thereof	ٹیکس محتسب کے پاس شکایات کے اندراج و پیروی کا طریقہ کار
35	Functions of NEPRA Under the Regulation of Generation, Transmission and Distribuation of Electric Power Act, 1997	نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) کی ذمہ داریاں
36	Functions of the Pakistan Telecommounication Authority (PTA) Under the Telecommunication Act, 1996	پاکستان ٹیلی کیمونی کیشن اتھارٹی کی ذمہ داریاں
37	Female Rights of Inheritance according to the Supreme Court Judgment.	عدالتِ عظمٰی کے فیصلہ کے تناظر میں خواتین کا حق وراثت
38	Functions of OGRA under the Oil and Gas Regularity Authority Ordinance	آئل اینڈ گیس ریگولیری اتھارٹی (اوگرا) کی ذمہ اریاں

39	Zakat and Ushr under the Zakat and Ushr Ordinance, 1980	زکوۃ وعشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء
40	Functions of PEMRA under the Pakistan Electronic Media Regulatory Authority Ordinance, 2002	پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا) کی ذمہ داریاں
41	Stove Burn Victims in the Light of Lahore High Court Judgment (PLD-19991 LHR)	چولھا پھٹنے کے واقعات عدالتِ عالیہ لاہور کے فیصلے کے تناظر میں
42	Punjab Marriage Functions (Prohibition of Ostentatious Display and Wasteful Expenses) Act, 2003	پنجاب میں شادی کے موقع پر بے جا اصراف اور نمائش کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۳ء
43	Functions of the Securities and Exchange Commission of Pakistan	سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اور اس کی ذمہ داریاں
44	National Accountability Bureau Ordinance, 1999	قومی احتساب بیورو آرڈیننس ۱۹۹۹ء
45	Procedure for Evidence under the Qanoon-e-Shahadat Order, 1984	قانونِ شہادت مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت شہادت کا طریقہ کار
46	Killing in the Name of Honour/ Siyahkari in the light of judgements of Superior Courts.	غیرت یا سیاہ کاری کے نام پر قتل، اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے تناظر میں
47	The Publication of The Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Error) Act ,1973	قرآن پاک کی اشاعت میں طباعت اور ریکارڈنگ کی غلطیوں کی روک تھام کا قانون مجریہ ۱۹۷۳ء

48	Importance of Registration of Child at Birth	تاریخ پیدائش کا اندراج اور اس کی اہمیت
49	Prohibition of Indecent Advertisement Act, 1963	غیر شائستہ اشتہارات کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۶۳ء
50	The Contempt of Court Ordinance, 2003	توہینِ عدالت کا قانون مجریہ ۲۰۰۳ء
51	Law Relating to Prohibition of Marriage of Government Servants with Foreign Nationals.	سرکاری ملازمین کیلئے غیر ملکی شہریوں کے ساتھ شادی کی ممانعت کا قانون
52	Claims falling under the specific Relief Act, 1877	قانون دادرسی مختص ۱۸۷۷ کے زمرے میں آنے والے دعوے
53	Illegal Removal of the Custody of Minors from one Country to another Country	نابالغ بچوں کی ایک ملک سے دوسرے ملک غیر قانونی منتقلی
54	The responsibility of drivers and procedure of Compensation for the injured passengers under the Motor Vehicle Ordinance, 1965	موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت حادثے کی صورت میں ڈرائیور کی ذمہ داری اور زخمی ہونے والے مسافروں کیلئے معاوضے کے حصول کا طریقہ کار
55	Law for driving Motor Vehicles and Punishment for Violation thereof	مسافر گاڑیاں چلانے کا قانون اور خلاف ورزی کی سزا
56	Canons of Professional Conduct And Etiquettes for Lawyers	وکلاء کے لئے پیشہ وارانہ آداب

57	Law and Procedure for Disciplinary Proceedings Against Lawyers	وکلاء کے خلاف تادیبی کارروائی کا قانون وطریقہ کار
58	Pakistan Names and Emblems (Prevention of Unauthorized Use) Act, 1957	پاکستان کے نام اور نشانات (ناجائز استعمال کی ممانعت) کا قانون مجریہ ۱۹۵۷ء
59	Laws Relating to Defamation	ہتک عزت کا قانون
60	Law Relating to Qisas and Diyat	قصاص ودیت کا قانون
61	Law for Prevention and Control of Human Trafficking	انسانوں کی خرید وفروخت کی ممانعت کا قانون
62	Law and Procedure For The Rehabilitation of DisabledPersons	معذور افراد کی آبادکاری کا قانون وطریقہ کار
63	Freedom of Information Ordinance, 2002	عوام کے لیے معلومات تک رسائی کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء
64	Legal Importance of Dying Declaration	بیانِ نزع کی قانونی اہمیت
65	The rights of People and the Responsibilities of the Police under the Police Order, 2002	نئے پولیس آرڈر کے تحت عوام کے حقوق و پولیس کی ذمہ داریاں

Vol - 3

1	Islamabad Capital Territory Compulsory Primary Education Ordinance, 2002	دارالخلافہ اسلام آباد میں لازمی پرائمری تعلیم کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء
2	Establishment of Baitul Maal and Distribution of Charity Therefrom under the Pakistan Bait-ul-Maal Act, 1991	قانون بیت المال مجریہ ۱۹۹۱ء کے تحت بیت المال کے قیام اور خیرات وصدقات کی تقسیم کا طریقہ کار

3	Bail	ضمانت
4	The Pakistan Environment Protection Act, 1997	ماحولیاتی تحفظ کا قانون مجریہ ۱۹۹۷ء
5	Prohibition of Cruelty to Animals Under the Animals Act, 1890	قانون جانوراں مجریہ ۱۸۹۰ء کے تحت جانوروں کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کی ممانعت
6	Protection of Breast Feeding and Child Nutrition Ordinance, 2002	ماؤں کا بچوں کو اپنا دودھ پلانے اور ان کی غذاء کے تحفظ کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء
7	The Role and Importance of Musalhat Anjuman under the Local Government Ordinance, 2001	لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء کے تحت مصالحتی انجمنوں کا کردار اور اہمیت
8	Islamabad Rent Restriction Ordinance, 2001	اسلام آباد تحدید کرایہ داری آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۱ء
9	Investigation against (Women Accused) in Hudood Cases	زنا کے مقدمات میں (ملزم قوانین کی) تفتیش کا طریقہ کار
10	Offence Committed in the name or on the Pretext of Honour	غیرت یا اس سے ملتے جلتے حیلہ یا عذر کے نام پر قتل کرنے کی ممانعت
11	Offences and Punishment on account of Negligence on Highways under the National Highways Safety Ordinance, 2000	نیشنل ہائی وے پر غفلت برتنے سے متعلق جرائم اور سزائیں
12	Punishment for giving Females in Marriage or Otherwise in Badal-i-Sulah	عورت کو بدل صلح میں دینے کی ممانعت کا قانون

13	Investigation of Offence under 295C PPC of Blasphemy	توہینِ رسالت کے مقدمات میں تفتیش کا طریقہ کار
14	Bonded Labour System (Abolition) Act, 1992	جبری مشقت کے انسداد کا قانون
15	Res Judicata	فیصلہ شدہ معاملات کو دوبارہ عدالت میں لانے پر پابندی
16	Offences Relating to Passport and their Punishment	پاسپورٹ سے متعلق جرائم اور سزائیں
17	The Probation of Offenders Ordinance, 1960	پروبیشن پر رہائی کا قانون مجریہ ۱۹۶۰ء
18	Drug Act, 1974	جعلی ادویات کی خرید و فروخت پر پابندی
19	Kind of Theft and its Punishment	حدود و تعزیراتِ پاکستان کے تحت چوری کی سزائیں
20	Law of Prohibition of Wasteful Expenses in Marriage Ceremonies	شادیوں میں مسرفانہ اخراجات کی ممانعت کا قانون
21	Law of Dissolution of Marriage and Khullah	قانون برائے تنسیخ نکاح و خلع
22	Kinds of Kidnapping and Abduction and Punishment Thereof	جرم اغواء کی قسمیں اور انکی سزا
23	Law of Guardians and Wards	قانون ولایت بچگان
24	Forgery and Punishment Thereof	جعلسازی اور اسکی سزا
25	Offence related to weight and measurement.	غیر معیاری ناپ تول کے اوزار کا استعمال اور سزائیں

26	Jurisdiction of High Court in Case of Violation of Constitutional Rights.	بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں عدالتی چارہ جوئی
27	Offences against the State	سرکار / مملکت کے خلاف جرائم
28	Electronic Transaction Order	کمپیوٹر سے متعلق جرائم اور روک تھام
29	Law and Procedure for Obtaining Free Education by Workers' Children.	کارکنوں کے بچوں کیلئے مفت تعلیم کا قانون وطریقہ کار
30	Appointment of Justice of Peace and his Duties	منصف امن کا تقرر اور اس کی ذمہ داریاں
31	Preventive Action of the Police	پولیس کا انسدادی کارروائی کا اختیار
32	Law and Procedure for Summary Trials	سرسری سماعت کا قانون وطریقہ کار
33	Punishment for Trespass	مداخلت بے جا اور اس کی سزا
34	Law of Prosecution of Public Servant in the Light of Decisions of the Superior Courts	ججوں اور سرکاری ملازمین کے خلاف استغاثے کا قانون اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کے تناظر میں۔
35	Responsibilities of Advocate General	ایڈوکیٹ جنرل کے فرائضِ منصبی
36	Responsibilities of Attorney General	اٹارنی جنرل آف پاکستان کے فرائضِ منصبی
37	Offences Against the State/High Treason	معاشرہ / دستور کے خلاف بغاوت اور غداری کی سزا

38	Laws Relating to Documentary Evidence	دستاویزی شہادت پیش کرنا
39	Exepmtion of Certain Persons from Personal Appearance in Civil Cases	دیوانی مقدمات میں حاضری سے مستثنیٰ افراد کا بیان
40	Suits Related to Minors and Insane Persons and their Safeguard	نابالغ اور فاترالعقل افراد کے عدالتی مفادات کا تحفظ
41	Oral Evidence and Recording Thereof	زبانی شہادت یا گواہ کا بیان

Vol: 4

1	Procedure of Registration of Firm According to Partnership Act, 1932	قانونِ شراکت مجریہ ۱۹۳۲ء کے تحت فرم کی رجسٹریشن کا طریقہ کار
2	Injured persons Medical Aid Act, 2004	زخمی اشخاص کی طبی امداد کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء۔
3	Law of Dangerous Kite Flying	خطرناک پتنگ بازی کی ممانعت کا قانون مجریہ ۲۰۰۱ء (پنجاب)
4	Attachment Before Judgment	فیصلہ سے قبل قرقی۔
5	Crimes Relating to Theft	املاک کی چوری سے متعلق جرائم
6	Criminal Conspiracy and Punishment Thereof	سازش مجرمانہ اور اسکی سزا
7	Dissolution of Firm	فرم کو ختم کرنے کے طریقے۔
8	Appointment of Legal Advisers of Company	کمپنی کے قانونی مشیر کا تقرر۔
9	Procedure for Registration of Documents	دستاویزات کی رجسٹریشن کا طریقہ کار۔

10	Will and Procedure for its Registration	وصیت نامہ اور اس کے اندراج کا طریقہ کار۔
11	Attachment of Property in Execution Procedings	اجرائے ڈگری میں جائیداد کی قرقی۔
12	Offences Against Public Tranquility	امن عامہ کے خلاف جرائم۔
13	Procedure for Recovery in Negoitiable Instruments	قابلِ بیع دستاویزات میں رقم کی وصولی کا ضابطہ۔
14	Offences Related to Elections	الیکشن سے متعلقہ جرائم۔
15	Marriage Functions (Prohibition of ostentatious displays and waste full expenses) Ordinance, 2000	شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود و نمائش کی ممانعت کا قانون (مجریہ ۲۰۰۰
16	Precautionary Measures of Police	پولیس کے حفاظتی اقدامات
17	Private Complaint	استغاثہ
18	Power of Court to Acquite the Accused at Any Stage of Trial	دورانِ سماعت مقدمہ ملزم کی بریت
19	Rights and Liabilities of Seller and Buyer Under the Sale of Goods Act, 1930	قانونِ بیع اشیاء مجریہ ۱۹۳۰ء کے تحت بائع و مشتری کی ذمہ داریاں
20	District Nazim & His Powers (in Punjab)	صوبۂ پنجاب میں ضلع ناظم اور اس کے اختیارات
21	Misappropriation of Property	مال کا بے جا تصرف
22	Extortion	استحصال بالجبر

23	Robbery and Dacoity	سرقہ بالجبر
24	Supreme Court Reveiw Powers on its Judgment	سپریم کورٹ کا اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا اختیار
25	Law of Oath and its Procedure	حلف کا قانون وطریقہ کار
26	Unani, Ayurvedic and Practitioners Homeopathic and Rights and Liabilities	یونانی، ایورویدک اور ہومیو پیتھک پیشہ ور معالجوں کی رجسٹریشن، استحقاقات اور ذمہ داریاں۔

Vol: 5

1	Criminal Misappropriation of Property	مال میں بے جا مجرمانہ تصرف
2	Punishment for Destroying Will Deed	وصیت نامہ تلف کرنے کی سزا
3	Establishment of Commission under National Disaster Management Ordinance, 2006 and its Powers & Functions	قومی آفات کے انتظام کے آرڈیننس مجریہ ۲۰۰۶ء کے تحت کمیشن کا قیام اور اس کے اختیارات وکارہائے منصبی
4	Facts not Provable by Courts	واقعات جن کا ثابت کرنا عدالت کیلئے ضروری نہیں
5	Abstract of an account of income	آمدنی کا گوشوارہ
6	Prevention of Trade of Slaves	غلاموں کی خرید وفروخت کی ممانعت
7	Protection / Preservation of Joint Property of Minorties	تحفظ برائے اجتماعی املاک اقلیت
8	Responcibilities of Hotel Management for accomodation of Foreigners	غیر ملکی افراد کی رہائش کے حوالے سے ہوٹل وغیرہ کے مالکان کی ذمہ داریاں

9	Formation of Railway Police	پاکستان ریلوے پولیس کی تشکیل اور کار ہائے منصبی
10	Payment of compensation to "Shauhada", Permanently Disabled or Injured personel Civil Armed Forces Rules, 2006	سول فورسز کے اراکین کی شہادت، مستقل معذوری یا زخمی ہونے پر معاوضے کی ادائیگی کے قواعد ۲۰۰۶ء
11	Sindh Prohibition on Manufacture, Sale And use of Polythene Bags Ordinance, 2002	صوبہ سندھ میں پلاسٹک بیگ بنانے، فروخت اور استعمال کی ممانعت کا آرڈیننس، ۲۰۰۶ء
12	Private Security Companies Ordinance, 2001	پرائیویٹ سیکیورٹی کمپنیز آرڈیننس ۲۰۰۱ء
13	Public Prosecutor	سرکاری وکیل
14	Sindh Compulsory Primary Education Ordinance, 2001	صوبہ سندھ میں لازمی پرائمری تعلیم کا قانون
15	The Cigarettes (Printing of Warning Ordinance, 1979	انتباہ تمباکونوشی کی چھپائی کا قانون
16	The Fisheries Act, 1897	ماہی گیری کا قانون
17	The Private Military Organisations "Abolition and Prohibition" Act, 1974	پرائیویٹ مسلح تنظیمیں ختم کرنے اور ممانعت کا قانون
18	Federal mental health authority and its functions	وفاقی دماغی صحت کی اتھارٹی اور اس کے کارِ منصبی
19	Access to Justice Development Fund Rules, 2002	انصاف تک رسائی میں ترقی سے متعلق فنڈ کے قواعد مجریہ ۲۰۰۲ء

20	Acting as agents of Moalims Prohibition Ordinance, 1980	معلمین حج کے کارندہ کے طور پر کام کرنے کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۸۰ء
21	Procedure relating to the conducting of Elections	انتخابات کے انعقاد سے متعلق طریقہ کار کا قانون
22	The Age of Majority Under Various Statutes	مختلف قوانین میں بلوغت کی حد
23	Law on Agricultural Development Bank Ordinance, 1961	زرعی ترقیاتی بینک کا قانون مجریہ ۱۹۶۱ء
24	Payment of Arsh, Diyat & Daman Fund Rules	دیت، ارش، ضمان کی ادائیگی سے متعلقہ فنڈ کے قواعد
25	Cases which are based on False Accusations and their Punishment	بے بنیاد الزامات پر مشتمل مقدمات اور ان کی سزا
26	Benazir income support programme Ordinance, 2009	بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام آرڈیننس ۲۰۰۹
27	Punishment for breach of Contract under Section 491 PPC	مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۹۱ کے تحت معاہدے کی خلاف ورزی کی سزا
28	Private Security Companies Ordinance, 2001	پرائیویٹ سیکورٹی کمپنی آرڈیننس
29	Counterfeiting Government Stamp & Its Punishment	حکومتی اسٹام کی تلبیس اور اس کی سزا
30	Non Appearance of Parties Before Court and its Consequences	فریقین مقدمہ کی حاضری اور نتیجہ غیر حاضری

31	Offences which are committed by Public Servants & Their Punishment under the Pakistan Penal Code	مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت سرکاری ملازمین سے سرزد ہونے والے جرائم اوران کی سزا
32	Criminal Breach of Trust and its Punishment	خیانت مجرمانہ اوراس کی سزا
33	Offences and Their Punishment Under Police Order, 2002	پولیس آرڈر کے تحت سرزد ہونے والے جرائم اوران کی سزا
34	Offences and their punishment under the Railway Regulatory Authority Ordinance, 2002	ریلوے ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس ۲۰۰۲ء کے تحت جرائم اوران کی سزا
35	Offences and their Punishment under the Mental Health Ordinance, 2002	دماغی صحت کے قانون مجریہ ۲۰۰۲ کے تحت جرائم اوران کی سزا
36	Crimes Committed by Prisoners in Jail and Punishment thereof	جیل میں قیدیوں سے سرزد ہونے والے جرائم اورانکی سزا
37	Islamabad Capital Territory Private Education Institutions (Regulation and Promotion, 2007)	دارالخلافہ اسلام آباد کے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے انضباط اور ترویج کا قانون مجریہ ۲۰۰۷
38	Reformatory School's Act . 1897	دارالاصلاح کا قانون مجریہ ۱۸۹۷
39	Decree with the Consent of Parties	ڈگری برضامندی فریقین
40	Damages caused to others due to negligent conduct in respect of poisonous substance, combustible and machinery etc. and their punishment under the Pakistan Penal Code	مجموعہ تعزیرات پاکستان کے تحت زہریلی اشیاء آتش گیر مادے اور مشینری وغیرہ کی نسبت غافل رویے کی وجہ سے دوسروں کونقصان پہنچنے کی صورت میں سزا

41	Powers of President and Provincial Government to Pardon, Suspend and Commute the Punishment	صدر اور صوبائی حکومت کے سزا کی معافی، معطلی اور منسوخی کے اختیارات
42	Dramatic Performance Act, 1976	ڈرامے کی پرفارمنس کا قانون مجریہ ۱۸۷۶
43	Unlawful compulsory labour and its punishment under the Pakistan Penal Code	مجموعۂ تعزیرات پاکستان کے تحت جبری محنت لینا اور اس کی سزا
44	Government Responsibility in Case of Spread of Epidemic Diseases	وبائی امراض کے پھیلنے کی صورت میں حکومت کی ذمہ داری
45	Regulatory Authorities Powers and Functions under Islamabad Capital Terrory Institutions (Regulations and Promotion) Ordinance, 2007	اسلام آباد دارالحکومت نجی تعلیمی اداروں کے اندراج، ضابطہ کار اور ترویج کے قانون مجریہ ۲۰۰۷ کے تحت ریگولیٹری اتھارٹی کے فرائض اور اختیارات
46	Law for Regulation of Land in Islamabad	اسلام آباد کی زمین کے بندوبست کا ضابطہ ۲۰۰۵ء
47	Islamabad (Preservation) of Landscape Ordinance, 1966	اسلام آباد سطح زمین کے تحفظ کا قانون مجریہ ۱۹۶۶ء
48	The Right of Purchasers in Auction under the Judicial Decree	عدالتی ڈگری کے ذریعے نیلام میں خریدار کا استحقاق
49	Establishing a Lottery office or offering rewards for trade etc.	لاٹری آفس کھولنا یا تجارت وغیرہ کے لیے انعام کی پیشکش کرنا
50	Procedure for Acqusition of Land Revenue	لگان کی وصولی کا طریقہ کار

51	Transfusion of Safe Blood	صاف خون کی منتقلی کا قانون
52	Offences affecting the public and their punishment	عوام الناس کو متاثر کرنے والے جرائم اور ان کی سزا
53	Criminal Intimidation and its Punishment Under Pakistan Penal Code	تعزیرات پاکستان میں تخویفِ مجرمانہ اور اس کی سزا
54	Role of National Book Foundation in Providing Books at Fair Prices	مناسب قیمت پر کتابوں کی دستیابی میں نیشنل بک فاؤنڈیشن کا کردار
55	National Commission for Human Development Ordinance, 2002	قومی کمیشن برائے انسانی ترقیاتی آرڈیننس ۲۰۰۲ء
56	National Education Foundation Ordinance, 2002	قومی تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء
57	Prevention of Anti-National Activities Act 1974	قومی مفاد سے متصادم سرگرمیوں کی روک تھام کا قانون مجریہ ۱۹۷۴ء
58	Electronic Crimes Ordinance, 2002	الیکٹرانک جرائم کے سدباب کا آرڈیننس ۲۰۰۹ء
59	Prevention and control of human trafficking rules, 2004	انسانوں کی غیر قانونی نقل وحمل کو روکنے کے قواعد ۲۰۰۴ء
60	Natural Calamities Prevention and Relief Act 1958	قدرتی آفات سے بچنے اور نمٹنے کا قانون مجریہ ۱۹۵۸ء
61	Procedure for Acquiring Passport	پاسپورٹ بنانے کا طریقہ کار
62	Procedure for Free Legal Assistance	مفت قانونی مدد حاصل کرنے کا طریقہ کار

63	Procedure for Registration of Private Educational Institutions	نجی تعلیمی اداروں کے اندراج کا طریقہ کار
64	Procedure for Regulation of Trade Unions	ٹریڈ یونین کی رجسٹریشن کا طریقہ کار
65	Procedure of Compensation for Disturbance of Clearing Tenants Under the Punjab Tenancy Act	پنجاب قانون مزارعت کے تحت اراضی کو قابل کاشت بنانے والے مزارعین کی بے دخلی کے معاوضہ کا طریقہ کار
66	Procedure of Registration relating to the Voluntary Social Welfare Agencise	سماجی بہبود سے متعلق رضا کارانہ اداروں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار
67	The Prohibition of Ex-Government Servants employment with foreign Government Agency	سابقہ سرکاری ملازمین کے غیر ملکی حکومت اور ایجنسی میں ملازمت کی ممانعت کا قانون مجریہ ۱۹۶۶ء
68	Appointment of different personnel's to prevent violation of prohibition of smoking under the prohibition and prevention ordinance	تمباکو نوشی کی ممانعت کے قانون کی خلاف ورزی کو روکنے کے لیے مختلف افراد کی تعنیاتی
69	Islamabad Probhbition of Division of Residential Plots Ordinance	اسلام آباد رہائشی پلاٹوں کی تقسیم کی ممانعت کا قانون
70	Prohibition of Smoking in Cinema Houses Ordinance, 1960	سینما گھروں میں تمباکو نوشی کا ممانعت کا قانون مجریہ 1960ء

71	Punishment for harboring of offender under the Pakistan Penal Code	مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کے تحت مجرم کو پناہ دینے کی صورت میں سزا
72	The Punjab Education Foundation Act, 2004	پنجاب تعلیمی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۴ء
73	Punjab Health Foundation Act 1992	پنجاب صحت کی فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۱۹۹۲ء
74	Malpractices in the Examination of Punjab Public Service Commission and Punishment	پنجاب پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں بدعنوانی اوراس کی سزا
75	Law Preventing Retrial on the Same Crime	ایک ہی جرم میں دوبارہ مقدمہ چلانے کی ممانعت کا قانون
76	Responsibility of Police in relation to unclaimend Property	لاوارث مال کے سلسلے میں پولیس کی ذمہ داری
77	The Right of Self Defence and its kinds under the Pakistan Penal Code	مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان کے تحت حقِ حفاظت خود اختیاری اوراس کی مختلف صورتیں
78	Sales of obscene literary Material & Its Punishemt	غیرشائستہ علمی مواد کی فروخت
79	Special Instructions relating to the Work of Woment & Children in Mines	معدنی کانوں میں بچوں اور خواتین کے کام کرنے سے متعلق خصوصی ہدایت

80	Special Instructions regarding the work of children in factories	فیکٹریوں میں بچوں کے کام کرنے سے متعلقہ خصوصی ہدایت
81	The Sports Development and Control Ordinance, 1962	کھیلوں کی ترقی اور کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۶۲ء
82	NWFP Elementary Education Foundation Ordinance, 2002	صوبۂ سرحد میں ابتدائی تعلیم فاؤنڈیشن کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء
83	Immigration Ordinance	تارکینِ وطن کا قانون مجریہ ۱۹۷۹ء
84	Crimes under Anti Terrorism Law and their Punishment thereof.	قانون انسداد دہشت گردی میں دہشت گردی اور اسکی سزا
85	The Aircraft (Removal of Danger to Safety) Ordinance, 1965	ہوائی جہازوں کو خطرات سے تحفظ دینے کا آرڈیننس ۱۹۶۵ء
86	The Allopathic System Prevention of Misuse Ordinance, 1962	ایلوپیتھک سسٹم کے غلط استعمال کے تدارک کا قانون مجریہ ۱۹۶۲ء
87	The Exit from Pakistan Control Ordinance, 1981	پاکستان سے باہر جانے کے کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۸۱ء
88	The Federal Supervision of curricula Text-Book and Maintenance of standards of Education Act, 1976	وفاق کے زیر نگرانی تعلیمی نصاب، کتابوں اور تعلیمی معیار کو برقرار رکھنے کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء
89	Law related to Hindu Married Women's Right, to Separate Residence and Maintenance Act, 1946	شادی شدہ ہندو عورت کا علیحدہ گھر اور نان ونفقہ کے حق سے متعلق قانون مجریہ ۱۹۴۶ء

90	Improvement of land procedure for production under punjab tenancy act	پنجاب قانون مزارعت کے تحت زمین کی ترقی و اصلاح اور فصل کی بٹائی کا طریقہ
91	Procedure of Hearing of claims and appeals under the small claims and minor offences court order 2002	معمولی دعوؤں اور چھوٹے جرائم کی عدالتوں کے قانون کی رُو سے دیوانی و فوجداری مقدمات کی سماعت کا طریقۂ کار اور اپیل
92	Crimes relating to the Slavery and Forced Labour and Punishment thereof	غلامی اور جبری مزدوری کے جرائم اور انکی سزائیں
93	Suits and Cases disposed of by the arbitrator under	معمولی دعوؤں اور چھوٹے جرائم کی عدالتوں کے قانون کے مطابق، تنازعات اور مقدمات کا بذریعہ ثالث دوستانہ حل
94	Small Claims and Minor offences Courts Ordinance	چھوٹے دعووں اور معمولی جرائم کی عدالتوں کا قانون
95	Offences relating to the Islam and their Punishment	اسلام سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں
96	Offences relating to the Religion and their Punishment	مذھب سے متعلق جرائم اور ان کی سزائیں
97	Law for the elimination of hoarding and illegal profits	قیمتوں پر قابو پانے اور منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی کے تدارک کا قانون ۱۹۷۷ء

Vol: 6

1	Law for care and rehablitation of the addicts	نشے کے عادی افراد کی دیکھ بھال اور بحالی سے متعلق قانون

2	Law for regulators books litereture	کتابوں اور ادبی مواد کی اشاعت کے کنٹرول کا قانون
3	The Citizenship Act	عطائے شہریت کا قانون
4	Law relating to Criminal Prosecution its Functions and Powers in Punjab	صوبہ پنجاب میں فوجداری استغاثہ کی پیروی کے قیام، فرائض اختیارات کا قانون مجریہ ۲۰۰۶ء
5	Law relating to wagabonds, 1958	قانون برائے آوارہ گردی مجریہ ۱۹۵۸ء
6	Tribunal for Neglected People, 1995	پسماندہ افراد کے لئے ٹریبونل کا قانون مجریہ ۱۹۹۵ء
7	Women in Distress and Detention Fund	قانون برائے مصیبت زدہ و محبوس خواتین فنڈ مجریہ ۱۹۹۶ء
8	Judicial Officers Protection Act, 1850	عدالتی آفیسرز کی حفاظت کا قانون ۱۸۵۰ء
9	Agent's duty to Principal	مالک کے لئے کارندہ کے فرائض
10	Appointment of Commission in the Civil Cases	دیوانی مقدمات میں کمیشن کا تقرر
11	Appointment of reciver under the Transfer of Property Act, 1882	قانونِ انتقالِ جائیداد ۱۸۸۲ء کے تحت ریسیور کا تقرر
12	Certain Relation resembling those created by contract	وہ تعلقات جو معاہدات سے پیدا شدہ تعلقات سے مشابہ ہوں
13	Offences and their Punishments related to cheating	دھوکہ دہی سے متعلق جرائم اور انکی سزا

14	Consequences for breach of Contract	معاہدہ شکنی کے نتائج
15	Contract of Indemnity	نقصان کی تلافی کا معاہدہ
16	Formation of the Contract of Sale of Goods	معاھدۂ بیع مال کی تشکیل
17	Disposal of the Suit at the First hearing	پہلی سماعت پر نالش کا فیصلہ
18	Offence of Rape liable to Tazir	جرم زنا مستوجب تعزیر
19	Attempt to Commit Crimes and its Punishment	جرائم کے ارتکاب کی کوشش اور اسکی سزا
20	Sale of Moveable Property Under the Code of Civil Procedure, 1908	ضابطۂ دیوانی ۱۹۰۸ء کے تحت منقولہ جائیداد کی فروخت
21	Licence of Articles containint intoxicating Liquor for Bona Fide, Medicial or other same purposes	نشہ آور شراب کی حامل اشیاء کا ادویاتی یا اس طرح کے دیگر مقاصد کے لئے لائسنس
22	Offence of Qazaf and its Punishment	جرم قذف اور اس کی سزا
23	The Procedure of Complaints in the offence of Qazaf	ضابطۂ فوجداری ۱۸۹۸ء کے تحت جرم قذف میں استغاثہ دائر کرنے کا طریقہ کار
24	Penalities relating to Traffic violation laws in Sindh Province	صوبۂ سندھ میں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر جرمانے
25	Resistance to execute the Decree	ڈگری کی تعمیل میں مزاحمت

26	Offences relating to the Marriage and their Punishment	شادی سے متعلق جرائم اوران کی سزائیں
27	Shajjah, its kinds and their Punishment	شجہ کی اقسام اوران کی سزائیں
28	The Travel Agencies Act, 1976	ٹریول ایجنسیوں کا قانون ۱۹۷۶
29	Transfer of Actionable Claims	قابل ارجاع دعویٰ کی منتقلی
30	Offence of Rape and its Punishment	جرم زنا اوراس کی سزا
31	Free legal assistance from the Pakistan Bar Council	پاکستان بارکونسل کی طرف سے مفت قانونی مدد
32	Pakistan Bar Council	پاکستان بارکونسل
33	Powers and Founctions of Registrar Supreme Court of Pakistan	رجسٹرار سپریم کورٹ کے اختیارات اورذمہ داریاں
34	Provincial Bar Council	صوبائی بارکونسل
35	The appointment Tehveldar under the C.P.C	مجموعہ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے تحت تحویل دار کا تقرر
36	Crimes & their Punishment relating to post office	ڈاک خانے کے متعلق جرائم، سزائیں اورطریقہ کار
37	Conditions regarding sending the Post	ڈاک کے ارسال پرشرائط
38	Postal Service & Registration	ڈاک کی رجسٹریشن اورانشورنس
39	Money Order	منی آرڈر

40	Establishment of Pakistan Study Centers	پاکستان میں سٹڈی سنٹرز کا قیام
41	Procedure for Acquiring Land	زمین کے حصول کا قانون
42	Juvenile Justice System Ordinance	بچوں کو انصاف دلانے کے نظام کا قانون
43	Juvenile Justice System rules	بچوں کو انصاف فراہم کرنے کے قواعد
44	Fine and its Punishment for non-Payment under the pakistanPenal Code	مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان میں جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں سزا
45	Prohibition of Music on the Temples of Muslims	مسلمانوں کے مزاروں میں موسیقی کی ممانعت کا قانون
46	Murder and its Punishment under the pakistan Penal Code	مجموعۂ تعزیرات پاکستان کے تحت قتل اور اسکی سزا
47	The Punjab Prohibition of Money Landing Act	پنجاب میں نجی رقم ادھار دینے پر ممانعت کا قانون
48	Bar Council Rules rekating to Legal Education	پاکستان بار کونسل کے قانون کے تعلیم کے متعلق قواعد
49	Punjab Primary Education Ordinance, 1994	پنجاب میں پرائمری تعلیم کا قانون مجریہ ۱۹۹۴ء
50	Kinds of Murder and Punishment there of	قتل کی اقسام اور انکی سزا
51	Facilities regarding Railway and Punishment for Violation	ریلوے سے متعلق سہولیات اور خلاف ورزی کی صورت میں سزا

52	Abolition of Sardari System Act	سرداری نظام کی تنسیخ کا قانون
53	The Prohibition of Manufacture of Mechis from white Phosphorus	سفید فاسفورس سے ماچس بنانے کی ممانعت
54	Procedure for the registeration of Lawyer's Firm	وکلاء کی فرم کی رجسٹریشن کا طریقہ کار
55	Lawyers Competency for different Courts	وکلاء کی مختلف عدالتوں کیلئے اہلیت
56	Procedure for Filing of appeal in Supreme Court under the C ode of Civile Procedure	ضابطہ دیوانی کے تحت سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنا
57	Suits by oragainst the Administrators etc of Succession	متولیان، تعمیل کنندگان اور مہتممین ترکہ کی جانب سے یا ان کے خلاف دعوے
58	Affidavit in Civil Cases	دیوانی مقدمات میں بیان حلفی
59	Appeal in Cases of Insolvency	اپیل بصیغہ مفلسی
60	Law by and against a Corporation	کارپوریشن کی جانب سے یا اس کے خلاف دعویٰ
61	The Punjab Prohibition of Expressing Matters on Walls Act, 1995	پنجاب کا قانون برائے ممانعت دیواروں پر اظہارِ موادِ تحریر ۱۹۹۵ء
62	Decision of Civil Suit in First Hearing	دیوانی مقدمے کا پہلی ساعت پر فیصلہ
63	Recording of evidence of Parties Through Court	ظہار (بیان) فریقین بذریعہ عدالت

64	Filing of Suits on behalf of Paupers	مفلسوں کی طرف سے دعوے
65	The Security of Eexpenditure on Suits under the CPC	مجموعۂ ضابطہ دیوانی، ۱۹۰۸ء کے تحت ضمانت خرچہ مقدمہ
66	Suits against the Diplomatic agents	سفارتی کارندوں کے خلاف دعوے
67	Surrender of Illicit Arms Act, 1991	حوالگی غیر قانونی اسلحہ ایکٹ، ۱۹۹۱ء
68	Withdrawl of Suit	واپسی اور ترک دعویٰ
69	Punishment for Isqat-e-Hamal and Isqat-e-Janin	اسقاطِ حمل اور اسقاطِ جنین کے جرائم اور ان کی سزائیں
70	Crimes and their Punishment Under the Prevention of Cruelty to Animals Act, 1890	جانوروں کے ساتھ ظلم و بے رحمی کے تدارک کے قانون ۱۸۹۰ء کے تحت جرائم اور ان کی سزائیں
71	Powers and responsibilities of Prevention of Cruelty to Animals Act, 1890	جانوروں پر ظلم و بے رحمی کے تدارک کے قانون ۱۸۹۰ء کے تحت پولیس و صوبائی حکومت کے اختیارات اور ذمہ داریاں
72	LawRelatingtoPledgingof Labour for Children Act	بچوں کیلئے مزدوری کے عہد کا قانون ۱۹۳۳ء
73	Punishment for crimes relating to criminal force and assault	مجرمانہ جبری طاقت کا استعمال اور حملہ آوری کے جرائم اور ان کی سزائیں
74	Punishment for Criminal Intimidation	مجرمانہ تخویف یا خوف زدہ کرنا، توہین اور ایذا رسانی کے جرائم اور ان کی سزائیں
75	The Rights of Consumers and Protection thereof under the Punjab consumer	پنجاب میں قانونِ صارف کے تحت صارفین کے حقوق اور اُن کا تحفظ

76	The Responsibilities of the Authority and the Council for the Protection of Rights of the Consumers under the Punjab Consumer Protection Act.	پنجاب میں صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لئے اتھارٹی اور کونسل کی ذمہ داریاں
77	The Consumer Courts in Punjab and Procedure for Lodging of Complaints	پنجاب میں صارف عدالتیں اور شکایات درج کرنے کا طریقہ کار
78	The Re-dressal of Grievances of Consumer Under the Consumer Law in Punjab and Punishment for Violation thereof	پنجاب میں قانون صارف کے تحت صارفین کی دادرسی اور سزائیں

Vol- 7

1	Transfer of Criminal Case	فوجداری مقدمات کی منتقلی
2	Unlawful confinement and punishment thereof	حبسِ بے جا اور اسکی سزا
3	Unlawful restraint and punishment thereof	مزاحمتِ بے جا اور اسکی سزا
4	Powers of the Justice of Peace in the light of Judgment of the Lahore High Court	منصفِ امن بر بنائے عہدہ کے اختیارات عدالت عالیہ لاہور کے فیصلے کے تناظر میں
5	The Illegal Dispossession Act, 2005	غیر قانونی بے دخلی کا قانون مجریہ ۲۰۰۵ء

6	The Punjab Consumer Protection Law	پنجاب میں صارف کے تحفظ کا قانون
7	The right of citizen to get access to information from public department	شہریوں کا محکموں کے ریکارڈ تک حق رسائی
8	Procedure for casting votes	انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا طریقہ کار
9	Enforcement of Section 144	دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ
10	Suit by or against Government	حکومتی مقدمات
11	Law of Estopple	اصول امر مانع
12	Decree obtained by fraud or misrepresentatioin	فراڈ، دھوکہ دہی کی بنیاد پر حاصل کی گئی ڈگری یا عدالتی حکم
13	The Evacuee Trust Property and its Administration	متروکہ جائیداد اور اس کا انتظام
14	Duties of Display Informatioin Officer for Registratioin of Votes	ووٹ کے اندراج کے ضمن میں ڈسپلے سنٹر انفارمیشن افسر کے فرائض
15	The establishment of institution for proper prosecution and its functions and powers in the Province of Khyber Pakhtunkhwa	صوبہ خیبر پختونخوا میں استغاثہ کی پیروی کے لیے ادارے کا قیام اور اس کے فرائض و اختیارات
16	The Explosive Substance Act, 1908	دھماکہ خیز مواد کا قانون مجریہ ۱۹۰۸ء
17	Disposal of Civil Suit on its First Hearing	دیوانی مقدمے کا پہلی سماعت پر فیصلہ

18	Special Rules regarding process issued for services or execution outside Pakistan and Processes received from outside Pakistan for services of execution within Pakistan	قانون برائے تعمیل واجراء حکم نامہ جات اندرونِ ملک و بیرونِ ملک
19	Law of Intellectual Property	حقوقِ تصنیف وتالیف کا قانون
20	Suit for breach of contract of sale of goods	معاہدہ بیع مال کی خلاف ورزی کے لئے دعویٰ
21	Right of Unpaid Seller	قیمت کی عدم ادائیگی کی صورت میں بائع کے حقوق
22	Vocational and training Education Commission	پیشہ ورانہ اور فنی تعلیمی کمیشن
23	Drinking and its sentence	شراب نوشی اوراس کی سزا
24	Law relating to Fair Marriage of Sikhs	سکھوں کی جائز شادی کے متعلق قانون
25	The Foreigners Act, 1946	غیر ملکی اشخاص کی پاکستان میں آمد، موجودگی اور روانگی کا قانون
26	Penalty on employing Lepers in prohibited trade	کوڑھ کے مریضوں کو ممنوعہ تجارت میں روزگار فراہم کرنے کی ممانعت اوراس کی سزا
27	Facts which needs not to proved	واقعات جن کا ثابت کرنا ضروری نہیں
28	The Animal Slaughter Control Act	جانوروں کے ذبح کرنے کا قانون
29	The Federal Public Service Commission	وفاقی پبلک سروس کمیشن

30	The Pakistan Tourist Guides Act, 1976	سیاحتی رہبر (گائیڈ) کا قانون ۱۹۷۶ء
31	The Khyber Pakhtunkhwa Orphanages (Supervisioni and Control) Act, 1976	خیبر پختونخوا یتیم خانوں کی نگرانی اور کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء
32	The Punjab Rented Premises Act, 2009	پنجاب میں کرایہ پر دی ہوئی تعمیرات کا قانون مجریہ ۲۰۰۹ء
33	The Protection against Harassment of Women at Workplact Act, 2010	ملازم پیشہ خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کا قانون مجریہ ۲۰۱۰ء
34	Procedure for perusing suits in the Family Courts	عائلی عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کا طریقہ کار
35	Rules regarding arms and procedure for grant of license and its cancellatioin under the Arms Ordinance, 1965	پاکستان اسلحہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت اسلحہ لائسنس کے متعلق قواعد اور ایسے لائسنس کی منسوخی اور معطلی کا طریقہ کار
36	The Health Commission under the Punjab Health Care Act, 2010	پنجاب صحت کی دیکھ بھال سے متعلق ہیلتھ کمیشن کا قانون
37	The Protectin from Health relates effects of Radio Base Station Antenas Regulation, 2008	ریڈیو بیس اسٹیشن انٹینا سے صحت پر مرتب ہونے والے مضر اثرات سے تحفظ کا ضابطہ ۲۰۰۸ء
38	The punishment for malpractices in the examination of the intermediate and secondary education	انٹر میڈیٹ اور ثانوی تعلیم کے امتحانات میں بے قاعدگی کی سزا

39	Fundamental Rights under the 18th Constitutional Amendment	اٹھارویں آئینی ترامیم میں وضع کیئے گئے بنیادی حقوق
40	Powers of police to issue orders for the maintenance of public order	امنِ عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے پولیس کے احکامات جاری کرنے کے اختیارات
41	The Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Act, 2010	خیبر پختونخوا بچوں کی حفاظت اور بہبود کا قانون مجریہ ۲۰۱۰ء
42	Relaxation on the basis of legal disability under the limitation Act, 1908	قانونِ میعاد کے تحت تسلیم شدہ قانونی معذوری کی بنیاد پر رعایت
43	Police responsibilities towards public under the Police Order, 2002	پولیس آرڈر ۲۰۰۲ء کے تحت عوام سے متعلق پولیس کی ذمہ داریاں اور فرائض
44	The Balochistan Orphanages (Supervision and Control) Act, 1976	بلوچستان میں یتیم خانوں کی نگرانی اور کنٹرول کا قانون مجریہ ۱۹۷۶ء
45	Easement, its kinds and its extinction under the easement law	قانونِ حق آسائش اسکی مختلف قسمیں اور انقطاع
46	The Anti-Money Laundering Act, 2010	منی لانڈرنگ (کالے دھن کو سفید کرنے) کے تدارک کا قانون مجریہ ۲۰۱۰ء
47	Privileges which are availble to the convicted persons in case of delay in the decision of appeal	اپیل کے فیصلے میں تاخیر کی صورت میں سزایاب مجرم کو حاصل مراعات
48	Fire prevention and life Safety Regulation	آگ سے بچاؤ اور زندگی کے تحفظ کا قانون

49	The Transplantatin of Human Organs and Tissues Act, 2010	انسانی اعضاء کی پیوند کاری کا قانون مجریہ ۲۰۱۰ء
50	The Electronic transactions Ordinance, 2002	کاروبار بذریعہ برقی مواصلات کا قانون مجریہ ۲۰۰۲ء
51	Driver's responsibility and punishment for violation in case of an accident	سڑک پر حادثے کی صورت میں ڈرائیور کی ذمہ داری اورروگردانی کی صورت میں سزا
52	Procedure for assesment and recovery of property tax in Punjab	پنجاب میں غیر منقولہ جائیداد پر لاگو ٹیکس کی تشخیص، وصولی اور نادہندگان کے خلاف کارروائی کا طریقہ کار
53	Crimes and their punishment regarding adulteration in food under the Punjab Food Authority Act, 2011	پنجاب خوراک کی اتھارٹی کے قانون مجریہ ۲۰۱۱ء کے تحت خوراک میں ملاوٹ سے متعلق جرائم اور سزائیں
54	Exceptions under Pakistan Penal Code where punishment shall not attracted/enforced	مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان میں دی گئی عام استثنائی صورتیں جن میں سزا لاگو نہیں ہوتی
55	Prohibition on transportation and possession of un-licensed arms and punishment for violation of Arms Ordinance, 1965	قانون اسلحہ مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت اسلحہ کی نقل وحمل، بلا لائسنس اسلحہ رکھنے پر پابندی اور قانون کی خلاف ورزی پر سزائیں
56	Procedure to take action against sectarian terrorism and prescribed Organization under Anti-Terrorism Act, 1997	انسدادِ دہشت گردی کے قانون کے تحت فرقہ وارانہ دہشت گردی اور کالعدم تنظیموں کے خلاف کارروائی کا طریقۂ کار

57	Offences and their punishment under Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965	صوبائی موٹر وہیکل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء کے تحت عائد پابندیاں، مختلف جرائم اوران کی سزا
58	The Punjab Prevention and Control of Dengu	ڈینگی بخار کی روک تھام اور بچاؤ کیلئے پنجاب حکومت کی جانب سے لاگوکردہ قواعد وضوابط مجریہ ۲۰۱۱ء
59	Establishment of Centers for Treatment and Rehabilitatioin of addicts Rules, 2001	نشے کے عادی افراد کے علاج کے لئے مراکز قائم کرنے کے قواعد مجریہ ۲۰۰۱ء
60	The Preventioin of Gambling Act, 1977	جوا کھیلنے اور جوئے کے اڈے چلانے کی ممانعت اور خلاف ورزی کی سزا مجریہ ۱۹۷۷ء

Annexure-II

شائع شدہ رپورٹوں کی فہرست

1. First Report on Fatal Accident Act 1855.
2. Second Report on Fatal Accident Act 1855.
3. Report on Establishment of Courts of Qazis Ordinance 1981.
4. Report on Law of Evidence.
5. Report on Rent Restriction Laws and Draft Ordinance
6. Report the Proposed Draft "Law of Evidence" Prepared by the Council of Islamic Ideology.
7. Report on Elimination of False Evidence from the Judicial System in the Country.
8. Report on Elimination of False Evidence.
9. Report on a Reference Received from the Federal Government on the Proposed Ordinance re: Law of Evidence.
10. Report on Qisas and Diyat.
11. Filling a Legal Vacuum.
12 Reformation of Family Laws.
13. Reformation and Modernization of Service Laws.
14. Report on Rent Restriction Laws.
15. Enhancing the Powers of Wafaqi Mohtasib (Ombudsman).
16. Scheme for the Redressal of Public Complaints.
17. Amendment in the Code of Criminal Procedure.
18. Extension of Jurisdiction of Service Tribunals to Employees of Statutory Corporations.

19. Eradication of 'QABZA GROUP' Activities.

20. Prevention of Unfair Means in Examination.

21. Improving the Performance of Pakistan Law Commission.

22. Report on Criminal Justice System.

23. Report on Jail Reform.

24. Reformation and Modernization of Service Laws (Part-II).

25. The Role of Pakistan Bar Council in the Promotion of Human Rights.

26. Administrative Procedures Act for the Federal Government of Pakistan.

27. Legislation Pertaining to Maternity Benefits.

28. Elimination of Child Labour.

29. Eliminating Double Jeopardy in Drugs-Related.

30. Reforming the Juvenile Justice System.

31. Amendment in Section 145 of the Cr. P. C.

32. The Small Claims and Minor Offences Courts Ordinance 2001.

33. The Family Courts (Amendment) Ordinance 2001.

34. Conferring the Powers under Section 491 (1) (a) & (b) of the Code of Criminal Procedure 1898 on the Court of Session.

35. Amicable Settlement Disputes.

36. Enhancement of Pecuniary Jurisdiction of Civil Courts.

37. Enhancement of Pecuniary Appellate Jurisdiction of District Courts.

38. Enhancement of Pecuniary Original Jurisdiction of District Courts at Karachi.

39. Enhancement of Punishments of Fine under the Pakistan Penal Code.

40. Amendment of Sections 32, 260 and 261 of the Code of Criminal Procedure 1898.

41. Trafficking in Children for use as Camel jockeys and engaging in Hazardous Employment.

42. Addition of the Offence of Molestation to the Pakistan Penal Code 1860.

43. Right of Appeal Against Acquittal to Private Complainant under the Anti Terrorism Act 1997.

44. Punishment on Bouncing of Cheques.

45. Strengthening Capacity and Expanding the Functions of Law and Justice Commission of Pakistan.

46. Amendment in Section 345 and the Schedule of the Code of Criminal Procedure 1898 to make the Offence of Rioting Compoundable.

47. Punishment for the Offence of Gang Rape.

48. Releasing the Female Accused on Bail.

49. Examination of Sections 54 & 167 of the Code of Criminal Procedure 1898.

50. Prohibition of Unauthorized Business of Sale/Purchase of National Prize Bonds.

51. Banning the Tradition of Vani (Giving Female as Consideration for Compromise)

52. Access to Justice Development Fund Rules 2002.

53. Amendment in the Pakistan Penal Code 1860 to Provide Punishment for Absconding from Trial.

54. Reforming the W.P Requisitioning of Immovable Property (Temporary Powers) Act 1956.

55. Amendment in the Children (Pledging of Labour) Act 1933.

56. Amendment in Sections 11-A, 11-B and 11-C of the Security of Pakistan Act 1952.
57. Amendment in Sections 427,428,429 & 435 of the Pakistan Penal Code 1860.
58. Enhancing the Limit Prescribed to File Suit in Forma Pauperis.
59. Prohibiting Excessive Expenditure on Marriage Ceremony and Dowry.
60. Expediting Trial Proceedings.
61. Amendments in the Land Revenue Rules 1968.
62. Amendment in the Federal Services Medical Attendance Rules 1990.
63. Omission of Repealed Section of the Pakistan Penal Code 1860 from the Code of Criminal Procedure, 1898.
64. Amendment in Section 351 of the Code of Criminal Procedure 1898.
65. Amendment in Section 67 of the Pakistan Penal Code 1860.
66. Amendment in Section 513 and 514 of the Code of Criminal Procedure 1898.
67. Amendment in Section 17 of the Registration Act 1908.
68. The Federal Court Bill, 2005.
69. Enhancing the Punishment of Fine Prescribed in Various Statutes.
70. The Law Reforms Bill, 2005.
71. Amendment in Access to Justice Development Fund Rules 2002, Work plan for expenditure of AJDF fund and Amendment in LJCP Employees Rules.
72. Accounting Procedure of Access to Justice Development Fund, 2005.
73. Amendment of Section 10 of the W. Pak. Family Courts Act, 1964.

74. Amendment in Sections 5 and 7 of the Muslim Family Laws Ordinance, 1961.

75. Amendment of Sections 11, 13 and 14 of the Offence of Zina (Enforcement of Hudood) Ordinance, 1979.

76. Enhancement of Punishment of Fine in Provincial Statues.

77. Amendment in Section 9 of the Muslim Family Laws Ordinance, 1961 and Schedule of the Family Courts Act, 1964.

78. The Recusant Witnesses Act, 1853.

79. Amendment in the Law and Justice Commission of Pakistan Employees (Terms and Conditions of Service) Rules, 1992.

80. The Jail Reforms (Revised) Report.

81. Registration of Documents.

82. Amendment in the First Schedule of the Limitation Act 1908 & Section 115 of the Code of Civil Procedure 1908.

83. Amendment of Rules Framed under Stamp Act 1899.

84. Execution of Foreign Decrees.

85. The Caste Disabilities Removal Act 1850.

86. The Kazis Act 1880.

87. Amendment in the Balochistan, NWFP, Punjab and Sindh Motor Vehicles Ordinance 1965 and Section 94 of the Motor Vehicles Act.

88. Amendment in the Arms Ordinance, 1965.

89. Preventing Banking Companies to Levy Service Charges on Small Deposits.

90. Amendment in the Majority Act, 1875.

91. Amendment in the Guardian and Wards Act, 1890.

92. Amendment of Section 250 Cr.P.C.

93. Amendment in Section 102 of CPC.

94. Omission of Sub-rule (1) of Rule 4, Order XX of CPC.

95. Amendment of Sections 400, 401 & 402 of the Pakistan Penal Code 1860.

96. Amendment in Section 2 of the Succession Act, 1925.

97. Amendment in Column 7 of 2nd Schedule of the Code of Criminal Procedure 1898 against Section 337A (v) of the Pakistan Penal Code.

98. Amendment Section 95 of CPC.

99. Amendment in Section 35A of CPC.

100. Amendment in Section 516A of the Code of Criminal Procedure, 1898

101. Amendment in Child Marriage Restraint Act, 1929

102. Amendment in the Code of Criminal Procedure 1898 for Substitution / Deletion of Obsolete Provsions.

103. Post Divorce Matta (متاع) for Wife.

104. Amendments in Juvenile Justice System Ordinance, 2000.

105. Amendment in Rule 4 of West Pakistan Family Court Rules, 1965.

106. Amendment in Section 94 of the Code of Criminal Procedure, 1898.

107. Amendment in Section 489-F of the Pakistan Penal Code, 1860

108. Walk on Burning Coal to Prove Innocence.

109. Amendment in Explosive Substances Act, 1908.

110. Repeal of Public Gambling Act, 1867.

111. Repeal of the Sindh Steam-Vessels Act, 1864.

112. Amendment in the West Pakistan Industrial and Commercial Employment (Standing Order) Ordinance, 1968.

113. Amendment in the Illegal Dispossession Act, 2005.

114. Consequential Amendments in Laws.

115. Repeal of the Sindh Landing & Wharfage Fees Act, 1882.

116. The Committee Members (Travelling and Daily Allowance) Rules, 2009 and Amendment in the LJCP Members' T.A/D.A Rules, 1980.

117. Amendment in Section 3 and 6 of the Law and Justice Commission of Pakistan Ordinance, 1979.

118. Amendment in Section 3 of the National Judicial (Policy Making) Committee Ordinance, 2002.

119. Rules of Regulating the Functions of District Legal Empowerment Committee (DLECs).

120. Repeal of the Federal Court Act, 1937.

121. Proposal to Amend Section 138 of the Negotiable Instruments Act, 1881.

122. Amendment in Rule 11, Chapter 2, Part A (Gneral) of the High Court Rules and Orders (Civil).

123. Amendment in Vaccination Laws.

124. Repeal of Obsolete & Redundant Legislation.

(i) West Pakistan Prohibition of Smoking in Cinema House Ordinance , 1960.

(ii) West Pakistan Juvenile Smoking Ordinance 1959.

125. Amendment to section 10 of the offences in respect of Banks (Special Courts) Ordinance, 198. Providing for statutory right or appeal against acquittal.

126. Amendment to section 3 of WP Maternity Benefit Ordinance , 1958

127. Amendment to section 489-F P.P.C, 1860

128. Amendment to illegal Dispossession Act, 2005.

129. Amendment to section 19 of the Mental Health Ordinance, 2001.

130. Repeal of the Federal Court Act, 1937.

131. Amendment to Section 19 of the Mental Health Ordinance, 2001

132. Amendment to Section 91, 92 and 104 of the Code of Civil Procedure, 1908

133. Amendment to Section 17 of the Offences Against Property (Enforcement of Hudood) Ordinance , 1979

134. Amendment to Section 46 of the Code of Criminal Procedure, 1898.

135. Amendment to Section 54-A of the Code of Criminal Procedure, 1998.

136. Insertion of Section 9-A in the Muslim Family Laws Ordinance, 1961.

137. Proposals to amend the Fatal Accidents Act, 1855.

138. Proposals for amendments in the

(i) Muslim Family Laws Ordinance, 1961 and Rules made thereunder relating to Nikahnama.

(ii) WP Family Courts Act, 1964 and Rules made thereunder

(iii) Dowery and Bridal Gifts (Restriction) Act, 1976 and Rules made thereunder

PCPPI-3334(19) LJCP-9-10-2019-150.